

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
بیشک دو جو ایمان لائے اور اپنے کام کئے عنقریب ان کے لئے جنت ہے اگر دیکھا کریں (۱۹۶۱ء)

# امام احمد رضا اور عالم اسلام



پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم اے، بی اے، بی ایچ ڈی

۵۶/۲، ای، ناظم آباد کراچی  
اسلامی جمہوریہ پاکستان

ادارہ مسعودیہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
 بِشَک دو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے عنقریب ان کے لئے جہنم جنت پیدا کر دیگا (مریم، ۹۶)

# امام احمد رضا اور عالم اسلام

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد  
 ایم۔ اے؛ پی۔ ایچ۔ ڈی

WWW.NAFSEISLAM.COM

ایک اہل حق مسیح جو بیجا کراچی  
 بتعاون ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی  
 اسلام آباد جمہوریہ پاکستان



## حقوق طباعت محفوظ ہیں

کتاب	امام احمد رضا اور عالم اسلام
تالیف و ترتیب	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
تفخیص و ترجمہ الفاظ	علامہ مفتی عبدالرحمن نقشبندی
کاتب	شاہ محمد وحشی سیالوی
ناشر	ادارہ مسعودیہ کراچی
مطبع	نیو عماد پرنٹنگ پریس
طباعت	۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء
اشاعت	دوم
تعداد	ایک ہزار
قیمت	

## ملنے کا پتہ:

- ۱۔ ادارہ مسعودیہ ۶/۲، ۵۔ ای، ناظم آباد کراچی فون نمبر ۷۷۱۴ ۷۳ ۷۳
- ۲۔ مختار پبلی کیشنز، ۲۵ جاپان مینشن، ریگل، صدر کراچی فون نمبر ۷۷۱۵ ۷۳ ۷۳
- ۳۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ لاہور
- ۴۔ مکتبہ رضویہ، آرام باغ روڈ کراچی
- ۵۔ شبیر پورس، اردو بازار لاہور



انتساب

علمائے

اسلام کے

میں

احمد رضا خان صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

## سخنائے گفنی

ستمبر ۱۹۷۹ء میں راقم بریلی (بھارت) حاضر ہوا، وہاں مرشدی حضرت مفتی اعظم  
محمد مصطفیٰ رضا خاں قدس اللہ سرہ کی صحبت سے مستفیض ہوا اور آپ کے نواسے حضرت  
مولانا خالد علی خاں صاحب زید لطفہ کی عنایت سے اعلیٰ حضرت کے ۱۰ سے زیادہ  
مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب و رسائل اپنے ساتھ پاکستان لایا، ان رسائل میں انگریز  
مصنف کے رسالہ لوگارتھم پر اعلیٰ حضرت کا حاشیہ، اعلیٰ حضرت کے موس (مفسر  
۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۰ء) کے موقع پر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (کراچی) نے شائع کیا  
جس کو علی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا، اسی سال احباب کے تعاون سے  
ادارہ معارف رضا کا قیام عمل میں آیا جس نے اعلیٰ حضرت کے معارف علمیہ پر  
معارف رضا کے نام سے ایک مجلہ شائع کیا جس کی ملک بھر میں پذیرائی ہوئی اور  
بیرونی ممالک میں بھی قدر کی گئی۔ جن حضرات نے راقم سے بھرپور تعاون کیا  
ان میں یہ قابل ذکر ہیں۔ حضرت علامہ مولانا تقی علی خاں صاحب  
اشیخ اسکامہ، جامعہ راشدیہ، پیر جوگوٹھ (سندھ)، استاذی مولانا شمس بریلوی، مولانا  
قاری محمد مصلح الدین صاحب طبع الزمر، مولانا محمد اطہر نعیمی صاحب، سید وجاہت بھٹ  
صاحب اور مولانا شاہ ترازب الحق صاحب دامت عنایتہم۔ راقم ان  
حضرات کا شکریہ ادا کرنے کے الفاظ نہیں پاتا، اللہ تعالیٰ ان محبین کو اجر عظیم  
عطا فرمائے، آمین۔

ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر میں ایسی علمی شخصیت کا تذکرہ نہ کروں جن کے  
بارے میں میں برملا کہتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت کی ہر گزیر شخصیت کو علمی حلقوں میں معارف

کرانے میں جتنی خدمات ان کی ہیں وہ نہ ضبطِ تحریر ہو سکتی ہیں اور نہ ہی ان کو کسی پہچانے سے تولا جاسکتا ہے۔ میرا اشارہ پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد کی طرف ہے، ڈاکٹر صاحب نے اعلیٰ حضرت کی بہت پہلو شخصیت کے بہت سے گوشوں کو نہ صرف اہل علم کے سامنے بحسن و خوبی پیش کیا بلکہ جدید ذہن کو مد نظر رکھتے ہوئے علمی اور تحقیقی انداز میں وہ کچھ ذرا ہم کر دیا ہے جس سے ایک طرف نوجوان نسل کو امام احمد رضا کی شخصیت کو سمجھنے میں مدد ملے گی اور دوسری طرف حال و مستقبل کے ریسرچ اسکالرز (تحقیقین) یقیناً اس سے استفادہ کریں گے۔ وہ اب تک امام احمد رضا پر ۲۰ سے زیادہ مقالات اور کتب و رسائل قلمبند کر چکے ہیں۔

علمی اور تحقیقی کام ہر ایک کے بس کی بات نہیں یہ کام وہی کر سکتا ہے جس کا ذہن حقیقت کا کھوج لگانے کے لئے ہر وقت مصروف ہو، جو حقیقت پسند ہو، جو کسی تحریر کو منظر عام پر لانے سے پہلے تمام ضروری و مقبر شواہد و دلائل جمع کرنا اپنا اولین فرض سمجھے، جو روایات سے ہٹ کر دلائل پر زیادہ اعتبار کرتا ہو، جو حقیقت کو عقیدت پر بچھاؤ نہ کرے، جو بھلا اللہ! ڈاکٹر صاحب کسی بھی موضوع پر قلم اٹھانے سے پہلے تمام مذکورہ اصول و قواعد کی پابندی کرنا لازمی خیال کرتے ہیں جس کے بغیر نہ کوئی تحریر بدل نشیں ہو سکتی ہے اور نہ معیاری تحقیقی اور علمی میدان کے یہی لازموال اصول ان کی تحریر کی جان ہیں۔

پروفیسر صاحب کی پُر خلوص اور علم سے بریز باتیں، ان کا ہمدردانہ رویہ اور دل نشین اندازِ سخن طبع، ان کی حقیقت افزہ علمی و تحقیقی تحریریں اور اندازِ بیانیہ ان کی پُرکشش شخصیت، ان کی تواضع و انکساری، علمیت اور ماہرانہ راسخے ان کی فطری خوش طبعی، اخلاص و دیانت، حق گوئی اور انصاف پر مبنی گفتگو نے راقم کو بے حد متاثر کیا ہے، میرے دل میں ان کی قدر اس وجہ سے بھی ہے کہ انہوں نے عقیدت سے ہٹ کر حقیقت کو اپنا شعار زندگی بنایا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ پروفیسر صاحب کی علمی خدمات کے صلے میں ان کو جنتوں سے مالا مال کرے، آمین۔  
حضرت مولانا خالد علی خاں کی عنایت و کرم کا اور ذکر کر چکا ہوں، سال ۱۹۸۱ء میں مدعو ہوئے



جناب شفیع جانی، جناب حاجی عبد الغفار صاحب، جناب عبد الحمید صاحب  
 جناب عبد اللطیف قادری صاحب، جناب انور بھائی صاحب، جناب مولانا  
 محمد جمیل! حمد نفیسی صاحب۔ ادارہ ان تمام حضرات کا تہ دل سے شکر گزار ہے  
 اور میں بارگاہِ رب العزت میں ان حضرات کے لیے دعا گو ہوں۔ اے اللہ!  
 ان کو اپنی بے پناہ رحمتوں سے نواز، اپنی پناہ میں رکھ، ان پر اپنا فضل و کرم  
 فرما، ان کے رزق میں، مال میں، دولت و صحت میں، علم و فکر میں، اولاد  
 میں برکت و ترقی عطا فرما۔ راقم الحروف اپنے دوسرے کرم فرماؤں کے لیے  
 بھی دعوت بدعا ہے جنہوں نے کسی نہ کسی عنوان سے میری ہمت افزائی  
 فرمائی اور اس نیک کام میں میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ اے اللہ! ان  
 سب کو اپنے حبیبِ حبیب سرورِ کائنات، محسنِ انسانیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے طفیل دوسلے سے کامیابیاں عطا فرما، ان کے حوصلوں میں  
 مزید استقامت و پختگی عطا فرما۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم وآلہ و اصحابہ اجمعین۔

احقر سید ریاست علی قادری رضوی

ڈائریکٹر

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا

کراچی (پاکستان)

۱۳ شوال المکرم ۱۴۰۲ھ

۱۴ اگست ۱۹۸۱ء



## حرف آغاز

عالم اسلام میں امام احمد رضا کی جس طرح پذیرائی ہوئی اس کا کچھ اندازہ فتاویٰ احمدیہ، حمام الاحمرین، الدولۃ المکیہ اور الاجازات المستثنیہ وغیرہ کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔  
 الصواریم السنن، مقالات یوم رضا، فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، الیسنان  
 انوار رضا، امام احمد رضا اور باب علم و دانش کی نظر میں، مجد والائمہ، جہان رضا، خیابان رضا  
 وغیرہ کتب بھی عالم اسلام میں امام احمد رضا کی عظمت و رفعت کو مزید اجاگر کرتی ہیں۔  
 اس خصوص میں امام احمد رضا کی تصنیف الدولۃ المکیہ نہایت ممتاز ہے، اس پر بکثرت  
 علمائے اسلام نے تقاریر لکھی ہیں جن میں بہت سی شائع ہو گئیں اور کچھ غیر مطبوعہ  
 بریلی میں محفوظ رہیں، حسن اتفاق کہ غیر مطبوعہ اصل تقاریر کا یہ علمی ذخیرہ پاکستان میں  
 دستیاب ہو گیا۔ راقم نے سال ۱۹۷۷ء کے اوائل میں ان تقاریر کی تدوین کا کام شروع کیا  
 اور اب بھگواندیش نے یہ تقاریر نیز امام احمد رضا کی دوسری تصانیف کی بے سے زیادہ  
 نادر و نایاب فلمیں شائع کی جا رہی ہیں، ساتھ ہی امام احمد رضا کی حیات اور کارناموں  
 پر ایک مقالہ بھی شامل کیا جا رہا ہے۔

ایک بات قابل توجہ ہے، علمائے اسلام نے تقاریر اس انداز سے  
 لکھی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ امام احمد رضا سے ان حضرات کے برسوں سے مراسم تھے  
 حالانکہ امام احمد رضا خاں کا حرمین شریفین میں قیام مجموعی طور پر چند ماہ رہا ہے حقیقت  
 یہ ہے کہ ان حضرات نے امام احمد رضا کی شخصیت و علمیت سے متاثر ہو کر اپنے اپنے



تأثرات قلب بند کئے اور ایک ہندی عالم کے بارے میں اس طرح دل کھول کر اظہار  
طیال کیا جیسے وہ ان کے ساتھ برسوں رہا ہو۔ بلاشبہ حرمین شریفین میں کسی کا  
اس طرح مرکز نگاہ بن جانا بکواسے خود فضل عظیم ہے، یہاں تو پڑھے پڑھے علماء و اولیاء  
غلامانہ پھرتے ہیں۔

تقاریظ کے فائل میں تقریباً ۶۴ تقاریظ ہیں جو سعودی عرب، شام  
اور مصر و عراق کے علماء نے لکھی ہیں، ان میں بعض تقاریظ اصل ہیں اور بعض نقول،  
راقم نے ۳۸ مقرظین کی خود نوشت تقاریظ کا انتخاب کیا ہے، نقول کو نظر انداز کر دیا گیا  
ہے۔ قارئین کرام کی سہولت کے لئے عربی تقاریظ کا اردو میں خلاصہ  
قلب بند کر دیا گیا ہے، یہ کام راقم کے کرمفرما فاضل حلیل مولانا عبدالرحمن تنویری (خطیب  
جامع مسجد ہاشم آباد، ٹکسٹو سندھ) نے مکمل فرمایا، اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر  
عطا فرمائے اور دارین میں سرفراز فرمائے، آمین۔

محترم سید ریاست علی قادری ٹکڑب انلی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کا ہم کو ممنون  
ہونا چاہیے کہ موصوف کی عنایت سے ہم کو یہ تقاریظ ملیں۔ انہوں نے  
پاکستان میں پہلی تحقیق کے لئے اتنا مواد فراہم کر دیا ہے جس کا وہم و گمان بھی نہ تھا اور  
جس کا سنبھالنا مشکل ہو گیا، وہ سنہ ۱۹۸۱ء میں بریلی گئے اور وہاں سے شیخ امام احمد رضا  
مولانا خالد علی خاں (مستتم دارالعلوم مظہر اسلام، بریلی) کی عنایت سے امام احمد رضا  
کے چالیس قلمی حواشی لائے جن میں اجیز پرائڈ کے رسالہ لوگوارثم (مطبوعہ لندن ۱۳۸۹ھ)  
کے اردو ترجمے پر امام احمد رضا کا فارسی حاشیہ جو تشریحی اور تنقیدی و تحقیقی نوٹس پر  
مشکل ہے، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی نے شائع کیا ہے جس کے بانی  
سید صاحب موصوف ہی ہیں (حاشیہ سالہ لوگوارثم کے صرف ایک صفحہ پر علامہ اقبال  
ادین یونیورسٹی، اسلام آباد کے پروفیسر ابرار حسین صاحب نے مستقل مقالہ قلب بند کیلئے  
جو معارف رضا (مطبوعہ کراچی ۱۳۸۱ھ) میں شائع ہوا ہے)۔ متذکرہ بالا چالیس  
قلمی حواشی کے علاوہ سنہ ۱۹۸۱ء میں مولانا خالد علی خاں نے مختلف علوم و فنون پر امام احمد رضا

کی بہت سی قلمی اور مطبوعہ تصانیف ارسال کیں جن کی تعداد دو سو سے متجاوز ہے، یہ سارا ذخیرہ سید یاسر علی قادری کے پاس ہے۔ موصوف کی عنایت سے راقم کو بھی اس علمی ذخیرے کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس ذخیرے میں ایک فائل نظر سے گذر جس میں امام احمد رضا کے عربی رسالہ الدولۃ المکیہ پر علمائے اسلام کی اصل تقاریر محفوظ تھیں، انہی تقاریر میں سے بعض تقاریر کے عکس آپ کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔

شاہ تعالیٰ تعینت مند ان امام احمد رضا کو مزید ہمت و حوصلہ عطا فرمائے تاکہ وہ کتب و رسائل جلد از جلد منظر عام پر لاسکیں جن کا اہل علم و فکر کو عرصے سے انتظار ہے۔ مولائے کریم ہم سب کو مسلک اہل سنت و جماعت کی خدمت کی لگن عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین، رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔



احقر محمد سعید احمد عفی عنہ  
پنپل  
گورنمنٹ لکڑی کالج، بٹگرام (سندھ)



# مکتبہ القرآن کراچی

## مشمولات

۱۲	پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد	انتہائی
۲۴		عکس خطوط الدولۃ المکیہ و بغیض المکیہ
۲۸		عکس قصیدہ عربی قلمی
۲۹	پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد	حسینا ام احمد رضا
۸۸		اشارہ بہ علمائے اسلام
۹۲		عکس تقاریر
۱۳۹	مولانا عبدالرحمن تنوی	تخصیص و ترجمہ تقاریر
۱۹۲		مطبوعات مرتب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مکتبہ القرآن کراچی

پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد



# بیت اللہ علیہ السلام

## افتتاحیہ

عالم اسلام میں امام احمد رضا کا پہلا تعارف اس وقت ہوا جب وہ ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء میں اپنے والد ماجد مولانا محمد تقی علی خاں کے ہمراہ حج بیت اللہ کے لئے سوہمیں شریفین حاضر ہوئے، اس موقع پر مفتی شافعیہ حسین بن صالح جمل اللیل مکی نے بغیر کسی سابقہ تعارف کے امام احمد رضا کی پیشانی دیکھ کر بے ساختہ فرمایا :-

انی لاحد نور اللہ من هذا الجبین

”میں اس پیشانی میں اللہ کا نور محسوس کر رہا ہوں“

اس کے ساتھ اور واقعات بھی پیش آئے جن کی تفصیل آگے آتی ہے۔ عالم اسلام میں اس مجمل تعارف کے تقریباً ۲۲ سال بعد ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء میں قدرے تفصیلی تعارف اس وقت ہوا جب ردِ ندوہ میں امام احمد رضا کا فتوے تصدیق و توثیق کے لئے علماء اسلام کے سامنے پیش ہوا اور انہوں نے اپنی تصدیقات عنایت فرمائیں، پھر چھ برس بعد ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء میں پچھلے تعارفوں کی تکمیل ہوئی، جب امام احمد رضا دوسری بار حج بیت اللہ کے لئے صحر میں طیبین حاضر ہوئے اور وہاں علماء نے آپ سے فتوے لئے اور سندیں حاصل کیں اور آپ کی حوالی تصانیف المستند المعتمد اور الدولۃ المکیہ پر تعارف لکھیں اور تصدیقات ثبت کیں، ایک نہیں بلکہ ۸۰، ۷۰ علماء اسلام نے اپنے تاثرات بڑی فراخ دلی کے ساتھ تحریر فرمائے۔ تفصیلات آگے آتی ہیں۔

الغرض امام احمد رضا کی شخصیت و علمیت جس کا تعارف ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء

میں جو اتفاقاً ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۶ء تک ۳۰ سال کے اندر اندر دور و نزدیک اس کا چرچا ہونے لگا، علماء اسلام نے امام احمد رضا سے جس وابستگی اور شفقتی کاشتوت دیا، وہ باعث حیرت ہے۔ ————— چند تاثرات ملاحظہ ہوں :-

حافظ کتب الحرم شیخ یحییٰ بن خلیل کی جو مکہ معظمہ کے ایک جدید عالم تھے، ایک مکتوب میں امام احمد رضا کو لکھتے ہیں :-

لکن الفقیر اعد نفسی ثالث اولادکم لہ

”لیکن فقیر آپ کی اولاد میں خود کو تیسرا بیٹا شمار کرتا ہے“

یہی بزرگ امام احمد رضا کی تصنیف الدولة المکیہ پر تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

شیخنا العلامة المسجد دہ

اور امام احمد رضا کی دوسری تصنیف المستند المعتمد پر تقریظ لکھتے ہوئے کہتے ہیں :-

مبل اقول لوقیل فی حقہ انہ مجدد ہذا

القرن لکان حقاً وصدقاً

شیخ موسیٰ علی شامی الازہری احمدی درویری الدولة المکیہ پر اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں :-

امام الائمۃ المسجد لہذہ الامۃ

اور حسین بن علامہ سید عبدالقادر طرابلسی الدولة المکیہ ہی پر تقریظ لکھتے ہوئے کہتے ہیں :-

لہ مکتوب بحرہ شمسۃ / ۱۹۱۶ء

لہ احمد رضا خاں : الدولة المکیہ بالمادۃ الغیبیہ ، مطبوعہ کراچی ۱۹۵۹ء ، ص ۶

لہ احمد رضا خاں : حمام الحرمین ، مطبوعہ پورۃ شمسۃ ، ص ۵۱

لہ احمد رضا خاں : الدولة المکیہ ، ص ۶۲۲





بعد نمازِ عشر صاحب ترجمہ در مسجد خیف تھا توقف نمود، وراں جا  
بشارتِ مغفرت یافتہ لے

ترجمہ " ۱۲۹۹ھ میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ حمین شریفین حاضر ہوئے  
اور وہاں کے اکابر علماء مفتی شافعیہ سید احمد دحلان، مفتی حنفیہ عبدالحمل  
سراج سے حدیث و فقہ و اصول و تفسیر و رد و سرے علوم میں سند لی۔  
ایک روز نمازِ مغرب مقام ابراہیم علیہ السلام پر ادا کی، نماز  
کے بعد امام شافعیہ حسین بن صالح حمل اللیل نے سابقہ تعارف کے بغیر  
مولانا احمد رضا خاں کا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لے گئے، وہاں پر تک  
آپ کی پیشانی مقدسے رہے اور فرمایا :-

" میں اس پیشانی میں اللہ کا نور پاتا ہوں "

اس کے بعد امام شافعیہ نے آپ کو صحاح ستہ میں اور سلسلہ قادریہ  
میں اپنے دستخطِ خاص سے اجازتِ مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ تمہارا  
نام منیار الدین احمد رکھا، سند مذکورہ میں امام بخاری علیہ الرحمۃ تک  
کیا رہ واسطے ہیں۔

مکہ معظمہ میں شیخ حمل اللیل موصوف کے ایما پر مذہب  
شافعیہ میں مناسک حج پر ان کے رسالے جوہرۃ مصنیہ کی دور و دراز  
شرح لکھی اور اس کا نام النیرۃ الوضیۃ فی شرح الجوہرۃ المصنیہ رکھا  
جب یہ شرح شیخ موصوف کے پاس لے گئے تو شیخ نے تحسین و  
آفرین کی۔

مدینہ طیبہ میں مفتی شافعیہ صاحبزادہ مولانا محمد بن محمد عرب نے  
آپ کی دعوت کی، اسی روز نمازِ عشر کے بعد مسجد خیف میں تہنایام کیا



باعث اجر بزرگ و ثواب جمیل سمجھ کر قبول کیا، اگرچہ وہاں نہ فرصت تھی اور نہ کتابیں پکس۔

روزِ اول دو ہیبت کے متعلق صرف تفصیل مسائل میں تین ورق طویل سے نام لکھے گئے، جب بطور انموذج حاضر کئے، جناب مولانا نے فرمایا میرا مقصد تطویل اور اس قدر تفصیل نہیں کہ عوام اس سے کم منفعت و تمتع ہوتے ہیں، صرف ہمارے کلام کا ترجمہ و خلاصہ مطلب اور جہاں حنفیہ کا اختلاف ہو ان کا بیان مذہب ہو جائے۔ فقیر نے اقتضائے امر لازم اور یہی امر فرصت حاصل کے ملائم دیکھ کر بتاریخ ہفتم ذی الحجہ (۱۳۹۹ھ) روزِ جاں افروز دو ٹیپے یہ مختصر جملے لکھ دئے اور النيرة الوضیة فی شرح الجہرة المعنیہ سے طبع کئے ملے۔

ملہ احمد رضا، النيرة الوضیة فی شرح الجہرة المعنیة، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ، ۱۳۹۹ھ، ص ۲-۳ (نوٹ) الجہرة المعنیة، عربی میں منظوم سالک ہے اور النيرة الوضیة اس کی اردو شرح اور الطوق الوضیة النيرة الوضیة کے حواشی ہیں، اس کے غشی بھی امام احمد رضا ہیں، یہ تینوں یک جا، مطبع انوار محمدی، مکتبہ میں ۱۳۱۳ھ دی الآخرہ ۱۳۹۹ھ کو طبع ہوئے۔ ——— داکٹر کو یہ مطبوعہ نسخہ محترم ریاست علی قادری کی عنایت سے ملا، اس کی تفصیل یہ ہے۔

صفحہ ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹،



الغرض حرمین شریفین میں امام احمد رضا کا جواب بذاتی شاندار لغافت ہوا اس نے مستقبل کے لئے راہ ہموار کر دی اور پھر علماء عرب امام احمد رضا کی نگارشات سے برابر مستفید ہوتے رہے اور اپنے اپنے آثار و تالیفات قلمبند کرتے رہے، اس سلسلے میں امام احمد رضا کی مندرجہ ذیل تصانیف خاص طور پر قابل توجہ ہیں:-

- ۱۔ فتاویٰ الحرمین رجعت ندوة المین (۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء)
- ۲۔ المستند المعتمد فی بارئجة الابد (۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء)
- ۳۔ الدولة المحکمة بالمادة الغیبیة (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)
- ۴۔ الاجازة الرضویة لمجل مکتب البیہ (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)
- ۵۔ الاجازات المتبہة لعلماء ربکة والمدینہ (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء)
- ۶۔ کفل الفقہ الفہم فی احکام قرطاس الدہم (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء)
- ۷۔ الفیوض المحکمة لمحکمہ الدولة المحکمة (۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء)

ان میں بعض تصانیف کے بارے میں مجتہدین اور من کیا جاتا ہے تاکہ عالم اسلام سے امام احمد رضا کے تعلق پر مدنی پڑ سکے اور عالم اسلام کی طرف سے ان کے افکار کی پذیرائی کے متعلق حقائق معلوم ہو سکیں۔

- ۱۔ فتاویٰ الحرمین، ندوة العلماء (سجارت) کے بارے میں امام احمد رضا کے ۲۸ سوالات کے جوابات پیش کیے ہیں۔ یہ جوابات بقول امام احمد رضا ۲۰ گھنٹے میں قلمبند کئے گئے، یعنی ۱۶ اشوال ۱۳۱۷ھ کو بعد نماز صبح سے لے کر ۱۷ اشوال ۱۳۱۷ھ طلوع فجر سے پٹ پٹے سودہ اور مضیہ مکمل کر لیا گیا۔ امام احمد رضا اپنے عربی اشعار میں اس کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں:-

فما هو الا شغل عشرين ساعة  
وعنها الى السجرات ولا كل يفسد

فما كان ذا الا بتوفيق ربنا  
 لله الحمد حمدا دائما ابدا

یہ استفادہ و فتویٰ تقریباً ۲۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ جب یہ علمائے حرمین کے سامنے پیش کیا گیا تو مکہ معظمہ کے ۱۶ اور مدینہ منورہ کے ۷ علماء و اعلام نے اسکی تصدیق و توثیق فرمائی۔ حافظ کتب الحرم شیخ اسماعیل بن خلیل مکی کی تصدیق ۲۲ صفحات پر مشتمل ہے جس میں سوالات پر بحث اور جوابات کی تصدیق کے علاوہ امام احمد رضا کو ان کے علم و فضل کی بنا پر خراج عقیدت پیش کیا ہے اور بلند القاب و آداب سے نوازا ہے۔

۱۔ شاہ فضل رسول بدایونی (م ۱۲۸۹ھ / ۱۸۷۲ء) کی عربی تصنیف العقدة المنتقدة (۱۲۷۰ھ / ۱۸۵۳ء) پر امام احمد رضا نے العقدة المستندة کے نام سے عربی میں تعلیقات حواشی کا اضافہ کیا ہے۔ ————— مسئلہ ۱ / مسئلہ ۲ میں یہ علمائے حرمین کے سامنے پیش کیا گیا جس پر ۳ علماء نے اپنی اپنی تقاریر اور تصدیقات ثبت کیں۔ ان تعلیقات میں امام احمد رضا نے اپنے بعض معاصرین کی قابل اعتراض نگارشات کا تعاقب کیا ہے اور اپنا طبع نظر پیش کیا ہے۔ اسی پس منظر میں مسئلہ ۱ / مسئلہ ۲ کو امام احمد رضا نے ایک کتاب تنبیہ ایمان بآیات قرآن تصنیف فرمائی جس میں قرآنی آیات احادیث نبویہ کی روشنی میں شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک دکھائی ہے۔

۲۔ الدولة المکیة بالمادة الغیبیة چند سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے جو قیام مکہ معظمہ کے زمانے میں مسئلہ ۱ کو پیش کئے گئے تھے۔ اس کتاب کے دو حصے ہیں،

۱۔ عبدالحکیم افتر شاہ بخاری، رسائل رمویہ، ج ۱، مطبوعہ لاہور ۱۹۴۲ء، ص ۳۰  
 ۲۔ فتاویٰ الحرمین، رسائل رمویہ، ج ۱، مطبوعہ لاہور ۱۹۴۲ء میں شامل ہے عربی متن کے ساتھ اردو ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے تفصیلات کے لئے اس طرف رجوع کریں۔

۳۔ متن اور حواشی لاہور اور استنبول سے شائع ہو گئے ہیں۔ مستور  
 ۴۔ تصنیفات کے لئے مطالعہ فرمائیں، حامی الحرمین، مطبوعہ لاہور ۱۹۴۵ء۔ مستور





۴۔ وہ اذلی، یہ حادثہ ————— وہ غیر مخلوق، یہ مخلوق ————— وہ زیرِ قدر نہیں، یہ زیرِ قدرت الہی ————— وہ واجب البقاء، یہ جائز الفناء ————— اس کا تغیر محال، اس کا ممکن۔

۵۔ علم کل اللہ کو سزاوار ہے اور علم بعض رسول اللہ کو ————— مگر بعض بعض میں فرق ہے ————— پانی کی بوند بھی بعض اس ہے اور سمندر کے مقابلے میں دریا، بھی بعض ہے ————— تو بعض بعض میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

۶۔ محالین کا بعض، بعض دتہ ہیں کا ہے اور ہمارا بعض سورت و تمکین کا جسکی قدر خدا ہی جانے اور جن کو عطا ہوا۔

۷۔ جس طرح علم ذاتی پر ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح علم عطائی پر ایمان لانا ضروری ہے کہ قرآن کریم نے دونوں علوم کی خبر دی ہے ————— پورے قرآن پر ایمان لانے والا دونوں علوم میں سے کسی علم کا منکر نہیں ہو سکتا جو منکر ہے وہ پورے قرآن پر ایمان نہیں لایا اور جو پورے قرآن پر ایمان نہیں لایا اس کا حکم معلوم۔

۸۔ کسی عالم کے علم کی اس لئے کفنی کرنا کہ وہ استادوں کے پڑھائے سے پڑھا ہے، کسی صاحب عقل سے متوقع نہیں ————— صاحب عقل اس کے علم کا اعتراف کرے گا اور کسی یہ کہہ کر اس کے علم کو ہٹا کرے گا کہ اس کے علم میں کیا خوبی ہے، یہ تو پڑھائے سے پڑھا ہے اور سب اسی طرح پڑھتے ہیں۔

الغرض امام احمد رضا خاں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو تنہا ہی غیر محیط، خالق، زیرِ قدرت الہی اور حادثہ مانتے ہیں مگر اسی کے ساتھ آپ کی وسعتِ علم کو وہی نسبت دیتے ہیں جو ایک سمندر کو پانی کی بوند سے ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی کہیں کم۔

الدولۃ المکیہ ۱۳۲۲ھ میں مکہ معظمہ میں تصنیف فرمائی، ہندوستان

والپی کے بعد ۲۲۹ء میں اس پر حواشی تحریر فرمائے جس کا نایابی عنوان یہ ہے :-  
 الفیوض الملکیہ لمعالیہ ولزمہ الملکیہ ۱۳۲۵ھ

۵۳۔ الاجازات الرضویہ لمجل بکتہ البسیہ (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) اور الاجازات المتینہ  
 لعماد بکتہ والمدینہ (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء) ان کلمات پر مشتمل ہیں جو امام احمد رضا نے  
 علماء اسلام کو عنایت فرمائیں اس میں وہ خطوط بھی شامل ہیں جو علماء اسلام نے  
 امام احمد رضا کو لکھے تھے

۶۔ کفل الفقہ الفاہم فی احکام قرطاس الدہائم (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء) کی تفصیل یہ  
 ہے کہ قیام مکہ معظمہ کے زمانے میں امام سجاد اکرام مولانا عبداللہ میرداد اور ان کے  
 استاد مولانا حامد محمود جہادی نے نوٹ کے متعلق ایک استفتاء امام احمد رضا کے سامنے  
 پیش کیا، امام احمد رضا نے اس کے جواب میں ڈیڑھ دن سے کم مدت میں عربی میں  
 رسالہ کفل الفقہ الفاہم تحریر فرمایا۔ جب یہ رسالہ علمائے عربین کے سامنے پیش کیا گیا  
 تو انہوں نے قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اس کی نقلیں لیں، مثلاً شیخ الامام احمد ابو الخیر میرداد  
 حنفی، قاضی مکہ شیخ صالح کمال حنفی، حافظ کتب الحرم سید اسماعیل بن خلیل حنفی، مفتی حنفیہ  
 شیخ عبداللہ صدیق وغیرہم۔ امام احمد رضا سے قبل آپ کے استاد الامام تازہ  
 مفتی اعظم مکہ معظمہ مولانا جمال بن عبداللہ بن محمد حنفی سے بھی نوٹ کے متعلق سوال کیا گیا  
 تھا کہ اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں لیکن انہوں نے جواب سے اعراض فرمایا مگر  
 امام احمد رضا نے ثانی جواب دیا جس پر مفتی حنفیہ عبداللہ بن صدیق پھر کمال لکھے۔

الغرض امام احمد رضا کی شخصیت عربین شریفین اور عالم اسلام میں  
 جانی پہچانی تھی اور ان کے علم و فضل کا عوام و خواص میں چرچا و تحسین کا اندازہ

۱۔ الفیوض الملکیہ کا ایک قلمی نسخہ سید یاسر علی قادری (کراچی) اور ملا خالد علی خان (بریلی) کی عنایت سے  
 راقم کو ملا اس کے بعض صفحات کا کس اس کتاب میں شامل کیا جا رہا ہے۔ مستود  
 ۲۔ دونوں مجلے، رسالے و تنویر، ج ۱۲، مطبوعہ لاہور، ۱۳۲۵ھ میں شائع ہو گئے ہیں۔ مستود

آگے چل کر امام احمد رضا کے حالات زندگی اور ان تعارف سے ہو گا جن کے عکس اس کتاب کے آخر میں پیش کئے جا رہے ہیں۔

احقر محمد سعید احمد

۲۱ جمادی الثانیہ ۱۴۰۱ھ

پرنسپل  
گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ (سندھ)  
(پاکستان)

۲۷ اپریل ۱۹۸۱ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مُحَمَّدٌ وَنَحْنُ عَلٰی رِسْوَتِهِ مُكْرِمٌ

## ابتدائیہ

(اشاعت دوم ۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۵ء)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد



ایک وہ زمانہ تھا جب سر زمین عرب میں بلند دنیائے اسلام میں اہل سنت و جماعت کی حکومت تھی اور امام احمد رضا خاں بریلوی کا شرعہ دور و نزدیک پھیلا ہوا تھا، یہودی و نصاریٰ کے تعاون اور حمایت سے نئی حکومت قائم نہ ہوئی تھی اور کفر و شرک کے پیمانے اہل سنت و جماعت کا قتل عام نہ ہوا تھا۔۔۔ تو اہل سنت و جماعت کے اقتدار کے نمانے میں حرمین شریفین اور دنیائے عرب کے علماء نے امام احمد رضا خاں بریلوی کی علمی اور فکر خیز کتاب "الدولة المکیہ بالمادة الغیبیہ" (۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء) پر تقاریر لکھیں پیش نظر کتاب کی تقریب اشاعت انہیں تقاریر کی گویا تقریب رونمائی تھی جو اولیٰ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے بانی جناب سید ریاست علی قادری کی کوشش سے ۱۹۸۳ء میں پہلی بار منظر عام پر آئی، عرب محققین نے ان تقاریر سے روشنی حاصل کی چنانچہ جامعہ اذہر شریف، قاہرہ کے فاضل ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ مصری (استاذ شعبہ زبان اردو و ترجمہ) نے مندرجہ ذیل عنوان سے ایک مستقل کتاب لکھی :- "الامام احمد رضا والعالم العربی" (مطبوعہ لاہور، کراچی ۱۹۹۸ء) اس طرح امام احمد رضا بریلوی کا نام ۸۰ برس کے بعد دنیائے عرب میں پھر جانا پہچانا جانے لگا۔ امام احمد رضا کے نام مندرجہ ذیل علماء کرام کے عربی خطوط ملتے ہیں :-

(۱) علامہ شیخ عبد القادر کردی (۲) علامہ شیخ سید اسماعیل مکی (۳) علامہ شیخ مامون البری مدنی۔ (۱)

امام احمد رضا بریلوی کے بیٹ سے عرب خلفاء تھے۔ (۲) مکہ مکرمہ کے مندرجہ ذیل

خلفاء پر ایک فاضل سید اے۔ ایچ۔ شاہ نے دو قبع مقالات قلمبند کئے ہیں :-

(۱) غلامہ شیخ احمد خفراوی ہاشمی (۲) شیخ عبد اللہ بنو الخیر میر دلو

موصوف کے ساتھ ساتھ ان کے والد ماجد شیخ احمد بنو الخیر میر دلو اور میر دلو خاندان



۱۴ علماء کرام کے حالات بھی لکھے ہیں جو نفل ایکسپ سائز کے ۸۰ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ فاضل موصوف نے امام احمد رضا اور مفتی ماحیہ شیخ حسین مکی الازہری کے خاندان پر بھی سیر حاصل لکھا ہے جو ۱۰۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ امام احمد رضا کے عرب اساتذہ :

(۱) شیخ عبدالرحمن سراج حنفی۔ (۲) علامہ سید حسین بن صالح جمل اللیل شافعی۔ (۳) پر بھی فاضل موصوف نے مقالات لکھے ہیں۔۔۔۔۔ فاضل موصوف نے مفتی اعظم محمد مصطفیٰ رضا خاں (ابن امام احمد رضا خاں) کے خلیفہ سید محمد بن علوی ماکلی بن عباس ماکلی (مفتی شیخ محمد علی مغربی مترجمہ شیخ افتخار احمد قادری) پر بہت ہی مفید حواشی بھی لکھے ہیں۔ شیخ محمد بن علوی ماکلی (۴) نے اپنی کتاب ”الطالع السعد المنتخب من السلسلات واسالید“ (مطبوعہ سعودی عرب) میں امام احمد رضا علیہ السلام کا ذکر کیا ہے (۵)۔۔۔۔۔ دنیائے عرب میں اب بہت سی ایسی کتابیں شائع ہو گئی ہیں جن سے امام احمد رضا علیہ السلام کے عرب اساتذہ، خلفاء اور مکتبہ کے حالات معلوم کئے جاسکتے ہیں مثلاً

(۱) محمد علی مغربی : اعلام الحجاز، جدہ ۱۹۸۹ء (۲) سید انس یعقوب مکی مکتبی : اعلام من ارض النبوة، جدہ ۱۹۹۳ء (۳) حسن عبدالحمید قرظی : اهل الحجاز بعقوبہ التاریخی، جدہ ۱۹۹۸ء (۴) عمرو عبدالجبار : سرور قراہم بعض علمائنا القرآن الرابع عشر للهجرة، جدہ ۱۹۸۲ء (۵) ڈاکٹر ہکرمی فصیح امین : الحركة الأدبية في المملكة العربية السعودية، بیروت ۱۹۸۵ء (۶) زہیر محمد جمیل مکی : رجال من مكة المكرمة، جدہ ۱۹۹۶ء وغیرہ

سب سے اہم کام ازہر یونیورسٹی، قاہرہ میں ہو رہا ہے، دو حضرات امام احمد رضا پر ایم۔ فل کر چکے ہیں۔ ان میں ایک مولانا مشتاق احمد شاہ ہیں جن کے مقالہ کا عنوان ”الامام احمد رضا و اثره في الفقه الحنفی“ دوسرے مولانا ممتاز احمد سیدی ہیں جن کے مقالہ کا عنوان تھا ”الشیخ احمد رضا خان الہندی شاعر عربیاً“

جامعہ ازہر، قاہرہ کے فاضل ڈاکٹر سید عازم محفوظ معری سے لورہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی نے رجوع کیا، ۱۹۹۸ء میں امام احمد رضا کا فرانس، کراچی میں ان کو بلایا، انہوں نے ایک دقیق مقالہ پیش کیا، امام احمد رضا کی طرف ان کی خاص توجہ نے جامعہ ازہر میں ایک انقلاب برپا کر دیا، انہوں نے جامعہ ازہر کے اساتذہ اور محققین کو حقائق سے باخبر کیا اور

ان سے امام احمد رضا پر لکھوایا۔ اہل سنت و جماعت پر ڈاکٹر سید حازم کا عظیم احسان ہے۔ جو کام برسوں میں نہ ہو سکتا تھا انہوں نے دو تین سال میں کر ڈالا۔ انہوں نے خود بھی کام کیا سب سے پہلے انہوں نے امام احمد رضا کے عربی کلام کو جمع کر کے "بساتین الغفران" کے عنوان سے چھپوایا (۸)۔۔۔ پھر ایک تحقیقی مقالہ "الامام الاکبر المجدد محمد احمد رضا خاں والعالم العربی" (۹) قلم بند کیا جس کی خوب پذیرائی ہوئی۔ اس کے بعد امام احمد رضا کے ۸۰-ویں عرس پر جامعہ ازہر، قاہرہ سے یادگاری مجلہ شائع کیا جس کا عنوان ہے

"الکتاب العذکاری۔۔۔ مولد الامام احمد رضا خاں (قاہرہ ۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء)

اس میں عربی اور اردو میں مقالات ہیں۔ عربی مقالات ان حضرات کے ہیں :

(۱) قاضی جلیل ڈاکٹر حسین مجیب المصری (۱۰) (۲) ڈاکٹر عبد المنعم خفاجی

(۳) ڈاکٹر قطب یوسف زید (۴) ڈاکٹر رزق مری ابو العباس (۵) ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ

اردو ٹیکشن میں ان حضرات کے مقالات ہیں :

(۱) ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ مصری (۲) پروفیسر نبیلہ اسحاق چودھری (۳) د. حاجت رسول قادری

ڈاکٹر حازم صاحب نے یادگاری مجلہ کے مقدمہ میں امام احمد رضا پر آئندہ لکھے جانے

والے تقریباً ۲۰- مقالات کے عنوانات دیئے ہیں۔ ڈاکٹر حازم صاحب نے ایک اور اہم کام

کیا ہے۔ امام احمد رضا کے مشہور سلام کو منشور کیا پھر ڈاکٹر حسین مجیب المصری نے اس کو

منظوم کیا، یہ عربی سلام بعنوان "المنظومة السلامیة فی مدح خیر البریة" (۱۱)

ڈاکٹر حازم صاحب ایک اور اہم کام کر رہے ہیں، وہ امام احمد رضا خاں مدظلہ کے

دیوان حدائق طیش کا عربی نثر میں ترجمہ کر رہے ہیں اور ڈاکٹر حسین مجیب المصری اس کو منظوم

کر رہے ہیں، تقریباً ۴۰۰- اشعار کا ترجمہ کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر حسین مجیب المصری نے اس

منظوم ترجمہ کا عنوان یہ تجویز کیا: "صفوة المصلح فی آل بیت والصحابة والاولیاء"

بقول ڈاکٹر حازم مصری "وبدن ادنی شک عمل علمی کبیر" اور اس کا سہرا بھی ڈاکٹر حازم

صاحب کے سر ہے کیونکہ ڈاکٹر حسین مجیب المصری سے امام احمد رضا کا تعارف کرانے والے

دعی ہیں جس کا موصوف نے المنظومة السلامیة کی تقدیم اس طرح اعتراف کیا۔

"ولولاه ما کان لی ان اعرف ما عرفت ولا اکتب ما کتبت"

(ترجمہ) اگر وہ نہ ہوتے میں وہ نہ جاسا جو میں نے جانا اور وہ نہ لکھتا جو میں نے لکھا :

جامعہ اذہر، قاہرہ، کے ڈاکٹر نجیب جمال (استاذ اتر کلیع اللغات والترجمہ) نے امام احمد رضا کے نعتیہ کلام کا مختصر انتخاب بعنوان ”نظارہ روئے جانا کا“ مرتب کیا ہے جو ۱۹۹۹ء میں رضا اکیڈمی، لاہور نے شائع کر دیا۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے صدر، صاحب زادہ سید وجاعت رسول قادری نور جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور کے شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالغنی شرف قادری نے ۱۹۹۹ء میں قاہرہ (مصر) کا دورہ کیا اور وہاں علمی حلقوں میں امام احمد رضا کا بھرپور تعارف کر لیا (۱۲)۔

یہ ایک طویل نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ الحمد للہ جزیرہ عرب میں امام احمد رضا کا اثر تھا، اب پھر نمود کرتا جا رہا ہے، دلوں میں محبت پوشیدہ ہے، جہاں پابندیاں ہیں وہاں بھی محبت کی مہک آرہی ہے۔ ۱۹۰۹ء میں بنگلہ دیش سے کچھ علماء گئے، جب امام احمد رضا کی نسبت سے انہوں نے تعارف کر لیا تو مفتی سعد اللہ کی پھڑک گئی سید محمد بن علوی مالکی نے خوب پذیرائی کی۔ (۱۳) ۱۹۹۳ء میں راقم مدینہ منورہ حاضر ہوا تو وہاں بعض حلقوں میں اس نسبت سے جو پذیرائی کی گئی وہ ناقابل بیان ہے۔ امام احمد رضا کی شخصیت کی تاثیر نے تو عیسائی غیر مسلموں کو بھی گرویدہ بنالیا۔۔۔۔ ڈاکٹر احمد یوسف انڈریوز کے مقالے کو دیکھ کر اس تاثیر کا اندازہ ہوتا ہے، (۱۴) جو حضرات امام احمد رضا سے اختلافات رکھتے ہیں ان کو بھی سنجیدگی سے امام احمد رضا کا مطالعہ کرنا چاہیے، مطالعہ ہی غیر محبوب کو محبوب بنا دیتا ہے اور بچ کو جھوٹ سے الگ کر دیتا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ہم کو علم و حکمت سے مشرف فرمائے اور علم و حکمت کے چراغ روشن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین و رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و ازواجہ و اصحابہ اجمعین۔

### حواشی و حوالہ جات

- (۱) محمد شہاب الدین رضوی: علمائے عرب کے خطوط داخلہ بریلوی کے نام، مئی، ۱۹۹۶ء
- (۲) محمد صادق قصوری نے اپنی کتاب تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت (کراچی ۱۹۹۲ء) میں امام احمد رضا کے عربی و افریقیہ کے ۲۸ خطاوا کا ذکر کیا ہے۔ (ص ۳۵-۱۹)
- (۳) معارف رضا، کراچی ۱۹۹۹ء ص ۲۰۳-۲۱۵
- (۴) معارف رضا، کراچی، ۱۹۹۵ء، ص ۱۶۵-۱۸۹

(۵) ایضاً

(۶) آپ کے صاحبزادے شیخ علوی ہاگی ۱۹۹۹ء میں کراچی تشریف لائے، دوا العلوم مجددیہ نعیمیہ کراچی میں طلبہ کو درس حدیث دیا، مختصر تقریر فرمائی، امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی آپ کے صاحبزادے مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں سے اپنی روحانی اور علمی نسبتوں کا ذکر کیا اور محترم دوا العلوم مجددیہ نعیمیہ علامہ مفتی محمد جان نعیمی کو سند حدیث عطا فرمائی، راقم بھی اس محفل میں موجود تھا، بعد راقم نے تو ۱۹۹۳ء میں دولت کدے پر حدیث منورہ میں زیارت کی، اپنے دست مبارک سے علوفہ کھلایا، کتابیں عنایت فرمائیں اور اذکار شغقت و کرم فرقہ لباس پہنایا، مستود

(۷) محمد بن علوی ہاگی: الطالع السید، ص ۱۰۴، ۹

(۸) "ہماقین المنظران" رضا دوا الاشاعت، لاہور اور لورہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے تعاون سے شائع ہوئی۔

(۹) الامام الاکبر لہجہ و محمد رضا خاں دوا العالم العربی، رضا فاؤنڈیشن لاہور نے ۱۹۹۸ء میں شائع کی۔

(۱۰) ڈاکٹر حسین حبیب ہامری، مصر کے جلیل القدر استاد اور فاضل ہیں، ۱۹۱۶ء میں قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ جامعہ اذہر (قاہرہ)، جامعہ عین الشمس، (قاہرہ) جامعہ بغداد، جامعہ حلوان

وغیرہ میں درس دیتے رہے۔ شمال امریکہ، جنوبی امریکہ، یورپ، ترکی، ایران وغیرہ کی ۲۶ جامعات آپ کے علمی فیض سے مستفیض ہوئیں آپ نے گیارہ زبان میں پڑھایا۔ تصانیف میں ۶۸ کتابیں ہیں اردو، عربی، فارسی، میں ۶-۷۰۰۰۰ ہیں۔ آپ مختلف ممالک سے اعزازات بھی حاصل کر چکے ہیں۔ آپ عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔ مستود

(۱۱) یہ سلام منظوم ۱۵۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ ایک حالات مقدم ہے (۷۷-۷۸) پھر سلام پر گفتگو ہے (۷۸-۱۰۵) اس کے بعد عربی منظوم سلام ہے (۱۰۵-۱۳۶) آخر میں سلام کا اردو متن ہے (۱۳۶-۱۵۰) پھر مراجعہ (۱۵۰-۱۵۴)

(۱۲) اس دورے کے تفصیلی حالات ماہنامہ "معارف رضا"، کراچی شمارہ فروری ۲۰۰۰ء کے لونیہ میں مطالعہ کئے جاسکتے ہیں جو صدر لورہ تحقیقات امام احمد رضا نے تحریر فرمائے ہیں۔ اس کے علاوہ قاہرہ میں امام احمد رضا پر تحقیقی کام کی حریہ تفصیلات ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری (آفس سیکریٹری لورہ تحقیقات امام احمد رضا) کی کتاب "امام احمد رضا اور جامعہ اذہر" (مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء) میں مطالعہ کی جاسکتی ہیں۔ مستود

(۱۳) عبدالمصطفیٰ اعظمی: معمولات الامام رضا علیہ السلام، گفتگو ۱۳۸ھ، ص ۲۰، ۳۰، ۴۹، ۲۰۶، ۲۰۷

(۱۴) ماہنامہ "معارف رضا" کراچی، شمارہ جنوری، فروری، ۲۰۰۰ء



# حیات امام احمد رضا

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

# بہارِ احمد رضا

## امام احمد رضا بریلوی

(۱)

امام احمد رضا علیہ الرحمہ نواب خان مسکن حنفی، مشرب قادری اور مولانا بریلوی تھے۔ آپ کے والد ماجد مولانا مفتی علی خاں علیہ الرحمہ (م ۱۲۹۶ھ / ۱۸۸۰ء) اور جد ماجد مولانا رضا علی خاں علیہ الرحمہ (م ۱۳۸۵ھ / ۱۸۷۳ء) اپنے عہد کے جلیل القدر علماء و عرفاء میں شمار کئے جاتے تھے۔ امام احمد رضا بریلوی نے اپنے فقیہ دیوان حقائق بخشش (۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء) میں ان دونوں حضرات کا اس طرح ذکر کیا ہے :

احمد ہندی رضا ابن مفتی ابن رضا (۲)

امام احمد رضا کی ولادت باسعادت، اشوال المکرم ۱۲۸۲ھ مطابق ۴ جون ۱۸۵۶ء کو بریل (یو۔ پی، بھارت) میں ہوئی، محمد، ام رکھا گیا مگر جد ماجد علیہ الرحمہ نے احمد رضا نام تجویز کیا اور یہی مشہور ہوا، تاریخی نام المختار (۱۲۷۲ھ / ۱۸۵۶ء) ص ۱۲۱۔ امام احمد رضا نے اپنی حیرت انگیز ذکاوت اور حق میل مجدہ کی عنایت کی بدولت ۱۳ سال ۱۰ ماہ اور ۵ دن میں علوم درسیہ سے فراغت پائی (۳۱) امام احمد رضا

لے رحمٰن علیہ تذکرہ علمائے ہند، مطبوعہ کراچی ۱۳۵۷ھ، ص ۹۸، ۱۹۳، ۵۳۱

لے احمد رضا خاں : حقائق بخشش (۱۳۲۵ھ)، مطبوعہ کراچی، ص ۵۸

لے رحمٰن علیہ : تذکرہ علمائے ہند، ص ۹۸

لے احمد رضا خاں : الامازات الرضویہ لمجلہ مکتبہ البیہ (۱۳۲۲ھ)، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ، ص ۳۰۸

(مشہور رسائل رضویہ، مرتبہ محمد عبدالحمید اختر شاہ بھانپوری، ج ۲)







الہامی فیض سے حاصل کیا۔ اللہ کی پناہ، میں نے یہ باتیں فخر اور خواہ مخواہ کی خود ستائی کے طور پر بیان نہیں کیں بلکہ منعم کریم کی عطا فرمودہ نعمت کا ذکر کیا ہے (۱)۔

امام احمد رضا نے جن علوم و فنون کا ذکر کیا ہے ان میں سے ۵۲۶ ہیں جو اپنے والد ماجد اور دوسرے اساتذہ سے حاصل کئے اور ۲۸ وہ ہیں جو محض مطالعہ کے ذریعے حاصل کئے، اس طرح آپ نے کل ۵۴ علوم و فنون حاصل کئے، یہ امتیاز نہ صرف معاصرین میں بلکہ سابقین میں بھی امام احمد رضا کو حاصل ہے۔ پھر یہی نہیں کہ آپ اس قدر علوم و فنون سے محض واقف تھے بلکہ ہر فن میں آپ نے کوئی نہ کوئی تصنیف یا دیگر چھوٹی سی ہے (۱۶) اور مختلف کتابوں پر حاشیے بھی لکھے ہیں، چند حواشی کا امام احمد رضا نے اس طرح ذکر کیا ہے:-

”میں نے ان جملہ علوم کی بڑی بڑی کتابوں پر حواشی بھی لکھے ہیں، حاشیہ نویسی کا سلسلہ زادہ طالب علمی سے اب تک جاری ہے کیونکہ اس وقت میرا یہ دستور رہا کہ جب کوئی کتاب پڑھی، اگر وہ میری ملک میں ہے تو اس پر حواشی لکھ دئے (۲) اگر اعتراض ہو سکتا ہے تو اعتراض لکھ دیا اور اگر مضمون پیچیدہ ہے تو اس کی پیچیدگی درکری

ملہ الامازۃ الرضویہ لاجل بکۃ الیہ (۱۳۲۳ھ) مشورۃ رسائل رضویہ ۲۵۰، مرتبہ مولانا محمد عبدالحکیم

شاہجہانپوری مطبوعہ ۱۳۹۹ھ، ص ۲۹۹ تا ۳۰۷ و ۳۱۳ تا ۳۱۵ (خلا)

ملہ امام احمد رضا کی تصانیف کی تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل مأخذ سے رجوع کریں:

(۱) انوار رضا، شرکت جغرافیہ طرہء الاجراء ۱۳۹۷ھ، ص ۳۲۵ تا ۳۳۸۔

(۲) مختلف علوم و فنون پر تقریباً ۲۵۰ قلم تصانیف و حواشی سیدہ امت علی قادری صاحبہ کے پاس لپی میں محفوظ ہیں۔ سہو ملکہ یہاں امام احمد رضا کی شانِ تقویٰ نظر آتی ہے کہ کتاب آپ کی ملک ہوتی تو اس پر حواشی وغیرہ لکھتے اور مستعار ہوتی تو نہ لکھتے، فی زمانہ مستعار کتابوں پر لکھنے میں اہل علم بھی احتیاط نہیں کرتے۔ مستود

حنفی اصول فقہ کی کتاب مسلم الثبوت پر، صحیح بخاری کے نصف اول پر، صحیح مسلم اور جامع ترمذی پر شرح، رسالہ قطبیت پر حاشیہ، امور عامہ و شمس بازغہ پر اکثر حواشی اس وقت لکھے جب کہ طالب علمی کے زمانے میں اپنے سبق کے لئے مطالعہ کرتا تھا علاوہ ازیں تفسیر شرح جامع صغیر پر شرح چیمینی اور تفسیر پر، اوقلیہ کس کے تین مقالوں اور الزیجد الاجد پر اور علامہ شاہ کی رد المحتار پر بھی حواشی لکھے ان سب میں پھلی یعنی رد المحتار کے حواشی سب سے زیادہ ہیں، مجھے امید ہے کہ اگر انہیں کتاب سے الگ کر دیا جائے تو دو جلدوں سے بڑھ جائیں گے حالانکہ ان میں اپنی دوسری کتابوں، اپنے فتاویٰ اور اپنی تحریرات کا حوالہ دے کر اشارات بھی کئے گئے ہیں۔ (۱)

امام احمد رضا کو علوم منقولہ کے علاوہ علوم معقولہ، خصوصاً ریاضیات میں جو مهارت حاصل تھی اس کا کچھ انداز اس واقعہ سے ہوتا ہے جو ایک ریٹائرڈ جج سید اصغر علی شاہ صاحب نے نقل کیا ہے، وہ لکھتے ہیں :-

”مولانا سید سلیمان اشرف صاحب مدرس شعبہ دینیات (مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) بڑے جید عالم تھے اور ہم سب طلبہ جناب مولانا صاحب کی بے حد عزت کرتے تھے، ان کے بارے میں ایک واقعہ قابلِ تحریر ہے کہ جناب ڈاکٹر رضی الدین احمد صاحب (وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) سے ریاضی کا ایک مسئلہ حل نہ ہو سکا اور ڈاکٹر صاحب مدد سے نے جوہنی کے سفر کا قصد کیا تاکہ وہاں جا کر اس مسئلے کا حل تلاش کریں جب

لے احمد رضا خان : الانوار الضویہ ، رسالہ ضویہ ، ج ۲ ، ص ۳۰۹

نوٹ : رد المحتار کا یہ عربی حاشیہ جلالہ آباد کے نام سے حیدرآباد دکن (مجاہد) سے شائع ہوا ہے۔  
 یہی تقریباً پانچ قلمی مجاہدیت سید ریاست علی صاحب قادری، (کراچی) کے پاس محفوظ ہیں۔ مستود

مولانا سید سلیمان اشرف کو اس امر کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو مشورہ دیا کہ بجائے جرمن کے بریلی کا سفر اختیار کریں اور مولانا احمد رضا خاں مرحوم و مغفور سے اس مسئلے کا حل دریافت کریں، پھر ڈاکٹر صاحب کو بہت حیرت ہوئی لیکن مولانا سلیمان اشرف صاحب نے ان کو مجبوظ کیا اور اپنے ساتھ بریلی لے گئے، ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کا تعارف مولانا احمد رضا خاں صاحب سے کرایا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنا بغیر حل شدہ مسئلہ ریاضی بیان کیا اور اسی وقت پہلی ملاقات میں وہ مسئلہ حل ہو گیا۔ اب تو ڈاکٹر صاحب کی مسرت کی کوئی انتہا نہ تھی، اس وقت تک مغربی تعلیم کا اثر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب پر بہت زیادہ تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ مولوی صاحبان کو تو محض عربی کی یافت ہوتی ہے اور دیگر معنائیں کے بارے میں ان کی معلومات بہت گھٹیا قسم کی ہوتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے دارلحدیث رکھائی اور پابندی سے نماز پڑھنے لگے۔

خود ڈاکٹر صاحب کی ریاضی کی یافت مسئلہ تھی، ایک تہہ ان کی پروڈانس چانسری کے دماغ میں ریاضی کے ایک پروفیسر صاحب نے ایک ورلڈ ریپلیم کے بارے میں جناب ڈاکٹر صاحب سے رجوع کیا، ڈاکٹر صاحب کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ ورلڈ ریپلیم (World Problem) ہے اور ابھی تک اس کا حل دریافت نہیں ہوا ہے۔

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب نے کمال یہ کیا کہ بلا کسی خاص تیاری کے اپنے دفتر کی میز پر بیٹھے بیٹھے اور بلا کسی کتاب سے لے کر اس پر علم کو منٹوں میں حل کر دیا اور یہ ایک حیرت انگیز کارنامہ انہوں نے انجام دیا لیکن ہمارے مولانا احمد رضا خاں صاحب علم الہی میں ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب سے بھی بازی لے گئے، پھر اس کے

کیا کہا جائے کہ ان کی قوت ایمانیہ نے ان کا ساتھ دیا؟

(ج)

امام احمد رضا متقدمین اہل سنت و جماعت کے مسلک پر قائم تھے اور اس استقامت کے ساتھ کہ زمانہ کا کوئی انقلاب ان کو متاثر نہ کر سکا حالانکہ ان کے معاصرین میں اکثر زمانے کی زد میں بہہ گئے اور تاریخی عمل کی زد میں آ گئے مگر امام احمد رضا نے اپنی سب سے بڑی ہمت و استقامت اور حق تعالیٰ کی رحمت و عنایت سے تاریخ کے دھارے کو موڑ دیا، زمانہ سے ٹکر لی، اسلام کی خاطر اپنی جان و مال اور ناموس و شہرت کو داؤ پر لگا دیا اور بالآخر وہی کچھ ہوا جو ان کے مولیٰ نے چاہا، بیشک عہدِ ایم کا مرکب نہیں، مگر یہ ہے قند

(۵)

اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ اپنی مثال آپ تھے، ہر عمل میں رضائے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیش نظر رہتی تھی۔ راقم الحروف کو ایک ناورد و نایاب عکس دیکھنے کا اتفاق ہوا جو نہ معلوم کس حکمت سے لوگوں نے لیا ہو گا۔ اس عکس میں امام احمد رضا کے ساتھ ایک اور محدث وقت تشریف لے گئے ہیں مگر قابل توجہ بات یہ ہے کہ امام احمد رضا کے عہد کے بل سنت نبوی کے مطابق دائیں سے بائیں ہیں جب کہ دوسرے بزرگ کے عہد کے بل بائیں سے دائیں ہیں۔

علامہ وہ سنتِ خلیلہ ہے جس کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب یہ سنت مٹ جائے گی، اسلام کی ساکھ ختم ہو جائے گی، سواجہم اپنی

ملہ سید مغل شاہ: "مسلم ریورسٹی کی گولڈن جوبلی (۱۹۷۵ء) ایڈس کے عہد کے کچھ رہتا" مشورہ شاہی (کراچی) شاہ ایڈریل ہمسٹر شاہ، ص ۱۷۷۔

نوٹ ۱۔ یہ حوالہ پروفیسر ڈاکٹر ابوالحسن علی مدنی کی عنایت سے علامہ اقبال کی کتابوں سے مستند



آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔ امام احمد رضاؒ اس مفت کی شدت کے ساتھ پیری کی جبکہ ان کے عہد مبارک میں ان کے مخالف علماء سرکشی و بغاوت میں اس حد تک بڑھ گئے تھے کہ برسرِ عام علماء کے سروں سے صافے اتروا کر کھڑکی وہ ٹوپی پہنائی جو گانا رچی سے منسوب کی جاتی تھی۔۔۔۔۔ اس طرح انہوں نے اپنے ہاتھوں سے شرابِ اسلام کو مٹا کر اشعارِ کفر کو قائم کیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۵)

حدیث میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، امام احمد رضاؒ کی زندگی بھی لفظ انتقام سے خالی ہے حالانکہ ان کے مخالفین نے ان کے ساتھ وہ کچھ کیا جو نہ کرنا چاہئے تھا۔ امام احمد رضاؒ کے خلقِ عظیم کا اندازہ ان کلمات سے ہوتا ہے جو آپ نے علماءِ عرب کو بیعت اور بعض اوجیہ و ملیات کی اجازت دینے وقت سندِ اجازت میں تحریر فرمائے۔

بحمد اللہ تعالیٰ داب هذا الحقیر

و داب مشاخی بجمیل الہم فاننا اذا ظلمنا

واذا انما احد من اخواننا اهل السنة لا نأخذ

السيف قط بایدینا و انما نجتزئ بالجنۃ

” بھلا اللہ تعالیٰ اس عہدِ ظہیر کی اور میرے عالی ہمت مشائخ کی

یہی عادت ہے کہ اگر کُشتی بھائیوں میں کوئی ہم پر قلم کرے یا ایذا پہنچائے

تو ہم اپنے ہاتھوں میں ان دعاؤں کو ٹواریں بنا کر نہیں پکڑتے بلکہ

انہیں بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں ؟

۱۔ محمد سعید احمد : تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم، مطبوعہ لاہور، ص ۱۳۴

۲۔ محمد امیر شاہ : انوارِ غوثیہ شرح مشائخ ترمذی شریف، مطبوعہ لاہور، ص ۴۸۴

۳۔ احمد رضا خان : الاجازۃ الرضویۃ لمجل مکتا بئید، مشمولہ رسائل رضویہ، ج ۲، ص ۳۲۰

(۹)

تقویٰ اور احتیاط شرعی میں امام احمد رضا نے جو اہتمام رکھا وہ خود ان کے زمانے میں عفا ہوتا جا رہا تھا اور آج تو یہ تقویٰ دیکھنے میں نہیں آتا، آنکھیں نمس گئیں اس سلسلے میں یہ واقعہ قابل توجہ ہے :-

”امام احمد رضا نے اپنے خلیفہ مولانا غلام احمد فریدی (سنبلی  
ام ۳۲۳ھ / ۱۹۰۳ء) کو سند اجازت بیعت دینے کے لئے کتابت کیا،  
یہ ۱۹ رذی الحجہ ۱۳۲۲ھ کو لکھی گئی، اس لئے اس میں اجازت کی یہی  
تاریخ لکھ دی گئی۔

وكان ذلك لتاسع عشر من ذي الحجة

الاحد -

لیکن امام احمد رضا نے یہ اجازت نامہ ۲۰ رذی الحجہ ۱۳۳۳ھ کو عنایت فرمایا، اس لئے  
اپنے دست مبارک سے ۱۹ رذی الحجہ کو کاٹ کر ۲۰ رذی الحجہ تحریر فرمایا :-

وكان ذلك لعشرين خلون من ذي الحجة

الاحد -

ایک دن کا آگے پیچھے ہو جانا بظاہر کوئی بڑی بات نہیں مگر نگاہ شریعت میں بہت  
بڑی بات ہے، دنیا بھر کی جامعات میں جو سندرات جاری کی جاتی ہیں ان پر بالعموم  
وہ تاریخ نہیں ہوتی جس تاریخ پر وہ دی جاتی ہیں تو جو بات امام احمد رضا کی نگاہ  
میں اتنی کھٹک رہی تھی وہ ہماری جامعات و مدارس کی رسالت بن کر رہ گئی ہے۔

(ش)

اتباع سنت نبویہ اور تقویٰ شکاری کا یہ ادنیٰ اعجاز ہے کہ انسان اپنے اندر

سہ مولانا غلام احمد فریدی کے صاحبزادے مولانا غلام محی الدین فریدی نبی کی عنایت سے پسند و علا  
کی گئی اور اس کا عکس بھی محفوظ کر لیا گیا۔  
مسود



(ج)

پاک و ہند کی سیاست میں تحریک خلافت (۱۹۱۹ء) اور تحریک شیعہ ممالک (۱۹۲۰ء) کے زمانے میں جس خشیت الہی اور مخلوق سے بے خوفی کا مظاہرہ فرمایا۔  
اپنی مثال آپ ہے۔ علماء ہند کی ایک بڑی جماعت نے کفار و مشرکین ہند سے ممالک کی حمایت کی لیکن امام احمد رضا نے اس کی شدید مخالفت کی۔ جو ہم علماء میں چند ایک کے سوا امام احمد رضا ہی کے آگے نظر آتے ہیں۔ امام احمد رضا کی مومنانہ بصیرت نے ۱۹۲۰ء میں جو کچھ دیکھا، بعد کے آنے والے سالوں میں ہر ایک نے وہی دیکھا اور وہی محسوس کیا۔

حافظ کتب حرم شریف علامہ سید اسماعیل بن خلیل

امام احمد رضا کے بعض علماء کی بصیرت سے محرومی پر تعجب کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

والعجب من هذه الدیاسا اعنى الدیاسا  
الهندیة كانت سابقا مجمع كثرة الفضلاء  
والعلماء والآن صارت ماوی كثرة الجهلاء  
والاغبیاء مث

” ہندوستان کے شہروں سے تعجب ہے کہ ایک وقت وہ تھا  
کہ وہ کثرت فضلاء و علماء کے مجمع تھے اور اب کثرت جہلاء و اغبیاء کے  
ٹھکانے ہو گئے۔“

۱۔ تفصیلات کے لئے مطالعہ کریں ماقم کا مقالہ داخل بریلوی اور ترکیب ممالک، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ تا ۱۳۹۶ھ  
۲۔ ماقم کا مقالہ تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ

۳۔ امام احمد رضا، فتاویٰ الحرمین برصغیر ندوۃ الدین (۱۳۱۷ھ) مشمولہ مسائل دینیہ، ج ۱، قریب  
محمد عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ، ص ۱۴۴۔

## امام احمد رضا اور زبان عربی

(۱)

امام احمد رضا کو عجمی تھے مگر ان کی فطرت عربی تھی اور مزاج حجازی۔  
 وہ ایک ایسے عالم تھے جن کو ہندی ہوتے ہوئے عربی کہا جاسکتا تھا۔ عربی  
 جانتا اور بات ہے اور عربی ہوتا اور بات۔۔۔۔۔ پاک و ہند کے بہت سے  
 علماء عربی جانتے تھے مگر یہ بات شاذ و نادر ہی کسی میں ہو گئی کہ وہ عجمی ہونے پر عربی محسوس  
 کیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روزگار ہی سے احمد رضا کی فطرت سلیم میں عربی  
 ولایت کر دی گئی تھی۔۔۔۔۔ امام احمد رضا کی تصانیف، مکاتیب، مسند  
 اجازت اور اشعار وغیرہ سے عربی زبان میں ان کی مہارت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے  
 ان کی ہزاروں سے زیادہ عربی، فارسی اور اردو تصانیف ہیں مگر اسوائے چند  
 ایک کے سب کتابوں کے نام عربی اور تاجیکی ہیں۔۔۔۔۔ ان کے فنکے شعور پر عربی کی  
 چھاپ لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ امام احمد رضا کی پہلی تصنیف عربی زبان میں سامنے

۱۔ امام احمد رضا خاں : جہانستار حاشیہ رحمانیہ، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۹۹ھ  
 ۲۔ محمد عبدالمکریم قادری : اطالع الصیغ علی ارض الطیب (۱۳۱۹ھ)، مشورہ رسائل دہلی

ج ۱، ص ۲۸۵، ۳۴۴۔

۳۔ امام احمد رضا خاں : الاجازات المتیز لعملا رکتہ والمدینہ (۱۳۲۴ھ)، مشورہ رسائل دہلی

ج ۲، ص ۲۳۷، ۳۰۴۔

۴۔ ڈاکٹر حامد علی خاں : امام احمد رضا کی عربی شاعری، مشورہ انوار رضا، مطبوعہ لاہور

۱۳۹۶ھ، ص ۵۳۳-۵۴۶۔

۵۔ مفتی سید شہامت علی : مجدد الامر، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ھ، ص ۷



آئی۔۔۔ اس کا عنوان ہے :

صغیر التہایہ فی اعلام الحمد والہدایہ

اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ۱۲ برس کی عمر میں ۱۲۷۵ھ میں یہ کتاب تصنیف فرمائی، اسی لئے عرض کیا گیا کہ گودہ غبی تھے مگر حقیقتاً عربی تھے۔۔۔۔۔ انہوں نے اپنا سہ ولادت اور سندوفات آیات قرآنی سے نکال کر یہ بتایا ہے کہ ان کو قرآن مجید اور زبان قرآن کے کس قدر انس و محبت ہے۔۔۔۔۔ مندرجہ ذیل آیتوں میں پہلی آیت سے کن ولادت نکلتا ہے اور دوسری آیت سے کن وفات :-

(ا) اُولَئِكَ كُتِبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانُ وَ

أَيَّدَهُمُ بِرُوحٍ مِنْهُ (۵۱۲۷۲)

(ب) وَيُطَافُ عَلَيْهِمُ بِأَنْبِيَاءٍ مِنْ فَضْلِهِ وَكَوُتِبَ

(۵۱۳۴۰)

امام احمد رضا عربی نظر و نظر پر ایسے قادر تھے کہ بلا تکلف لکھتے چلے جاتے۔۔۔۔۔ ہندوستان کے رہنے والے عربی نژاد اور ہندی نژاد عربی دانوں کی بھی ان کے سامنے پیش نہ چلتی اور وہ ساکت و صامت ہو جاتے چنانچہ ایک عربی نژاد عالم مولوی طیب صاحب (پرنسپل مدرسہ عالیہ راجپور) نے ۱۴ جمادی الثانیہ ۱۳۱۹ھ کو امام احمد رضا کے سارے ازالۃ الغار (۱۳۱۶ھ) کا تعاقب کرتے ہوئے عربی میں ایک خط لکھا، امام احمد رضا نے ۲۰ جمادی الآخرہ ۱۳۱۹ھ کو اس کا معقول جواب دیا، مولوی طیب صاحب

۱۵ امام احمد رضا کی زندگی میں ان کے خلیفہ مولانا غفر الدین رضوی نے امام احمد رضا کی ۱۲۷۵ھ تک کی معلوم تصانیف کی تفصیلات کو اپنی کتاب اہل الصدقات لیفات المجید میں جمع کیا تھا، یہ کتاب مطبع خفیہ پٹنہ سے شائع ہوئی، صوفیہ پر ضوابط النہایہ کا ذکر ہے۔

مسعود

۱۶ القرآن مجید : سورۃ المجادلہ ۲۲ - غفر الدین رضوی ، حیات المصطفیٰ (۱۹۳۸ء) مطبوعہ کراچی ، ص ۱

۱۷ ایضاً : سورۃ الدہر ۱۵ - حسنین رضا خاں ، دعایا شریف ، مطبوعہ ۲۱

نے دوسرا اعتراض کیا، امام احمد رضا نے ۲ شعبان ۱۳۱۹ھ کو اس کا جواب ارسال کیا، مولوی طیب صاحب تین ماہ تک خاموش رہے، چنانچہ امام احمد رضا نے ۵ رذی قعدہ ۱۳۱۹ھ کو تیسرا خط لکھا جس پر مولوی طیب صاحب نے جواب بھیجنے کا وعدہ کیا، اس کے جواب میں امام احمد رضا نے چوتھا خط ۹ رذی قعدہ ۱۳۱۹ھ کو ارسال کیا مگر مولوی طیب صاحب نے حسب وعدہ جواب ارسال نہ کیا جس پر امام احمد رضا نے پانچواں خط ۱۱ رذی قعدہ ۱۳۱۹ھ کو ارسال کیا۔ یہ ساری خط و کتابت عربی میں ہوئی اور بالآخر مولوی طیب صاحب خاموش ہو گئے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ مولوی طیب صاحب کے تینوں خطوط عجوبی طور پر ۳۹ سطروں پر مشتمل ہیں جن میں املاء اور صرف و نحو کی دس غلطیاں ہیں، مولانا سید عبدالکریم قادری مجیدی نے ان کی نشاندہی کی ہے بغلاف اس کے امام احمد رضا کے عربی خطوط، عربی زبان پر ان کی مہارت کے شاہر عادل ہیں۔

### (ب)

صرف امام احمد رضا بلکہ آپ کے خلفاء بھی زبان عربی میں مجتہدانہ نظر رکھتے تھے چنانچہ آپ کے خلیفہ پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری وم ۱۳۵۲ھ بعد شعبہ دینیات، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ نے عربی زبان پر المبین کے نام سے ایک فاضلہ لکھا۔ لکھی تھی جو ۱۳۵۸ھ میں علی گڑھ سے شائع ہوئی اور پھر ۱۳۹۵ھ میں لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے مدیر السلال (قاہرہ عربی زبان) کے افکار باطلہ کا تعاقب کیا ہے اور عربی زبان کی عظمت کو اس کی دست برد سے بچا کر وہ مقام بخشا ہے جو دیدنی بھی ہے اور شنیدنی بھی، یہی نہیں بلکہ فاضل مصنف نے

مولوی طیب صاحب کے تین عربی خطوط اور امام احمد رضا کے پانچ عربی خطوط ارسال اطراف اصیب علی ارض الطیب میں شائع ہو چکے ہیں، یہ رسالہ رسالہ صوبہ، ج ۱ (مرتبہ مولانا عبدالحکیم شاہجہانپوری، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ، ص ۲۴۲ تا ۲۸۵ میں شامل ہے۔ ۱۔ مستورد

مستقل فن مدون فرما دیاجیں گے آثار انگلوں کی تصانیف میں کہیں کہیں نظر آتے ہیں۔  
 جب یہ کتاب مشہور مشرق پر و فیروز پراون نے مطالعہ کی تو میا خٹہ کیا۔  
 "مولانا نے اس عظیم موضوع پر اردو میں یہ کتاب لکھ کر ستم کیا  
 عربی یا انگریزی میں ہوتی تو کتاب کا وزن اور بڑھ جاتا۔" ۱  
 ۱۳۱۱ھ جب شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال نے مطالعہ کی تو خود مصنف سے فرمایا :  
 "مولانا! آپ نے عربی زبان کے بعض ایسے پہلوؤں پر بھی  
 روشنی ڈالی ہے جن کی طرف میرا ذہن پہلے کبھی منتقل نہیں ہوا تھا۔  
 نواب حبیب الرحمن شروانی (صدر الصدور ریاست حیدر آباد دکن) نے  
 اس کتاب کے دیباچے میں لکھا ہے :  
 "جو مضامین البین میں پڑھے، کبھی اس کا واسطہ بھی نہ ہوا تھا  
 کہ زبان عربی ان حقائق و معارف سے مالا مال ہے۔" ۲

(ج۱)

امام احمد رضا میں بیانیہ اور بنی لفظی کے ساتھ عربی نشر لکھا کرتے تھے  
 اسی بیانیہ کے ساتھ عربی اشعار کہتے تھے، ان کی تصانیف، فتاویٰ، مکتوبات،  
 ملفوظات، شدات، اجازت وغیرہ میں عربی اشعار کثرت سے بکھرے پڑے  
 ہیں۔ مثلاً ان کی تصنیف لطیف الاجازۃ الرضویہ لمجلہ مکہ البہیۃ  
 (۱۳۱۲ھ) میں بہت سے عربی اشعار ملتے ہیں۔ اسی طرح ملفوظات میں بھی بعض

۱۔ سیدان اشرف : البین ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۱ھ ، ص ۳۷

۲۔ محمد احمد قادری : تذکرہ علمائے اہلسنت ، مطبوعہ کانپور ۱۳۹۱ھ ، ص ۱۰۰

۳۔ رشید احمد صدیقی : گنجائے گلابیہ ، مطبوعہ حیدر آباد دکن ، ص ۲۳

۴۔ سیدان اشرف : البین ، ص ۹

۵۔ احمد رضا خاں : رسائل رضویہ ، ج ۲ (ترجمہ عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری منظری) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۱ھ

مقامات پر عربی اشعار نظر آتے ہیں، مثلاً الملقوظ (۱۳۳۸ھ)، ج ۲ میں امام احمد رضا  
 لکھتے ہیں کہ وہ محرم الحرام ۱۳۳۸ھ میں مکہ معظمہ میں علیل ہوئے تو حافظ کتب حرم  
 شیخ اسماعیل بن خلیل روزانہ جاناغہ عیادت کے لئے آتے تھے لیکن دور و زمیں  
 غلاب مہمول آمانہ ہوا تو امام احمد رضا نے ان کو پرچے پر یہ شعر لکھ کر بھیجے ۔

هذان يومان ما قتنا بطلعتكم

ولو قدسنا جعلنا اسنا قدما

قالوا لقاء خليل للعليل شفاء

الاتحبون ان تبروا لنا سقمنا

عود تمنونا طلوع الشمس كل خمي

وهل سمعتم كريما يقطع الكرماء

• یہ دو دن ایسے گزریں گے کہ دیدار نصیب نہ ہوا، اگر ہم میں طاقت ہوتی تو  
 تو تمہارے بل آتے ۔

• لوگ کہتے ہیں کہ وہی یار بیماری کے لئے شفا ہے، کیا آپ ہماری بیماری کیلئے  
 شفا نہیں چاہتے؟

• آپ نے ہمیں عادی بنا دیا ہے کہ ہر چاشت کو سورج طلوع کرے اور آپ نے  
 کہیں مانا ہے کہ کریم نے کرم کرنا چھوڑ دیا ہے؟

امام احمد رضا کے غلیظ مفتی ضیاء الدین احمد مدنی نے جب امام احمد رضا

کی عربی حمد منظوم غلام مصر کو سنائی تو وہ پھر کل گئے اور سب نے بیک زبان کہا کہ یہ  
 اشعار کسی ضعیف اللسان عربی شاعر کے معلوم ہوتے ہیں، آئیے آپ بھی اس حمد کے چند اشعار  
 سماعت فرمائیں ۔

الحمد للمبتوح  
وصلواته وعلی  
والآل والاصحاب  
وبین اقی بکلامہ  
بجلالہ المتفرج  
خیر الانام محمد  
ما وای عند شدائد  
وبین ہدی و بین ہدی

۱۔ خدا کے بچتا کی حمد و ثناء ہے۔ وہ اپنی عظمت و بزرگی میں بیکتا و بیکانہ ہے۔  
۲۔ تمام مخلوق میں سب سے اعلیٰ انسان سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کی رحمت  
ہمیشہ نازل ہوتی ہے۔

۳۔ اور ان کی آل و اصحاب پر رحمت نازل ہوتی رہے جو سختیوں میں میرا  
ٹھکانہ ہیں۔

۴۔ بارگاہِ الہی میں وہ میرا وسیلہ ہیں جو اللہ کا کلام لائے جنہوں نے راویات  
کی طرف راہنمائی کی اور جن کے ذریعہ مخلوق کی ہدایت ہوئی۔

پیر عبد الغنی علیا رحمہ کی وفات (۱۴۱۲ھ) ۱۳۲۵ھ پر امام احمد رضا نے  
۱۰ اشعار پیش کی ہیں ایک قطعہ تاریخ تحریر فرمایا تھا، اس کے چند اشعار  
ملاحظہ ہوں۔

الموت حق یا لہ من جاء  
مقین والمناسف فی الاسلام  
انساہم الانساہ فی احوالہم  
مع ما یرون من آیتہ بولاہ  
النفص من اموالہم و شمارہم  
والاخذ بالباساء والاضواء



- عجبا لاخافية غدت مخفية  
وبدت من الحضراء والبغراء  
الطفل شب وشاب وهو كما بدا  
يلهو ويلعب ناسيا القضاء  
راقم الرضات اربخه متفانلا  
عبد الغنى بجنة عليا
- ۱۔ موت حق ہے، عجب اس آنے والی سے جو یقینی ہے اور لوگ اس سے بھلا دے میں ہیں۔
- ۲۔ ان کی موت میں ڈھیل سے انہیں بھلا دیا حالانکہ پہلے درپے اس کی نشانیاں دیکھ رہے ہیں۔
- ۳۔ ان کے مالوں اور پھلوں میں کمی اور سختی اور آزار کی گرفت،
- ۴۔ عجب اس نہاں یا عیاں سے کہ پوشیدہ رہی حالانکہ آسمان وزمین سے ظاہر ہو رہی ہے۔
- ۵۔ بچہ جوان ہوا، بوڑھا ہوا اور بعدِ اول کی طرح کھیل کود میں ہے،  
قضاء کو بھولا ہوا ہے۔
- ۶۔ رضا نے فال کے طور پر اس کی تاریخ لکھی، عبد الغنی، بہشت بری میں ہیں۔

ہندوستان کے مشہور محقق و نقاد قاضی عبدالودود (بیرسر، ہائی پور، پٹنہ) کے والد ماجد قاضی عبدالوحید صاحب، امام احمد رضا کے خلیفہ تھے، ۲۰ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ کو انہوں نے وصال فرمایا۔ امام احمد رضا وصال سے قبل ۱۸ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ کو انتقال فرماتے تھے۔

چٹنے پہنچ گئے اور جنازے میں شریک تھے، ہستم رسالہ تحفہ حنفیہ (پٹنہ) مولانا ضیاء الدین علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ جنازے کے ہمراہ جاتے ہوئے راستے ہی میں امام احمد رضا نے مندرجہ ذیل تاریخیں کہیں۔

یا اکرم الخلق انت الکریم      اکرم القاضی عبدالوہید  
قال المصنفی الدعا حین اسرخ      ارحم القاضی عبدالوہید  
(۱۳۲۶ھ)

وہب المتقون من جنات وعیون

(۱۳۲۶ھ)

مولانا مفتی محمد برہان الحق جلیپوری کے جدِ امجد مولانا شاہ محمد عبدالکریم علیہ الرحمہ کی وفات پر یہ قطعہ تاریخ ارشاد فرمایا۔

قلیل مات النہکی عبد الکریم      قلت کلاب احتظی بدوام  
حی عن بینہ فکیف یموت      انما المیت ہا لک الزوہام  
ایموت الذی لہ خلف      سلم اللہ مثل عبد السلام  
جبل الدین سراسر بقلمہ      فی جبل نور شاعر الاحلام  
قلت تاسر یخ عیشہ الابدی      دام عبد الکریم خلد کرام

کتاب الطاری الداری لمفوات عبدالباری (۱۳۲۰ھ/۱۹۲۱ء) مطبوعہ بریلی میں بھی تقریباً ۲۰ عربی اشعار ہیں۔

ڈاکٹر حامد علی، لیکچرار شعبہ عربی، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) نے امام احمد رضا کی عربی شاعری پر ایک دقیق مقالہ لکھا ہے اور بعض اہم نغمہ کی نشاندہی کی ہے۔

۱۔ اہمارہ تحفہ حنفیہ (پٹنہ) شاہ ریح الثانی ص ۲۱

۲۔ ایضاً

۳۔ مکتوب مفتی محمد برہان الحق، محرمہ ۲۸، جولائی ۱۹۴۹ء/۲۱، شوال ۱۳۶۸ھ، ۲۰، رحیل پور

۴۔ ملاحظہ فرمائیں انوارِ مصفا، مطبوعہ لاہور، ص ۵۳۳-۵۳۴



## امام احمد رضا اور فصاحت و بلاغت

امام احمد رضا عربی نظم و نثر دونوں میں یکساں روزگار تھے، ان کی فصاحت و بلاغت کی خور و ملا بہ عرب نے گواہی دی ہے اور اہل زبان سے بڑھ کر کس کی گواہی ہوگی۔۔۔؟  
عالم جلیل شیخ احمد ابوالخیر میرداد (والدہ ماجدہ) امام مسجد حرام، مکہ معظمہ نے جب امام احمد رضا کا سالہ کفل الفقہ الفقاہم فی کام قرطاس الدرہم مطالعہ فرمایا تو امام احمد رضا کو علم و فصاحت میں بے مثل قرار دیتے ہوئے فرمایا:۔۔

الحمد لله على وجود مثل هذا الشيخ فاني لم ادر  
مثله في العلم والفصاحة وسعة الباع من حسن  
سبك العبارة له

ملہ مکتوب سید اسماعیل بن خلیل (حافظ کتب حرم) مکتبہ، محرمہ ۱۲۰۳ رجب المرجب ۱۳۳۲ھ  
نام امام احمد رضا خاں (مشورہ رسائل رضویہ، ج ۲، ۱۳۹۱ھ، ص ۲۶۲)  
(نوٹ) کفل الفقہ اور فتاویٰ رضویہ کے بارے میں صاحب نزہۃ الخواطر لکھتے ہیں:۔۔  
”یندر نظیرہ فی عصرہ فی الاطالع علی الفقہ العسفی و جزئیات  
یشہد بذلت مجموع فتاویٰ و کتابہ کفل الفقہ الفقاہم فی  
احکام قرطاس الدرہم الذی الفقہ فی مکة سنة ثلاث و  
عشرین و ثلاثمائة و العا۔“

(نزہۃ الخواطر، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۹۱ھ، ج ۸، ص ۲۱)

لیڈن یونیورسٹی (الینڈ) کے مشہور عالم اسلام کے پروفیسر جے ایم بیلیج نے کفل الفقہ کا مطالعہ کیا تو رقم کو لکھا:۔۔  
”جان کفل الفقہ کا تعلق ہے امام احمد رضا خاں کے دلائل کا خود دی کے دلائل سے  
تقابل کیا جانا چاہیے، کیونکہ دونوں نے سود کا رد کیا ہے مگر کیا ایک ہی قسم کی  
بنیادوں پر؟“

(مکتوب انگریزی محرمہ ۱۲۰۳ راج ۱۳۹۱ھ، نام رقم الحروف محمد مسعود احمد)

سید مومن البری مدنی نے امام احمد رضا کو 'جادو نگار' اور شیخ علی بن حسین مکی نے 'مرصع کار' قرار دیا ہے اور لکھا ہے :-

(۱) صاحب القلم الاسعاس والکلم الفائق لطفها نسیم الاسعاس

"جن کا قلم جادو کی طرح فریفتہ کرتا ہے جن کی باتوں کا لطف نسیم بحرِ فوقیت رکھتا ہے"

(ب) ابدی معانی المشکلات بیانه

ببديع منطق الجواهر انظمت

"مشکلات اس سے کھلے اس کا بیان ایسا بدیع، جس کی

لڑیوں سے ہے جواہر کو زیب و زینت"

اور شیخ سعید بن محمد مدرس مسجد حرام، مکہ معظمہ نے لکھا ہے کہ امام احمد رضا کی طری کیا ہیں گویا موتیوں کی لڑیاں ہیں :-

كانها جواهر تكونت من الفاظ عذاب و

مواهب لا تدرك بيداكتساب

"گویا وہ گوہر ہیں کہ شیریں لفظوں سے بنے، وہی عطیے ہیں کہ

زورِ باند سے نہیں ملتے"

شیخ حامد احمد عداوی مکی فرماتے ہیں :-

فوجدتها شذوذاً من عسجد و جوهرة

من عقود و يا قومت و شاربجد

۱۔ مکتوب سید مومن البری مدنی، محرم الحرام ۱۳۲۸ھ، بنام احمد رضا خاں۔

۲۔ احمد رضا خاں، عام اکبرین مطبوعہ لاہور ۱۳۵۹ھ، ص ۲۷

۳۔ احمد رضا خاں، رسائل و تنزیہ (ترجمہ عبدالحکیم اختر شاہ پوری وغیرہ) ج ۱، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ، ص ۲۶۶

۴۔ احمد رضا خاں، عام اکبرین، ص ۱۰۱



” تو میں نے اسے خالص سونے کا ٹکڑا پایا اور موتیوں اور باقوت

اور زبرد کی تالیوں سے ایک جوہر۔“

امام احمد رضا کے فتاویٰ العطا یا استجوبیہ فی الفتاویٰ الرضویہ کی جلد پنجم کا حصہ اول سلسلہ میں لاہور سے شائع ہوا ہے، امام احمد رضا نے عربی میں اس کا مقدمہ لکھا ہے اور یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اس مقدمے میں ۹۰ کتب فقہ کے نام بے تکان سبک درواریہ کی مانند اس طرح آئے ہیں کہ مقدمہ کی معنویت مجروح تو کیا ہوتی اور دوبالا ہو گئی۔ ناموں کو عبارت میں اس طرح کھپا دینا کوئی آسان کام نہیں یہ وہی کر سکتا ہے جس کو فقہ کے ساتھ ساتھ ادب پر بھی مکمل عبور حاصل ہو۔

عبد الرزاق بن عبد الصمد قادری نے امام احمد رضا کی زبان و بیان کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے :-

و یذعن لفصاحتها کل ناظم و ناظر

” اور سب ناظم و ناظر اس کی فصاحت کے آگے گردن جھکائے

ہوتے ہیں۔“

اور شیخ اسعد بن وہبان یحییٰ نے توہمایاں تک لکھا ہے :-

العلامة الذی افتخرت بہ الاولیاء علی

الاولیاء و الفہامة الذی ترک متبیان

سحبان باقتل بہ ..

” وہ علامہ جس کے سبب پچھلے، اگلوں پر فخر کرتے ہیں اور جلیل فہم والا

جس نے اپنے بیان روشن کے سحبان فصیح البیان کو باقتل بہ زبان

کر چھوڑا۔“

اور شیخ علی بن حسین مکی نے رب البلاغۃ کے خطاب سے نوازا ہے کہ  
 ذابخرۃ مولیٰ المعاصرین والہدای  
 رب البلاغۃ من بید الدنیا سرہت  
 "رب بلاغت کا، معارف کا، ہدای کا مولیٰ، صاحب علم کہ دنیا کا،  
 ناز و نزہت۔"

## امام احمد رضا کا مہتمم فقہانیت

(۱)

امام احمد رضا کے فرزند مولانا حامد رضا خان ام ۱۳۲۸ھ نے لکھا ہے کہ  
 امام احمد رضا :-

"بعد وصال حضرت اقدس والدہ ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے  
 تمام اقطار ہندو بنگال و برہما حتی کہ چین، امریکا و فریقہ و عدل وغیرہ  
 سے مرجع افتاء ہوئے۔  
 خود امام احمد رضا فتاویٰ رضویہ میں لکھتے ہیں :-

"فقیر کے یہاں علاوہ ..... دیگر مشاغل کثیرہ دینیہ  
 کے کار فتویٰ اس درجہ وافر ہے کہ دس مفتیوں کے کام سے  
 نادم ہے، شہر و دیگر بلاد و امصار جملہ اقطار ہندوستان و بنگالی و  
 پنجاب و طیار، ہر ماوارکان و چین و غزنی و امریکہ و فریقہ حتی کہ  
 سرکار عربین و بحرین سے استفادہ آتے ہیں اور ایک دفت میں  
 پانچ پانچ سو جمع ہو جاتے ہیں۔"

۱۔ امام احمد رضا خان : سلامت تشریفات السند (۱۳۳۲ھ) مطبوعہ بریلی، ص ۵۵، ۵۶

۲۔ امام احمد رضا خان : العطا یا النبوی فی الفتاویٰ الرضویہ، ج ۲، ص ۱۶۹

ہندوستان، چین، افریقہ، امریکہ اور عرب سے آنے والے یہ استفادہ  
اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ امام احمد رضا اپنے معاصرین میں یگانہ و یکتا تھا اور  
علمائے عرب بھی ان کی قضاہت کے معترف تھے۔

### (ب)

فتاویٰ اکرمین (۱۳۱۴ھ)، الدولۃ المکیہ (۱۳۲۳ھ) حجام الحرمین (۱۳۲۴ھ)  
اور کفیل الفقہ القاہم (۱۳۲۳ھ) کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علمائے عرب  
کی نظر میں امام احمد رضا کا مقام قضاہت کتنا بلند تھا، اتنا بلند کہ معاصرین میں کوئی  
ان کا ہم پلہ نہ ہوگا۔ ایسے علمائے عربین کے تاثرات ملاحظہ کیجئے :-  
(۱) شیخ آدم بن حیرری کی فرماتے ہیں :-

ودلت عبارة علي افضل القائل ان  
قدوة الاماثل له

” اس کی عبارت فضل مصنف پر دلیل ہے کہ وہ پیشوائے علماء  
جلیل ہے۔“

(ب) شیخ عبدالرحمن دہان کی فرماتے ہیں :-

الذی شهد علماء البلاد الحرام بان  
السید الفرج الامام له

(ج) شیخ عبداللہ نابسی مدنی فرماتے ہیں :-

وهو لسناد هذه الزمان وعزة هذا الدهر  
والاوان..... سيمت الدهر بلا تعوان له

۱۔ احمد رضا خان : مائے رضویہ (ترجمہ محمد عبدالکیم اختر) ۱۲ ، ص ۱۵۲

۲۔ احمد رضا خان : حجام الحرمین ، مطبوعہ لاہور ، ص ۸۳

۳۔ احمد رضا خان : الدولۃ المکیہ مطبوعہ کراچی ، ص ۹۴-۹۶

(د) شیخ محمد مختار بن عطار و اکبادی الکی فرماتے ہیں :-

وان المؤلف من سلطان العلماء المحققين  
في هذا الزمان وان كلامه كله حق صراح  
فكان من معجزات نبينا صلى الله عليه  
وسلم اظهر الله تعالى على يد هذا الامام  
الواحد له

” بیشک مؤلف اس زمانے میں علماء محققین کا بادشاہ ہے اور اسکی  
ساری باتیں سچی ہیں، گویا وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات  
میں سے ایک معجزہ ہے جو اس یگانہ امام کے دست مبارک پر حق تعالیٰ  
نے ظاہر فرمایا۔“

(ھ) اخوند جان بخاری مجاور صرین شریفین تحریر فرماتے ہیں :-

واو اخرهم على اقدام اوائلهم بل  
التوا بهما لم يظهر من اوائلهم وقبائلهم  
فهم في السجد والاجتهاد اسخيد من اهالي

ملہ احمد رضا خاں : الدولۃ النجیہ ، مطبوعہ کراچی ، ص ۳۷۰

امام احمد رضا کے غلیفہ مولانا غفر الدین دہلوی بہاری (م ۱۳۸۶ھ) نے امام احمد رضا  
کے افادہ اب حدیث کو جمع کر کے اس کا نام الاحصادۃ الرضویہ رکھا، اس کا الی نسخہ  
مولوی محمود احمد قادری احمد رضا حسن الدلویس، کانپور کے پاس ہے اور وہ اس پر نظر ثانی  
فرماتے ہیں۔

علوم حدیث میں امام احمد رضا کے تجر و تمیق کو دیکھنا ہو تو ان کا رسالہ الفضل الموسی (مصر)  
مولانا افتخار احمد قادری و مطبوعہ لاہور) مطالعہ فرمائیں، مفتی سید شجاعت علی قادری نے اپنی قاضیہ  
کتابچہ الامۃ (مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء) ص ۱۹-۱۸) رسالہ مذکور کے ہم اقتبسات نقل کئے ہیں۔ مستود

اکثر البلاد

ان کے پچھے، انگلوں کے قدم بقدم چلے ہیں جبکہ وہ لائے جو انگلوں سے کم ظاہر ہوئے ہیں تو اکثر شہر والوں سے کوشش و اجتہاد میں بڑھ کر رہے۔

(۱) شیخ محمد حسین احمد انجیری مدنی تحریر فرماتے ہیں :-

کیف لا وهو امام المحدثین

”کیوں نہ ہو کہ وہ محدثین کے امام ہیں“

(۲۰)

مندرجہ بالا تاثرات سے اندازہ ہوتا ہے کہ علماء عربین کی نظر میں امام احمد رضا قدوة الامثال تھے، یکماتے زمانہ تھے، سلطان المحققین تھے، سلطان المجتہدین تھے اور امام المحدثین تھے۔ یہ کوئی مبالغہ نہیں یہ ان لوگوں کے تاثرات ہیں جو امام احمد رضا کی شخصیت سے زیادہ ان کی نگارشات سے واقف تھے۔ بلاشبہ امام احمد رضا امام الفقہاء اور امام المحدثین تھے۔ ان کی حیرت انگیز قوت حافظہ صحابہ عظام اور ائمہ ربیعین کرام کی یاد تازہ کر رہی ہے، یہ شک وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھے جو پتہ دہوی صدی ہجری میں ظاہر ہوا۔

امام احمد رضا کی قوت حافظہ کے سلسلے میں ان کے خلیفہ مولانا ظفر الدین رضوی لکھتے ہیں کہ قرآن شریف حفظ کرنے پر آئے تو روزانہ ایک پارہ حفظ کر کے تیس دن میں تیس پارے حفظ کر لیتے تھے

۱۔ امام احمد رضا خاں : الدولۃ الکبیرہ، مطبوعہ کراچی، ص ۷۲

۲۔ امام احمد رضا خاں : رسالہ رضویہ (ترجمہ محمد عبدالحکیم اختر) ج ۱، مطبوعہ لاہور، ص ۱۲۸

۳۔ ظفر الدین رضوی، حیات اعلیٰ حضرت، مطبوعہ کراچی، ص ۳۶



مولانا نے موصوف ایک اور واقعہ لکھتے ہیں کہ امام احمد رضا پہلی بھیت  
(پولی - انڈیا) میں اپنے دوست مولانا وصی احمد محدث سورتی (ام ۱۳۳۴ھ) کے  
ہاں مقیم تھے۔ ہاں کتاب عقود الدریہ فی تنقیح الفتاویٰ اکامدیہ کا ذکر نکل آیا،  
امام احمد رضا نے اس وقت تک مطالعہ نہ کی تھی چنانچہ محدث موصوف سے لیکر دونوں  
جلدیں ایک دن اور رات میں دیکھ کر واپس کر دیں، محدث موصوف نے  
دریافت کیا کہ کیا اس قدر مطالعہ کر لینا کافی ہو گیا تو امام احمد رضا نے جواب فرمایا:-  
” اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ دو تین مہینہ تک تو  
جہاں کی عبارت کی ضرورت ہوگی فتاویٰ میں لکھ دوں گا اور مضمون  
تو انشاء اللہ عمر بھر کے لئے محفوظ ہو گیا۔“

اس قسم کی پیر المقول قوتِ حافظہ چودھویں صدی ہجری کیا، اس سے  
پہلے کی صدیوں میں بھی نظر نہیں آتی، سوائے صدی اول خیر القرون۔ اور اسکے  
قریبی زمانے کے۔ امام احمد رضا کی اسی حیرت انگیز قوتِ حافظہ کو دیکھ کر حافظ کتب  
حرم (مکہ مغلہ) سید اسماعیل بن علیل نے بیان کیا کہ امام احمد رضا ایسے حضرات  
پر بھی سبقت لے گئے ہیں جن کو لاکھ لاکھ حدیثیں یاد ہیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں:-  
استی لا یقدر علی مثلها اکثر الحفاظ  
” ایسی تصنیف پر وہ لوگ قادر نہیں جو حفاظِ علوم کہلائے۔“  
امام احمد رضا کی اسی حیرانہ شان کو دیکھتے ہوئے شیخ محمد یوسف مکی نے کہا تھا:-  
الذی افتخر بوجوده الزمان  
” وہ جس کے وجود پر زمانے کو ناز ہے۔“

(۵)

امام احمد رضا اپنی فقہانہ آن بان میں علمائے عرب و عجم پر سبقت لئے گئے تھے، یہ کوئی مبالغہ نہیں حقیقت ہے، اس سلسلے میں یہ واقعہ قابل توجہ ہے۔

نوٹ کے بارے میں جو سوال علمائے مکہ نے امام احمد رضا سے کیا وہی سوال مفتی مظہر مظفر شیخ جمال بن عبداللہ بن عمر حنفی سے زمانہ ماضی میں کیا گیا تھا مگر وہ جواب نادمہ سکے اور صرف اتنا تحریر فرمایا :-

العلماء مات في اعناق العلماء والله

لعلی اعلم له

”علم علماء کی گردنوں میں امانت ہے، اللہ سب سے زیادہ

جانتے والا ہے۔“

لیکن امام احمد رضا نے اس سوال کا شافی جواب دیا اور رسالہ کفیل الفقہ الفاہم تصنیف فرمایا مفتی حنفیہ عبداللہ بن صدیق کے علم میں یہ بات تھی کہ سابق مفتی تمکاس اس کا جواب دے سکے تھے چنانچہ جب انہوں نے کفیل الفقہ الفاہم مطالعہ فرمائی تو جواب پڑھ کر پھڑک گئے اور بے ساختہ فرمایا :-

این کان شیخ جمال بن عبد اللہ من هذا

النص الصریح

”شیخ جمال بن عبداللہ اس نص صریح سے کہاں غافل رہے؟“

امام احمد رضا کی اسی فقہانہ بصیرت کو دیکھ کر شیخ صالح کمال (سابق قاضی کٹرہ عظمیٰ) اپنے دو بر قضاۃ کے ایک ایک کے فیصلے سناتے۔ امام احمد رضا فیصلوں کی توثیق فرماتے تو خوش ہو جاتے اور رد فرماتے تو افسوس کرتے کہ غلط فیصلے کیوں گئے تھے؟

۱۔ امام احمد رضا خاں : محفوظات ، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء ، ص ۱۳۷-۱۳۸

۲۔ امام احمد رضا خاں : المفوظ ، ج ۲ ، مطبوعہ کراچی ، ص ۱۹

۳۔ ایضاً : ص ۲۱ (مختصاً)

امام احمد رضا کے فتوؤں کی شان یہ تھی کہ جب مافظ کتبِ حرم شیخ اسماعیل بن خلیل نے مطالعہ کئے تو بے ساختہ پکار اٹھے :-

واللہ اقول والحق اقول ان لو سراھا ابو حنیفۃ  
النعمان لا قوت عینہ ولجعل مؤلفہا من  
جملۃ الاصحاب علیہ

” قسم بخدا بالکل سچ کہتا ہوں کہ اگر ابو حنیفہ نعمان آپ کا فتاویٰ ملاحظہ فرماتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں اور اس کے مؤلف کو اپنے خاص شاگردوں میں شامل فرماتے “

(۵۰)

یہ تو ۱۳۱۹ھ کی بات تھی، ۷۰ برس بعد ۱۳۹۹ھ میں جب ایک عرب فاضل کی نظر سے یہ فتوے گزرے تو وہ دل و جان سے گرویدہ ہو گئے — ذرا تفصیل ملاحظہ فرمائیں :-

مدۃ العمار (مکھنؤ) میں ۲۵ تا ۲۸ شوال ۱۳۹۹ھ ۸۵ سالہ جشنِ تعلیمی منایا گیا جس میں ملکی اور غیر ملکی مہمان شریک ہوئے، اس جشن میں کتابوں کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا، ان کتابوں میں امام احمد رضا کا رسالہ خالص الاعتقاد بھی رکھا تھا، محمد بن سعود یونیورسٹی، ریاض (سعودی عرب) کے پروفیسر کلینۃ الشریعہ شیخ عبدالفتاح البودہ نے جب رسالہ خالص الاعتقاد دیکھا تو بے ساختہ دریافت کیا :-

این مجموعه فتاوی الامام احمد رضا  
البریلوی ؟

حاضرین نے بات سنی ان سنی کر دی ————— اکجامۃ الاشرافیہ (مبارک پور، عظیم گڑھ) کے استاد مولانا محمد الیمین اختر الالمی کو اس کی اطلاع ملی تو وہ پروفیسر موصوف سے

ان کی قیام گاہ پر ملاقات کے سنے حاضر ہوئے اور پوچھا کہ آپ امام احمد رضا کے کیسے متعارف ہوئے، جو بابر پروفیسر موصوف نے فرمایا کہ وہ کسی سفر پر جا رہے تھے ان کے ہمسفر کے پاس فتاویٰ رضویہ تھا، میں نے ایک عربی فتویٰ پڑھ کر جو دیکھا تو مجھے محسوس ہوا کہ یہ شخص کوئی بڑا عالم اور اپنے وقت کا زبردست فقیہ تھا۔

ہندوستان کے مشہور پارسی ماہر قانون اور سلم پرنٹ لار کے مصنف پروفیسر محمد علی جے پور کے پارسی سیکرٹری آف اسٹڈیٹس لکھنؤ کے ہاں مہمان ہوئے، مسٹر لکھنؤ نے جے پور کے ایک اور ماہر قانون جج مولوی سید عبدالسلام خیال کو بھی اپنے ہاں مدعو کیا چنانچہ وہ اور ان کے صاحبزادگان کے تالیق علامہ نور احمد قادری (جو اس وقت سفارتخانہ انڈونیشیا، اسلام آباد میں "مؤرخ پاکستان" کے لقب سے جانے پہچانے جاتے ہیں) مسٹر لکھنؤ کے ہاں گئے۔

جج صاحب نے پروفیسر ملا سے تعارف کے بعد فقہ اسلام سے متعلق استفسارات کئے۔ پروفیسر ملا نے ہندوستان میں فقہ حنفی کا ذکر کرتے ہوئے جو کچھ کہا وہ علامہ نور احمد قادری کی زبانی سنھیے :-

"ہندوستان میں فقہ حنفی کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے میرے سامنے جج صاحب سے کہا کہ ہندوستان کا بھی بڑا کارنامہ ہے، فقہ حنفی میں بہت کچھ لکھا گیا اور بالخصوص دو کتابیں تو بہت ہی بڑی تکنیکی ہیں، ایک فتاویٰ عامگیری اور دوسری فتاویٰ رضویہ"۔

پروفیسر ملا نے ایک استفسار کے جواب میں مزید کہا :-

علامہ محمد حسین ابن علی : امام احمد رضا، باب علم و دانش کی نظر میں، مطبوعہ دارالافتاء، ۱۹۱۱-۱۹۱۲ (طبعاً) نوٹ: سٹین یونیورسٹی، اینڈ کے پروفیسر جے ایم ایس بلیمان (شعبہ علوم اسلامیہ) کتب فتاویٰ کا مطالعہ کرتے ہیں، فتاویٰ رضویہ بھی ان کے زیر مطالعہ ہے۔ مستند

علامہ مکتوب دارالافتاء قادری، مکتوبہ مرغوری، ۱۹۸۶ء، از سوانح آباد



جعلک انکھ من: لم حسنین ۛ

”اور حضرت کو معلوم ہے کہ میں ان تحریرات کا محتج ہوں جو اپنے  
حاشیہ ابن عابدین پر افادہ فرمائے، اللہ تعالیٰ آپ کو بحسن میں شامل  
فرمائے۔“

اور مولانا سید مامون البری مدنی، امام احمد رضا کی عربی مصنفات کے مطالعہ کا اشتیاق  
ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

ونسرجو ایضاً من حضرت کما ان سترسلوا لنا

بعضاً من تالیفکم العربیۃ ۛ

”آپ کی بارگاہ سے امید ہے کہ اپنی بعض تالیفات عربیہ ارسال فرمائیگی۔“

علامہ عرب کے مندرجہ بالا تاثرات کو پڑھ کر اور ان کے ذوق و شوق دیکھ کر  
یہ ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ امام احمد رضا کی عربی تصنیفات کو جلد از جلد منظر عام پر  
لایا جائے خصوصاً وہ جن کا تعلق علم حدیث اور علم فقہ سے ہے، نیز یہ بھی ضروری ہے  
کہ عالم اسلام کے کسی جامعہ کے فاضل امام احمد رضا کی فتاہت پر عربی میں ایک تحقیقی مقالہ  
پیش کریں تاکہ یہ بھڑی عصر عالم اشکار ہو سکے۔

ۛ مکتوب سیدنا سید بن علی، محرم ۱۳۲۲ھ، اردی المحرم ۱۳۲۲ھ، بنام امام احمد رضا۔

ۛ مکتوب سید مامون البری مدنی، محرم الحرام ۱۳۲۲ھ، بنام احمد رضا۔

ۛ ۱۱ شوال ۱۳۲۲ھ میں مولانا ارشد القادری (سیکریٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن، بریڈ فورڈ، انگلستان) نے اطلاع دی تھی کہ مولانا حسن رضا خاں، پٹنہ یونیورسٹی (بھارت) سے امام احمد رضا کی فتاہت پر  
ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔ پھر ۱۳۲۲ھ میں خود مولانا حسن رضا خاں کے مکتوب سے معلوم ہوا کہ ان کو ڈگری  
مل گئی ہے، حال ہی میں محمد آباد گوہنہ (اعظم گڑھ، بھارت) سے مولانا محمد احمد مصباحی نے اطلاع دی کہ  
یہ مقدار اسلامک پبلی کیشنز ریزرو، پٹنہ نے شائع کر دیا ہے، مولانا کے موصوف نے ازراہ عنایت اس کی  
ایک جلد بھی ارسال فرمائی۔ یہ جلد بڑے سائز کے ۴۸۰ صفحات پر مشتمل ہے اور عنوان ہے فقیر اسلام  
(بقیہ صفحہ آئندہ)



## مقام امام احمد رضا

بلاشبہ علم و فضل میں امام احمد رضا کا ان کے معاصرین میں کوئی ہم پیر نہ تھا، اگر کوئی محقق بغیر کسی تعصب و تنگدلی کے معاصرین کے آثارِ علمیہ اور امام احمد رضا کے آثارِ علمیہ کا تقابلی مطالعہ کریں تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ امام احمد رضا کا ان کے عہد میں کوئی ثانی نہ تھا اور پھر کثرتِ علوم پر امام احمد رضا کو جو عبور اور مہارت حاصل تھی اس کی نظیر ان کے عہد میں کیا، جہی میں بھی شاید ہی نظر آتی ہے۔

علماءِ حرین شریعین میں دصرتِ علمی حیثیت سے بلکہ شخصی حیثیت سے بھی امام احمد رضا کا پایہ بہت بلند تھا جس کا اندازہ اُن مناداتِ اجابتِ حدیثِ بیعت سے ہوتا ہے جو امام احمد رضا نے علماءِ حرین کو جاری کیں اور ان مکتوبات سے جو علمائے حرین نے آپ کو بھیجے پھر خود امام احمد رضا کے موقوفات سے ان کے

— اس میں شک نہیں کہ یہ مقالہ نہایت ہی دقیق ہے اور قابلِ مطالعہ خصوصاً ان حضرات کے لئے جو امام احمد رضا کی نقابت اور علمیت سے باخبر نہیں۔ مستود

معلق سید شجاعت علی قادری (دارالعلوم نعیمیہ کراچی) نے محمد الازہر کے نام سے امام احمد رضا کے عنوان سے ایک نہایت ہی دقیق مقالہ عربی زبان میں لکھا ہے جو لاٹکڑی میں کراچی سے شائع ہو گیا ہے اس مقالے میں امام احمد رضا کی زندگی اور فکر سے متعلق تقریباً تمام پیڑوں پر جامعیت کے ساتھ بحث کی گئی ہے، بلاشبہ عربی زبان میں یہ امام احمد رضا پر پہلی کامیاب تصنیف ہے لیکن اس کے بعد ضرورت ہے کہ امام احمد رضا کے ہر سوسٹ مددگار حق تعالیٰ عینِ پیش کی جائے، ان کی زندگی ایک بھر پور پیکار ہے۔ مستود

ملک عالم رضا خان: الامارات العربیہ، مشورہ رسالہ رضویہ، ج ۲، ص ۲۵۶-۲۶۷

ملک احمد رضا خان: الموقوفات، ج ۲، مطبوعہ کراچی، ص ۲ تا ۴

صاحبزادے کی نگارشات اور علماء عرب کی تصدیقات کے مطالعہ سے بھی ہوتا ہے۔  
حافظ کتب الحرم شیخ اسماعیل بن سید خلیل نے تو یہاں تک کہہ دیا :-

(ا) بل اقول ثوقیل فی حقہ انہ مجدد ہذا

القرن لکان حقاً وصدقاتہ

"بلکہ میں کہتا ہوں کہ اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی

کا مجدد ہے تو بیشک یہ بات سچی و صحیح ہو۔"

اور شیخ موسیٰ علی شامی ازہری احمدی در دیدی مدنی فرماتے ہیں :-

(ب) امام الامتۃ المجدد لہذا کا الامتۃ لکھ

"اماموں کے امام اور اس امت مسلمہ کے مجدد"

مجدد امت شخصی اور علمی دونوں خوبیوں کا جامع ہوتا ہے تو مندرجہ بالا

اقتباسات امام احمد رضا کی جامعیت کا ملکہ کے آئینہ دار ہیں ————— مجدد

وقت اپنے عہد کی اصلاح کے لئے آتا ہے اور چار دانگ عالم میں اس کا شہرہ

ہوتا ہے ————— آئیے دیکھیں مولانا سیاح مولانا البری مدنی کیا فرماتے ہیں :-

(ج) فهو المحقق بان یقال انہ فی عصرہ اوجد

کیف وفضلہ اشہر من ناس علی علم

"وہ اس لائق ہیں کہ کہا جائے کہ ان جیسا ان کے زمانے میں

کوئی نہیں کیونکہ ان کا فضل و کمال اس آگ سے زیادہ مشہور ہے

۱۔ خاندان خاں : کف النقیۃ الفہم ، مطبوعہ لاہور ، ص ۴۸

۲۔ احمد رضا خان : رسائل رضویہ ، ج ۱ (۱۳۹۲ھ) ، ج ۲ (۱۳۹۶ھ) ، مطبوعہ لاہور

۳۔ احمد رضا خان : حسان اکھبرین ، مطبوعہ لاہور ، ص ۵۱

۴۔ احمد رضا خان : الدولۃ المکیہ ، مطبوعہ کراچی ، ص ۶۲

۵۔ مکتوب سید مولانا البری مدنی ، رسائل رضویہ ، ج ۱ ، ص ۱۳۶

جو ہپاٹکی چوٹی پر چلائی جاتی ہے۔“

اور مولانا فضل الحق مکی، امام احمد رضا کے تعمق و تفکر اور دلائل و براہین کو دیکھ کر سب سے ساختہ پکارا اٹھتے ہیں :-

(د) الدالة على سمو علوم المؤلف العالم  
العلامة الفهامة الذي هو في الاحيان بمنزلة  
العين في الانسان له

” یہ جوابات بتا رہے ہیں کہ مولف عالم علامہ، فضل قیامت ہے

اور علامہ میں ایسا ہے جیسے بدن میں آنکھ۔“

واقعی مجدد عصر کی حیثیت اپنے اعیان و اقران میں ایسی ہی ہوتی ہے  
جیسے جسم انسان میں آنکھ بلکہ انسان کی مناسبت سے یہ کہا جائے کہ آنکھ کی پتلی  
تو زیادہ مناسب ہوگا۔

اجلہ علماء عرب میں شریفین امام احمد رضا کی جو قدر و منزلت کرتے تھے اس کا  
کچھ اندازہ ان واقعات سے لگایا جاسکتا ہے۔

(ا) مکہ معظمہ میں شیخ الخطباء، کبیر العلماء مولانا شیخ احمد ابوالخیر میرزا دہلوی کی وجہ  
سے امام احمد رضا کے پاس نہ آ سکے چنانچہ انہوں نے یاد فرمایا اور امام احمد رضا  
کی زبانی رسالہ الدولة المکیہ سماعت فرمایا، رخصت ہوتے وقت امام احمد رضا  
نے ان کے زانوئے مبارک کو ماتمہ لگایا تو جیساختہ ارشاد فرمایا :-

انا قبل امر جلیکما انا قبل نعالکم

” ہم آپ کے پیروں کو بوسہ دیں، ہم آپکی جوتیوں کو چومیں۔“  
(ب) مکہ معظمہ میں مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ روانگی سے ایک دن قبل امام احمد رضا



دیکھتا ہوں کہ بڑے بڑے علماء و بزرگ آپ کی طرف دوڑے چلے آتے ہیں اور تعظیم بحال اس نے میں جلدی کر رہے ہیں۔

امام احمد رضا کی محبوبیت اور مرجعیت کا جو اس وقت عالم تھا، اس کے کچھ آثار اب بھی نظر آتے ہیں۔ — آئیے مولانا غلام مصطفیٰ (مدرس مدرسہ عربیہ اشرف العلوم، راجشاہی، بنگلہ دیش) کی زبانی سنیے :-  
(۱) مدرسہ میں حج بیت اللہ شریف کے موقع پر چند رفیقوں کے ساتھ مولانا سید محمد علوی (مکرمہ عظمیٰ) کے در دولت پر حاضر ہوئے، جب اپنا تعارف ان الفاظ میں کرایا :-

نحن تلاميذ تلاميذ اعلیٰ حضرت  
مولانا احمد رضا خان البریلوی رحمتہ  
اللہ علیہ سلمہ

تو سید محمد علوی سر و قد کھڑے ہو گئے اور ایک ایک سے معانقہ و مصافحہ کیا اور پھر فرمایا :-

نحن نعرف بتصنيفاته وتالیفات  
حب علامۃ السنۃ و بغضہ علامۃ البدعۃ سلمہ  
” ہم امام احمد رضا کو ان کی تصانیف اور تالیفات کے ذریعہ  
جانتے ہیں، ان سے محبت سنت کی علامت ہے اور ان سے بغض  
بدعت کی نشانی ہے۔“

(۲) اسی طرح مولانا غلام مصطفیٰ اپنے رفقاء کے ساتھ عمر سیدہ بزرگ علامہ  
شیخ محمد مغربی اکبر آری سے ملے اور ان سے اپنا تعارف کرایا تو وہ بھی اٹھ کر

ایک ایک سے لے کر پورے اور مصافحہ کیا اور فرمایا :-

"حضرت علامہ فاضل بریلوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) میرے بھتیجے

اور میرے دوست تھے، ہم آج بھی ان کے علم و فضل کے مداح ہیں

اور ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں" ۱

(ج) ۸۰ سالہ بزرگ مولانا عبدالرحمن سے ملاقات ہوتی تو انہوں نے

امام احمد رضا کے تبرکات دکھائے جو ان کے پاس محفوظ تھے اور فرمایا :-

"میں اس وقت چھوٹا تھا اور ذی بوش تھا، مجھے اچھی طرح

یاد ہے کہ علمائے عرم شریف جب اعلیٰ حضرت سے ملنے تو ان کی

دست بوسی کرتے اور اتنا احترام فرماتے کہ میں سنا اتنا احترام کسی

ہندوستانی عالم کا نہیں دیکھا" ۲

## امام احمد رضا کے علمی آثار

(۱)

امام احمد رضا تصنیف و تالیف اور تحقیق و تدقیق کے میدان میں معاصرین

متاخرین پر گہرے سبقت لے گئے ہیں، ان کی مختصر سے مختصر تحریر بھی گنجینہ علم و

عرفان ہے، ان کا ہر فتوہ ایک تحقیقی مقالہ کا کم رکھتا ہے، ان کے فتوے (جو

بارہ ضخیم مجلدات پر مشتمل ہیں) اگر ایک ایک کر کے جدید تدوینی تکنیک کے مطابق

مدون کئے جائیں تو اپنے اپنے موضوع پر بہترین تحقیقی مقالات شمار کئے جاسکتے



ہیں جن کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہوئی۔

امام احمد رضا کا ایک فتویٰ مسمیٰ تاجی شرح المطالب فی بحث ابطال (۱۳۱۶ھ) ہے، یہ شکل سے ۵ صفحات پر مشتمل ہوگا مگر اس میں ۳۰ کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے، اس دور میں جبکہ تحقیق کے اعلیٰ معیار قائم ہو چکے ہیں اتنے محقق مقالے میں اس قدر حوالے شاذ ہی نظر آتے ہیں۔

یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ امام احمد رضا نے تحقیق کا یہ اعلیٰ معیار اس وقت قائم کیا جبکہ کم از کم ہندوستان میں ایسی مثالیں نظر نہیں آتیں، امام احمد رضا کی ہر تفصیلت، ہر تالیف، ہر فتویٰ، ہر رسالہ، ہر تحریر اعلیٰ ترین تحقیق کا نمونہ ہے۔  
ان کا وجودِ مسموع و عام اسلام بالخصوص پاک و ہند کے لئے باعثِ فخر ہے۔

(ب)

امام احمد رضا کی کثیر تصانیف ان کی تبحر علمی، قوتِ حافظہ اور سرعتِ تحریر کی مرہونِ منت ہیں۔ تبحر علمی اور قوتِ حافظہ کا حال تو آپ اور پڑھ چکے، سرعتِ تحریر کا یہ حال تھا کہ ایک دو روز کے اندر اندر نہایت اعلیٰ درجہ کے تحقیقی رسالے لکھ لیا کرتے تھے جو عام حالات میں ایک ماہ سے کم مدت میں نہ لکھے جاتیں چنانچہ جب سالانہ میں ۲۸ سوالات پر امام احمد رضا کا فتویٰ علماءِ حرمین کے سامنے پیش ہوا اور ان کو یہ معلوم ہوا کہ یہ صرف دو راتوں کی تخلیق ہے تو وہ حیران رہ گئے چنانچہ مولانا اخوند جان بخاری مجاہدِ حرمین اس فتوے پر تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

الامیری الى هذه العجالة النافعة فانها

وان امکن تحریرها من غیر المؤلف الا لعی

التحریر لکنها مما یستبعد اتہامها فیما

ذکرہ من نہمان قصیر لہ

”کیا اس مفید رسالے کو نہیں دیکھتے، مجال ہے کہ ذکی الطبع اور

ماہر علوم و صنعت (امام احمد رضا) کے علاوہ کوئی نکتہ سکے، مگر یہ بات بعید  
ہے کہ اتنی مختصر مدت میں کوئی ایسا رسالہ مکمل کر سکے۔“

اور اسی رسالے پر کیا منحصر ہے تقریباً ہر تحریر مختصر سے مختصر وقت میں تخلیق کی گئی  
مثلاً الدولة الکبیرہ ساڑھے آٹھ گھنٹے میں مکمل ہوئی اور لفظ الفقیہ  
القائم مدد دن میں مکمل ہوئی۔

(۷۰)

امام احمد رضا کی تصانیف کی تعداد کے بارے میں مختلف زمانوں میں  
مختلف حضرات نے مختلف تعداد لکھی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصانیف  
میں دن بدن اضافہ ہوتا جاتا تھا اور ہر آنے والا لمحہ ایک نئی تصنیف کا  
پیغام لے کر آتا۔ مولانا رحمان علی نے ۳۵۰ء میں اپنی کستاب  
تذکرہ علمائے ہند (فارسی) مرتب کی، اس میں امام احمد رضا کی تصانیف کے  
بارے میں لکھا ہے:-

تصانیف و سوائے تالیف زماں مضاد و پنج مجلد رسدہ اند تہ

س ۲۶ راورد ۲۲ ذی الحجہ ۱۲۳۳ھ

س ۲۱ راورد ۲۳ محرم الحرام ۱۳۲۷ھ

س ۱۸ رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند، مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۳۲ھ، ص ۱۸

نوٹ:- ۳۵۰ء میں امام احمد رضا کے خلیفہ مولوی ظفر الدین دہلوی نے حیاتِ اعلیٰ حضرت مرتب کی  
اس میں مولانا رحمان علی کا ذکر کرتے ہوئے مولانا کے موصوف لکھے ہیں:-

یہ تصنیف تذکرہ علمائے ہند کے علم کے مطابق اس زمانے کی تصانیف میں در حقیقت مختصر

کی تصانیف چھ سو سے زائد ہیں جن کا فصل بیانی حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد دوم میں

آتا ہے۔“

امام احمد رضاؒ نے ۱۳۲۷ھ میں علمائے حرمین کو سنداست اجازت جاری کرنے پہلی اور دوسری سند میں امام احمد رضاؒ نے اپنی تصانیف کی تعداد ۲۰۰ تحریر فرمائی ہے نیز لکھا ہے کہ فتاویٰ العطا یا السبویہ فی الفتاویٰ سے الرضویہ کی سادست جلدیں مکمل ہو چکی ہیں۔

محرم ۱۳۲۷ھ میں امام احمد رضاؒ کے خلیفہ مولوی ظفر الدین رضویؒ نے مولانا عبد المجید آبادی کی گزارش پر ایک رسالہ مرتب کیا تھا جس کا عنوان تھا: **اجل المسدد لتالیفات المجدد (۱۳۲۷ھ)**

یہ رسالہ مطبع حنفیہ، پٹنہ غائباً سند مذکورہ ہی میں شائع ہوا، اس میں سچا علوم و فنون پر امام احمد رضاؒ کی ۳۵۰ تصانیف کا ذکر ہے، جن میں ۱۰۰ عربی ہیں، ۲۷۱ فارسی میں اور ۲۲۳ اردو میں۔

مولوی ظفر الدین رضویؒ نے رسالہ کے آغاز میں یہ صراحت کی ہے:۔  
 ”یہ مجموعہ مع ذیل بعض تالیفات اصحاب و احباب محترم  
 علیہ السلام کا سا طے ہے جن سو تصنیفیں ہیں، میں نہیں کہنا کہ سب  
 اسی قدر ہیں بلکہ یہ صرف وہ ہیں جو اس وقت کے استقرار میں  
 میرے پیش نظر ہیں، فضل خدا سے امید واثق ہے کہ اگر نقص نام  
 اور قلم قدیم و جدیدیتوں پر نظر عام کی جائے تو کمابیش پچاس  
 رسالے اور تکمیل“۔

جب یہ رسالہ دوبارہ ۱۳۹۲ھ میں لاہور سے شائع ہوا تو مولوی محمود احمد قادری (استاد مدرسہ حسن المدارس قدیم، کانپور) نے حکیم محمد موسیٰ امرتسری (صدر مرکزی مجلس فقہاء لاہور) کو لکھا:۔

”مجھے آپ نے پہلے اخبار نہیں فرمایا ورنہ میں محل المحدث کو اہل مفصل  
کرتیتا، اعلیٰ حضرت قبلہ کی تصانیف مطبوعہ کی پوری تعداد خانقاہ برکاتیہ  
مادبرہ شریف (انڈیا) میں محفوظ ہے، مولانا مختار الدین (صدر شعبہ  
عربی ہسٹم یونیورسٹی، علی گڑھ) کے کتب خانے میں کچھ مخطوطات اور  
کچھ مطبوعات ضرور موجود ہیں۔“

۱۹۶۱ء میں ماہنامہ المیزان (بیسویں) کا شاندار امام احمد رضا ممبر  
شائع ہوا، اس میں پچاس سے زیادہ علوم پر امام احمد رضا کی ۵۴۸ کتابوں کے  
نام اور دوسری تفصیلات سامنے آئی ہیں، انہیں تفصیلات کو پاکستان سے  
شائع ہونیوالی ایک ضخیم کتاب التواریخ میں بھی پیش کیا گیا ہے۔  
امام احمد رضا کے شہزادے مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں کے تلمیذ  
رشید رضا مفتی محمد اعجاز ولی قادری دہلوی نے امام احمد رضا کی تصانیف کی تعداد  
۱۰۰۰ لکھی ہے، انہوں نے لکھا ہے :-

صاحب التّصانیف العالیۃ والتالیفات  
البہارۃ الّتی بلغت اعداها فوق  
الالف

اور مولوی محمد احمد دہلوی قادری (تلمیذ ڈاکٹر مختار الدین آزاد ابن مولوی ظفر الدین

۱۔ مکتوب مولانا محمد احمد قادری، مرحوم ۱۵ فروری ۱۹۷۵ء، بنام حکیم محمد موسیٰ اترسری  
۲۔ المیزان (بیسویں) امام احمد رضا نمبر ۱۹۷۵ء/۱۳۹۶ھ ص ۳۰۶-۳۲۳  
۳۔ التواریخ (لاہور) مطبوعہ ۱۳۹۶ھ ص ۳۲۸-۳۳۸

نوٹ: مفتی شجاعت علی قادری نے اپنی تالیف عبد الامام (مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ھ کے ص ۱۹۳،  
۲۰۶ امام احمد رضا کی ۱۶۴ کتابوں کی تفصیلات دی ہیں۔ مستعد

۱۔ مفتی سید بابری: الحق المتقد (۱۴۰۰ھ) مع التلیق امام احمد رضا، المعتمد مستند ۱۴۳۲ھ (مطبوعہ لاہور)  
(ضمیمہ از محمد اعجاز ولی خاں)

رضوی خلیفہ امام احمد رضاؒ نے لکھا ہے :-

” آپ نے گیارہ برس کی عمر میں ہدایۃ النسخ کی شرح لکھی یہ آپ کی پہلی تصنیف ہے، اس کے بعد ایک ہزار کتابیں پچاس موضوعات پر تحریر فرمائیں “ ۱۔

بہر کیف امام احمد رضاؒ کے وصال کے بعد تحقیق سے معلوم ہوا کہ تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے بھی متجاوز ہے، امام احمد رضاؒ کی بہت سی تصانیف نوابک شائع بھی نہیں ہو سکیں، چنانچہ دارالعلوم منظر اسلام (بریلی) میں موجود ۳۴ علوم پر ۲۵۰ قلمی کتابوں کی ایک فہرست ماہنامہ اعلیٰ حضرت (بریلی) میں شائع ہوئی تھی ۲۔ امام احمد رضاؒ کی تصانیف کی ایک جامع فہرست مبارک پور (اعظم گڑھ) انڈیا میں مکمل کی گئی ہے۔ دارالعلوم اشرفیہ کے استاد مولانا محمد حسین اختر اظمی اپنی تالیف میں تحریر فرماتے ہیں :-

” فاضل بریلوی کی تصانیف کی تفصیلی فہرست پوری تحقیق اور تلاش و جستجو کے بعد مولانا عبدالمبین نعمانی صاحب نے مرتب فرمائی ہے جو الجمع الاسلامی (مبارک پور) کے زیر اہتمام منظر عام پر آئیگی “ ۳۔

(۵۱)

امام احمد رضاؒ کی بہت سی کتابیں پاکستان و ہندوستان میں چھپی ہیں مگر زبان عربی میں سیر دست مندرجہ ذیل کتابیں دستیاب ہو سکتی ہیں :-

۱۔ الفضل الموبہی فی معنی اذاحیح الحدیث فرمودہ ہی (۱۳۱۳ھ)، مطبوعہ لاہور ۳۹۴ھ

۲۔ محمد احمد قادری : تذکرہ علماۃ اہلسنت، مطبوعہ کانپور ۱۳۹۷ھ، ص ۲۶

۳۔ ماہنامہ اعلیٰ حضرت (بریلی) شمارے اکتوبر و دسمبر ۱۳۹۷ھ

۴۔ محمد حسین اختر : امام احمد رضاؒ باب علم و دانش کی نظر میں، مطبوعہ لاہور آباد

۳۹۷ھ، حاشیہ، ص ۲۲

(مدرسہ مولانا فقہار احمد قادری)

- ۲۔ فتاویٰ اکرمین برحمتہ اللہ العلیین (۱۳۱۷ھ) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ
  - ۳۔ المستن المعتمد (۱۳۲۰ھ) ، مطبوعہ استانبول ۱۳۹۵ھ
  - ۴۔ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ (۱۳۲۳ھ) ، مطبوعہ کراچی
  - ۵۔ کفل الفقہ الفخام فی احکام قرطاس الدہام (۱۳۲۴ھ) ، مطبوعہ لاہور
  - ۶۔ حاشیہ اکرمین علی تخریج کفر و لعین (۱۳۲۴ھ) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ
  - ۷۔ الاجازۃ المتینۃ لعلام ربکۃ والمدینۃ (۱۳۲۴ھ) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ
  - ۸۔ اجلی الاعلام بان الفتویٰ مطلقاً علی قول الامام ، مطبوعہ استانبول ۱۳۹۹ھ
  - ۹۔ جہاںنار حاشیہ ردالمحتار (ذریعہ طبع ۱۳۲۷ھ) ، حیدرآباد دکن ۱۳۹۹ھ
- زبان عربی میں اہم احمد رضا کی ۲۰۰ کتابوں میں سے یہ چند دستیاب ہیں،  
 آخری کتاب جہاںنار کے بارے میں امام احمد رضا نے لکھا ہے :-  
 اس جوان لوجردت تعلیقاتی من ہوا مشہ  
 ہلفت مجلدین مع ان فیہا ما ہی ایملوات  
 وحو ازمت علی اسفاری او علی فتاوی  
 او تحذیراتی لہ  
 ”مجھے امید ہے کہ اگر انہیں کتاب سے الگ کر دیا جائے تو  
 دو جلدوں سے بڑھ جائیں گے حالانکہ ان میں اپنی دوسری کتابوں،  
 اپنے فتاویٰ اور اپنی تحریرات کا حوالہ دے کر اشارہ است بھی  
 کئے گئے ہیں۔“

مولانا محمد حسین اختر عظمیٰ نے اپنے مکتوب ۱ محرمہ ۱۴۰۶ء اپریل ۱۳۷۹ھ /  
 ۱۹۷۹ء میں یہ خبر دی ہے کہ جہاںنار حیدرآباد دکن میں چھپ رہی ہے، اس میں



شک نہیں کہ یہ حاشیہ قابل مطالعہ ہوگا کیونکہ خود امام احمد رضا نے اس کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے، اس کے علاوہ علامہ عرب نے اس کے مطالعہ کا شوق و ذوق ظاہر کیا ہے جیسا کہ ذکر ہوا۔

## امام احمد رضا پر کام کی فہرست

(۱)

امام احمد رضا کی عظیم اور بے حد غیر شخصیت اس امر کی متقنی ہے کہ عالم اسلام کی جماعت میں اس کی طرف پوری توجہ دی جائے اور محققین مختلف پہلوؤں پر تحقیقی مقالات قلمبند کریں۔ اب تک جو کام ہوا ہے وہ ناکافی ہے۔ اردو میں تو کچھ بھی بہت کچھ ہو گیا، سولی اور انگریزی میں تحقیق و تلاش کی درمیان ضرورت ہے۔ امام احمد رضا کی زندگی میں اور اس کے بعد بھی غیر منقسم ہندوستان کے صوبہ خاں یو۔ پی، بہار، بنگال، پنجاب وغیرہ میں کام ہوتا رہا۔ تقریباً نصف صدی بعد لاہور میں حکیم محمد موسیٰ عسکری کی سرپرستی میں مرکزی مجلس رضا قائم ہوئی، سلسلہ سے اس نے اپنی ساسی کو تیز کر دیا اور امام احمد رضا پر اردو میں بہت سے علمی مقالات شائع کر کے علمی حلقوں میں امام احمد رضا کو متعارف کرایا، سولی اور انگریزی میں بھی ایک دور سلسلے شائع کئے گئے اور ہنوز سلسلہ اشاعت جاری ہے۔ ایک نہایت اہم کام امام احمد رضا کے عمید رشید سید محمد محمد چوہدری کے فرزند ارجمند و جانشین مولانا سید محمد جیلانی (مدیر ماہنامہ المیزان، بی بی) نے ہندوستان میں یہ کیا کہ مارچ ۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۲ء میں ۶۴۲ صفحات پر مشتمل المیزان کا ایک ضخیم امام احمد رضا نمبر شائع کیا جس میں امام احمد رضا کے مختلف پہلوؤں پر مختلف فضلا نے اردو میں ۷۷ مقالات پیش کئے ہیں۔ دوسرا اہم کام

پاکستان میں یہ ہوا کہ امام احمد رضا کے خلیفہ حضرت سید ابوالبرکات سید احمد رحمہ اللہ کی سرپرستی میں قائم ہونے والے علمی ادارے شرکتِ تحقیق لٹریچر (لاہور) نے انوارِ رضا کے نام سے ۷۰ صفحات پر مشتمل ایک عظیم مجموعہ مقالات (۳۹۸) شائع کیا، مقالات کی تعداد ۶۰ ہے، اس کے علاوہ اور حضرات نے بھی کلم کیا ہے، مثلاً پاکستان میں مولانا محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مظہری، مفتی سید شجاعت علی قادری، جناب محمد صادق قصویٰ اور مولانا محمد سرمد احمد چشتی سیالوی نے امام احمد رضا پر اردو میں قابلِ قدر کام کیا ہے، ہندوستان میں مولانا محمد حسین اختر اعظمی اور مولانا افتخار احمد قادری نے بھی کام کیا ہے۔

(ب)

سرہا میں غالباً سب سے پہلے ازبک نوپورسٹی (قاہرہ) کے پروفیسر الشرحی الدین لوالی

۱۵۰۰ ڈکڑہراسد نے امام احمد رضا پر کتا میں کے عنوان سے ایک مقالہ مرتب کیا ہے جو انوارِ رضا (ص ۳۴۹-۳۵۲) میں شامل ہے، اس میں انہوں نے امام احمد رضا سے متعلق بعض مقالوں اور کتابوں کی ایک فہرست پیش کی ہے۔

مستود

(ب) راتہ بھی حیاتِ امام احمد رضا کے عنوان سے ایک مبسوط سوانح مرتب کر رہا ہے اور اس سلسلے میں تقریباً ۵۰ کتب و رسائل اور اخبارات جمع کئے ہیں۔

مستود

۱۵۰ جناب محمد صادق قصویٰ نے خلیفہ علی حضرت کے نام سے دو جلدیں مرتب کی ہیں، اسی طرح مولانا محمد سرمد احمد چشتی سیالوی نے پاکستان و ہندوستان کے شیوخ و فضلاء کے تاثرات کو دو جلدوں میں جمع کیا ہے۔ یہ سارا مواد مرکزی مجلسِ رضا، لاہور میں منتظرِ طباعت ہے۔

۱۵۰ مولانا محمد حسین اختر اعظمی نے امام احمد رضا ۱۰ باب علم و دانش کی نظر میں کے عنوان سے ایک کتاب مرتب کی ہے جو ۱۳۸۷ھ میں انڈیا سے طبع ہو کر مہارک پور (انڈیا) سے شائع ہو گئی ہے، مولانا افتخار احمد قادری نے امام احمد رضا کا رسالہ الفضل المومنی، عربی میں مکتب کیا ہے،

مستود

یہ رسالہ ششماہ میں لاہور سے شائع ہو گیا ہے۔

نے مسکات اہل حدیث ہوسے امام احمد رضا پر ایک وقیع مقالہ لکھا جو مشہور جریہ مقتدر شرق (قاہرہ) کے فروری ۱۹۴۵ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ ————— حمزوی طوڑ پر مفتی محمد اعجاز دلی خاں نے استندالمعتد، مطبوعہ لاہور میں امام احمد رضا کے حالات قلمبند کئے ہیں (ص ۲۶۵، ۲۶۴، ۲۶۳) اسی طرح مولانا محمد عبدالحکیم شرر قادری نے اجلی الاعلام مطبوعہ استانبول ۱۹۴۵ء میں امام احمد رضا کے مختصر حالات لکھے ہیں (ص ۲-۱۲) اور غالباً مولانا افتخار احمد قادری نے بھی امام احمد رضا کے معربہ رسالے الفضل الموعود، مطبوعہ لاہور ۱۹۴۵ء میں بھی کچھ حالات قلمبند کیے ہیں۔ ————— لیکن عربی زبان میں امام احمد رضا پر سب سے اہم کام مفتی سید شجاعت علی قادری نے کیا ہے، انہوں نے مجدد الائمہ کے نام سے ۲۱۸ صفحات پر مشتمل ایک کتاب لکھی ہے جس میں امام احمد رضا کے مختلف پہلوؤں روشنی ڈالی ہے، یہ کتاب ۱۳۹۹ھ میں کراچی سے شائع ہو گئی ہے، موصوف ہی نے ۱۳۹۲ھ سے قبل امام احمد رضا پر عربی میں ایک مقالہ بعنوان الاستاذ احمد رضا خاں بنی الاختیار والاصول تخریر فرمایا تھا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جب امام احمد رضا کی عظیم شخصیت کی طرف نظر جاتی ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ عربی زبان میں ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

مولانا محمد عبدالحکیم اختر شاہجپوری مظہری نے امام احمد رضا کے بعض اردو اور عربی رسالوں کو یکجا کر کے رسائل رضویہ کے نام سے دو جلدوں میں مرتب کیا ہے، یہ دونوں جلدیں بالترتیب ۱۳۹۵ھ اور ۱۳۹۶ھ میں لاہور سے شائع ہو چکی ہیں، مفتی سید شجاعت علی قادری نے بھی امام احمد رضا کے بعض اردو رسائل کو مجموعہ رسائل اعظمیت کے نام سے تین حصوں میں مرتب کیا ہے، یہ نام حصے بالترتیب ۱۳۹۲ھ، ۱۳۹۳ھ اور ۱۳۹۴ھ میں کراچی سے شائع ہو چکے ہیں۔

(۷۰)

انگریزی میں امام احمد رضا پر کچھ زیادہ کام نہیں ہوا، راقم الحروف نے ایک مختصر تحقیقی مقالہ لکھا ہے جو لاہور سے ۱۳۹۵ھ میں شائع ہو گیا ہے۔ ————— مغربی دنیا کو



کیلیفورنیا یونیورسٹی (برکلی، امریکہ) کے شعبہ تاریخ کی فاضلہ ڈاکٹر باربرا ملکات نے ایک تحقیقی مقالہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے :-

THE REFORMIST ULEMA:

MUSLIM RELIGIOUS LEADERSHIP

IN INDIA 1860-1900 (BERKELEY, 1974) .

اس مقالے کے آٹھویں باب میں امام احمد رضا اور آپ کے مسلک کے بارے میں اظہارِ خیال کیا ہے جو ۱۹ صفحات پر پھیلا ہوا ہے، مقالے کا یہ حصہ حکیم محمد موسیٰ ام تسری (صدر مرکزی مجلسِ رضا، لاہور) کی وساطت سے جنوری ۱۹۷۶ء میں راقم کی نظر سے گزرا، فاضلہ موسووفہ نے محنت تو کی ہے مگر ضروری مواد کی کسی کی وجہ سے وہ موضوع کا حق ادا کر سکیں، راقم نے بعض سفارشات لکھ کر بھیجی ہیں امید ہے کہ وہ ان کی روشنی میں اپنے مقالے کے اس حصے میں ضروری ترمیم اضافہ کر لیں گی۔ ————— جناب غلام سرور صاحب (صدر المقتصد الباکستان للدراسة الاسلامیہ، لاہور) نے راقم کو لکھا تھا کہ وہ امام احمد رضا پر انگریزی میں ایک مبسوط مقالہ لکھنا چاہتے ہیں۔

(۵)

ملتِ اسلامیہ اور عالمِ اسلام پر امام احمد رضا کے بے شمار احسانات ہیں خصوصاً دنیائے عرب پر، چودھویں صدی ہجری میں جزیرۃ العرب میں شاید ہی کوئی ایسا عبقری پیدا ہوا ہو جس نے اپنے پیچھے (۸۰۰ فارسی اور اردو کتب و رسائل کے علاوہ ۲۰۰ عربی کتب و رسائل یا دیگر چھوڑے ہوں، ہاں یہ فخر امام احمد رضا کو حاصل ہے۔ ————— وہ ہندی ہوتے ہوئے عربی تھے۔ اگر یہ امام و جزیرۃ العرب میں پیدا ہوتا تو آج اس کی شہرت اقصائے عرب سے نکل کر اقصائے عالم

میں پھیل چکی ہوتی مگر وہ غلام ہندوستان میں پیدا ہوا اور اس کے جہت انگریز علمی کارنامے غلامی کے ماحول میں دب کر رہ گئے، سچ ہے کہ احرار کی قدر و منزلت غلام نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ اب جبکہ مسلمانوں کی بہت سی مملکتیں آزاد ہیں، ملت اسلامیہ کا فرض ہے کہ وہ امام احمد رضا پر تحقیق کر کے ان کے افکار و خیالات سے خود مستفید ہو اور اسے دنیا کے سامنے پیش کرے۔ سب دوست آنا ضروری ہے کہ امام احمد رضا کے علمی ذخائر کے عکس سے کرپاک و ہند کے کتب خانوں میں محفوظ کر لئے جائیں، بلاشبہ یہ ذخیرہ شعبہ ہائے علوم اسلامیہ کے محققین کیلئے ایک نادر تحفہ ثابت ہوگا۔

اے عالمو!، اے دانشورو! اور ماں اے محققو! امام احمد رضا کی روح تم کو پکار رہی ہے۔۔۔۔۔ چلو! بڑھو! اور جو کچھ کرنا ہے، کر گزرو! کہیں ایسا نہ ہو کہ عیسیٰ ذخیرہ انقلابات زمانہ کی نذر ہو جائے اور ہم کھنڈ افسوس ملتے رہ جائیں۔

احقر محمد سعید احمد  
پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج  
مٹھہ، (سندھ)  
پاکستان

۲۱ سجادى الثانیہ سال ۱۴۰۰ھ  
۲۴ اپریل ۱۹۸۰ء







حسین احمد دیربندی دہلوی : سفرنامہ شیخ الہند ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ء

رحمان علی ، مولانا : تذکرہ علمائے ہند (ترجمہ اردو محمد الیوب قادری) ،

مطبوعہ کراچی ۱۳۸۱ء

تذکرہ علمائے ہند (فارسی) ، مطبوعہ بکھنور ۱۳۳۲ء

رشید احمد صدیقی ، پروفیسر : گنجائے گرانمایہ ، مطبوعہ حیدرآباد دکن

سلیمان اشرف ، سید : البین ، مطبوعہ لاہور ۱۳۸۵ء

شرکت جتئیہ : انوارِ رحنا ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ء

شجاعت علی ، سید مفتی : مجدد الامہ ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ء

مجموعہ رسائل ، حصاد دل ، مطبوعہ کراچی

مجموعہ رسائل ، حصہ دوم ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۳ء

مجموعہ رسائل ، حصہ سوم ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ء

حیاتِ علی حضرت (۱۳۵۷ء) ، مطبوعہ کراچی

لجبل المعبود لتالیفات المجدد ، مطبوعہ ٹنڈی ۱۳۸۵ء

انافادات الرضویہ (قلمی) مرتبہ مولوی محمد احمد قادری

نزیہت اکبری طرہ و سبجۃ المسامح والتواضع ، جلد ہفتم ،

مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۹۹ء

سفرنامہ میراجین طبیبین ، مطبوعہ بنگلہ دیش

نوارِ خوشہ شرح شمائل ترمذی شریعت ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ء

جملہ بیرونی اور ترکیب موالات ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۱ء

تذکرہ علمائے ہند (فارسی) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ء

مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ء

عبدی ہمشرق ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ء

نور محمد احمد، پروفیسر : تحریک آزادی ہند اور السواد اعظم، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ء  
 " " " : کلام الام (زقلی، مولد ۱۹۰۸ء)

محمد جیلانی، مولانا سید : المیزان (ام احمد رضا نمبر) مطبوعہ بمبئی ۱۳۹۹ء  
 محمد صادق قسری : غفلت الہی حضرت (زقلی، غزوہ حکیم محمد موسیٰ  
 امرتسری، لاہور)

یسین اختر مصباحی، مولانا، ام احمد رضا اہل علم و دانش کی نظریں، مطبوعہ آباد ۱۳۹۹ء

محمد سیف رضا خاں، مولانا : الطائر الداری لغوات عبدالباری (۱۳۳۹ھ)  
 مطبوعہ بریلی۔

مرید احمد چشتی، مولانا : خیابانِ رضا و جہانِ رضا (ذیر طبع) لاہور

کلام الام  
 لاہور  
 انجمن اعلیٰ لاہور  
 لاہور

امام احمد رضا

اور

علمائے اسلام

# اشاریہ علمائے اسلام

مکملہ

احاطے گرامی تاریخ وین کتب صفحہ

- ۱۔ امجد بن ابی بن السید احمد مفتی مالکیہ
- ۲۔ اسماعیل بن خلیل، حافظ کتب الحرم
- ۳۔ حسین بن محمد، مدرس شریعت مدینہ منورہ
- ۴۔ محمد زکریا شاہ صاحب کی (مخطوطہ مدینہ)
- ۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء ۱۰۸
- ۲۴ شعبان ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء ۱۰۹
- ۲۳ صفر ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء ۱۱۱
- ۲۳ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء ۱۱۲

دارینہ منورہ

- ۵۔ محمد بن محمد بن محمد خیر الساری عباسی مدنی
- ۶۔ شیعہ بن اصطفیٰ
- ۷۔ عبدالقادر علی حسنی خطیب
- ۸۔ عبدالکریم بن التازی بن عازیز التونی
- ۹۔ الامام مدرس حرم نبوی
- ۱۰۔ عبداللہ احمد اسعد المکی لانی حسنی الجبوی
- ۱۱۔ علی بن علی الرحمانی مدرس حرم نبوی
- ۱۲۔ غلام حیدر صاحب مدنی
- ۱۳۔ محمد بن سید الواسع حسنی الادریسی
- ۱۴۔ محمد توفیق الابیانی الانصاری
- ۱۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء ۱۱۲
- ۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء ۱۱۹
- ۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء ۱۱۶
- ۱۱۸
- ۱۳۰
- ۱۲۲
- ۱۲۳
- ۱۳ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء ۱۳۳
- ۱۲۵





- ۲۰۔ محمد عارف بن محمد الدین ابن احمد ..... ۱۵۲۱ء
- اشیر بالکلی۔
- ۲۱۔ محمد عطار، الشیخ ..... ۱۵۵۱ء
- ربیع الثانی ۱۲۲۲ھ / ۱۸۰۷ء
- ۲۲۔ محمد القاسمی، الشیخ، مدرس مدرسہ عثمان ..... ۱۵۷۱ء
- ۲۳۔ محمد یحییٰ لفتی نقشبندی ..... ۱۵۸۱ء
- ۲۴۔ محمد یحییٰ لکتنی، احسنی، مدرس ..... ۱۵۹۱ء
- مدرسہ دارالحدیث۔
- ۲۵۔ مصطفیٰ بن محمد آفتابی لکھنوی ..... ۱۶۱۱ء
- ۲۶۔ شیخ مدرسۃ البدایہ ..... ۱۶۴۱ء

## مصر

- ۳۶۔ ابراہیم المعطی السقا الشافعی ..... ۱۶۸۱ء
- (مدرس جامعہ ازہر - قاہرہ)
- ۳۷۔ عبدالرحمن المدنی المصنوی الحنفی ..... ۱۶۹۱ء
- (مدرس جامعہ ازہر - قاہرہ)

## عراق

- ۳۸۔ محمد سعید بن عبدالقادر قادری نقشبندی

(مدرس اولیٰ مدرسہ حنفیہ بغداد)



# بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي ارسل رسوله محمدًا رحمة للعالمين وظهر على علوم الاولين والاخرين ومنهم  
يعلم الغائبات والغيوب حتى يمس بزنت من ظهر قلبه من الاشياء والربيب على ايدى خلقه  
و محمد واتباعه وتابعيه باحسان الى يوم الدين اما بعد فقد اظفت على الربيب على  
المراتب امانة في افواه القبيصة مولفها غيرة الزمان و ذرية القوت منبه لهم في سبيل  
و ملوكه في ارسيد ولد عدنان جناب خفف سوزنا الشيخ احمد رضا خاتم الدلائل الطرية في  
كل موثق قويهم ويرتفع مع كل فاك انهم فوجدت رسالة محرق تحرير له في قاضية  
على منكرها انو بال والعطف وليس فيها من هذا اهل الافق والربيب من انسا واذيين  
علم الله وحلم رسوله في الغيب اجاز الله مؤلفها بحرير اخيه و شرف في السون من استانه  
يأه ذن بحله العظيم في القاسم من هو الله الربيب في فتح وقامت قلمي به عليه السلام  
وصحبه عظيمين في العالين كتب الغيرة في بولاه الغنى والفقير في بنه الله حمد الله  
خادم فتوى الكاظم

محمد باقر

# فان الله لا يهدي القوم الضالين

مشترى مع محمد باقر

الحمد لله الذي جعلنا من عباده  
الذين هم خير منكم في الدنيا والآخرة  
والذين هم خير منكم في الدنيا والآخرة  
والذين هم خير منكم في الدنيا والآخرة

عن جناب سيدى خاتمة القتها والهدى الحاج على سعة المتعدين سيدنا الحسن  
على الاطلاق والذى ومولانا و... عنكم من نفسى تغنى الله المسلمين  
ومتعنا بجانته وجعله ذراى لىوى والمجاد بجاء سيد العباد صل الله على سيدنا  
بعدلهم ابدنا ايمهم واقرضنا فداكم بعد تقبيلها طاب...  
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته او لا السؤال عن الشهادة الحبيبة ان الله على كل  
بجاه سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم سيد البرية ثانيا سيد الفريز فاروق والطلب بغيره  
بذلك ولكن بعد حلم ليام بل من منة في نفسى مقدما الرجوع المبكر ثانيا مقدما على  
الذهاب الى مكة ثم غير ان ذهابي قد صار ضروريا وخوفا من الله ان يسألني عن  
ذلك لاني اعلم يقينا ان الواجب وان ذهابي الى مكة واخاف عليهم حفظها من كون  
سؤالي لا يغني عنكم والا كنت رزمت عتابة اني ان جعلت وسفلا وسفلا استغنى  
ذلك وهذا الفقير وصلت... الجمعة قريبا الصلاة ووجدتها الساجدة  
في الزمان وقد جاء الى المحطة الى... سنة عربيا ليلا حسب ما ذكرت له في تلغرافي  
من مكة اني انا في دار وكنت اقول ان اهله يابيت سائوا ووزن المسمى بغيري ان الله  
اخرجهم من البيت رزما... في فصل في من ذى تائم وقلت انفسى ما...  
على الناس اني كل موضع تكويجا... والى عانت اعلم ذلك وانرجل بين...  
ينام ملى وياكل وهو اولاده وقائون بما لا مزيد عليه من... وسؤال الخاطر  
في كل حين وان فجزء منه... افصح في جميع مشواه اعلا الجنان ويا موري قد رايته  
في اصيل يقوم... بنام نحو ساعتين ثم يحيى الليلة الجامعة بالصلاة والتملا ثم يات  
الصبح وينام الى الساعة اربعة في نايح ما هو فيه من لثمة اذ شاع وسعة النجار لكن  
علمه رجال لا يلبس... ولا يلبس من ذكره كسلة عرشه... ولا يلبس ويرضاه







بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله  
وآله أجمعين

أما بعد فإني فضيلة سيدنا أبو ستاد المقيم الشيخ محمد زعيم الله عز وجل  
السلام عليه وآله وصحبه أجمعين عرضا أخذنا أو لا تلقوا  
وثاني تلقوا فبخصم الدولة الملكية وقال فضيلة الأستاذ الشيخ  
عبد الحميد أفندي الخطار أرسلها إلى فضيلة المفتي أفندي لورجل  
أن يقرض عليها وإن شاء الله تعالى قريبا يا أحمد ما يعطينا  
يا أحمد وأرسلها لكم مع بلوغ سلامنا إلى من يلوف بحنايا ومن  
عند حضرة شيخنا وروية الشيخ محمد تاج الدين أفندي  
ومضة الشيخ عبد الحميد أفندي الخطار به علم السلام  
بسم الله الرحمن الرحيم



بسم الله الرحمن الرحيم ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

الحمد لله رب العالمين القاهر القوى المتيقن القامح لجيش الضلالة المستغنيين  
 بالعلماء العالمين الذين حازوا نصب السبق في كل وقت وحين الحادين من ضل لغم السقيم  
 الى الصراط المستقيم بادلة واهوية كما في نوس ينقش بها الفكر ويحكي بها النفوس  
 والصلوة والسلام على سيرة نائمة الرعدة المشرقة شمسا في كل زمان وعلى اهلها  
 السادة الاغنيان صلاة وسلافا دائمين نستمنح بها الحفظ والامان ايا بعد  
 اعلم ان معرفة الحقيقة الحميدة قد عجز عنها سائر البرية وقد ورد عنه صلى الله عليه وسلم  
 انه قال يا ابا بكر والذي بعثني بالحق بشيرا لم يعلم به حقيقة خبري ولما اتى به تا  
 اذ ليس القوي رضي الله تعالى عنه لا صاحب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ما رايتهم من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
 الا لانه قالوا لا ابن ابي قحافة فقال دلائل ابن ابي قحافة وقد قال الشيخ ابو الحسن  
 انشا زلي رضي الله تعالى عنه قد اذ ليس في الله تعالى انه ان عليا رضي الله تعالى عنه كان  
 مقامه ادرك فخر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وعثمان رضي الله تعالى عنه كان مقامه  
 ادرك قلبه صلى الله تعالى عليه وسلم وعمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه كان مقامه ادرك عقله صلى الله تعالى عليه وسلم  
 وابو بكر رضي الله تعالى عنه كان مقامه ادرك رده صلى الله تعالى عليه وسلم وحقيقة صلى الله تعالى عليه وسلم  
 الر المكنون لا يطلع عليه الا الله تعالى وقد قال الامام ابو حنيفة في النظر اليه صلى الله تعالى  
 حقيقة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يربط من سرار الحق تعالى لا يطلع عليه في هذه الدار  
 سوى الرب وقد كشفه احد غيره فوالى ناسي ترسل دنه ملك عرب اذ حقيقة من المكنون  
 والله اعلم بالصواب الذي هو الحق والصدق والبرهان والهدى والرشاد والنجاة والبركة

وهو الذي عبرت أديس القرني بالظلال ثم ان المؤمنين يتفاوتون في ادراككم لكل  
 ادرك من ذلك بحسب قربه من الله تعالى فليعلم ان عظم الناس ادراكا الخلفاء  
 الاربعه رضي الله تعالى عنهم ابو بكر وعمر وعثمان وعلي كما هم اشد الناس قربا من الله تعالى  
 لكن لما اختلف مقاماتهم اختلف ادراككم فكل ذي مقام ادرك منه صل الله تعالى عليه وسلم  
 حقيقة توافق مقامه كيف وادراج العلماء وادراجهم من الانبياء والمرسلين  
 وجميع عباد الله الصالحين تنطبق مع صل الله تعالى عليه وسلم العلم والحكمة والعارف الربانية  
 والاسرار المكتوبة ولهذا سمي برؤس على الله تعالى صل الله تعالى عليه وسلم والادراج فكل ما يرد على الظن  
 من التفرقات العرفانية والشيخ الاحمدية مذكور في صل الله تعالى عليه وسلم اذ هو العادي  
 والهدى لكل من اخذ به وفي غيره من الهداية في فروجه على ما في ذلك لتعدي  
 الى صراط مستقيم وغاية نبينا صل الله تعالى عليه وسلم جميع انبياء والمرسلين مستندون  
 من روجه صل الله تعالى عليه وسلم اذ هو قطب الارباب هو صل الله تعالى عليه وسلم هو في جميع الناس اخرها

محمد من المولى بغير توسط : يا محمد الوري جملة الغيرة  
 تاديبه يا خير النسيم والبط : علينا من الغيظ العجيب المود

حفظكم حال الرجاء عنكم

انما شئت هذا ما يعلم ان الوهابية قوم جاحلون بحكم الحق خافلون فانهم يقال في حقهم  
 ولا على مشايخهم اخطاء ثم اني قد اطلعت على الرسالة المسماة بالدولة المليحة  
 فانما انما هي في ذات القدر والقدرة فاليك المستاذ الفاضل الشيخ احمد رضا

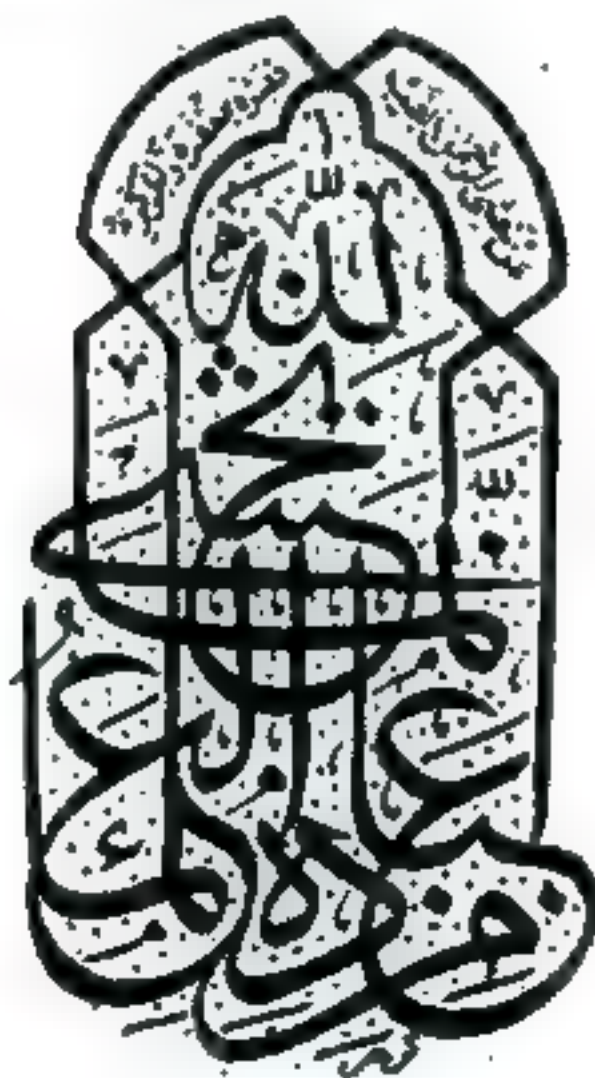
الحنفى القادرى فانه قد بين فيها ما يزيل الالام ويزهق السم من روع  
 المنافقين وفتح الجاحدين فجزاه الله تعالى خيرا جزاء وبقاه فى جوارهم  
 سيقا مسلولا و صلى الله تعالى على سيدنا محمد الطاهر لما اخلق ولما مات لما سبق  
 ناصر الحق بالحق وعلى آله وصحبه وسلم

العبد الحقير احمد بن محمد بن محمد خير

السنارى منشأ والعباسى نسباً

والله فى اعانة تحريراني ٥

من شهر جمادى الاخرى سنة ١٣٣٠ هـ بمكة المكرمة



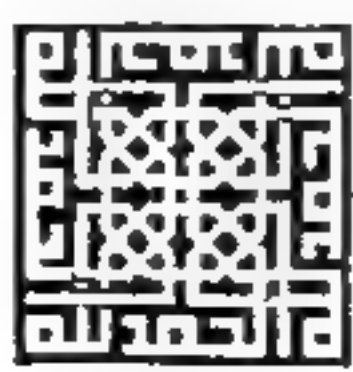








بسم الله والحمد لله والصلاة والسلام على أشرف خلقه الله وعلى الوصي محمد وميراثه أما بعد فيقول العبد  
 لربه والفقيه الرب الداعي إلى سبيله والجامع عليه المهكبة السيد محمد به سبدي ونوراني العالم العاقل المرحوم المرحوم  
 السيد الشريف الحاج محمد اسعد افندي به الرحوم البرز السيد الشريف محمد فاعانته أفندي به الرحوم الشريف  
 السيد عبد الرزاق افندي الجبالي نقيب السادة الشرفاء وفتي الاسلام وشيخ السجادة والفقار به به  
 تمام الفصل نسب الشريف الطاهر بمفرده به سلطان الدولة سنا عبد القادر رضي الله عنهما  
 (عجله وسبيلنا محمد المحيى الوعظ بالله بكومه وسبيلنا إلى الله لك قد كملت الطرف ومصرمت النظر وظل  
 رغبة الرسالة المحمودة على نفائس الدرر المبكرة البهية السجدة بالدولة المكية فحصل في تمام السور ودعوت  
 للزلف بمظلم الجهور ارتفاع المحيى يوم النور ربانه يحمده الله عز وجل برحمته رحيم عليه سابع نعم  
 ويجعل حياته الرضا والقبول ويهدي إلى الهدى والوصول إليه أما وصف تلك الرسالة المعية فانها بمنزلة  
 شتية عن المتع والقلوب المحيى ولذلك غرقت عن الرضا بها صفها وطوبى من كسها اذا انظر  
 الفضل والبيعة كثيرة وزنا بانه من الحق به وجهه به بقي علينا بين وهو نكر فضل المولى سلام الله وانه  
 رحمة ورضاه فهذا انما هو مشهور بالعباد به مشهور من اجل الفضل به فانه وانه وقد تفرقت في سبيله  
 طائفة الطيبة بالرحمة العالمية الصالحية المتعارفة الصالحة ولما بالطوبى إلى اجتماع وعرف فوصاه إلى بأحبه عليه  
 واكمل وصف ولما شرع في حاله به عهده به ليد الفجار واخذ من مودته به سلطانه بالانبياء لم يبق  
 كعبته الله الغريب المحيى لانه احب المحيى به حبيب وهذا حب خالص لوجه الله الكريم حصل بالسمع  
 قبل حصول الاجتماع وقد تقوم مقام العبد (عبات الانا) والحقبة تصد قبل العبد في بعض الاعمال  
 ولما ربه بما اخبره هناك الفجاءة النصارى انه المصراة اعني السيد محمد علي والشيخ كريم الله ونقرا  
 المولى لما فيه صلاح الدين والدين وما يرب خبها تصديقا وبؤر شهادتها تحقيقا انه اكمل سيرة  
 يدل على السيرة وانما هذا المولى المزمع على علمه الفزير بفضل الكثير ولما به اخصامه علوا  
 وانصفا ولقد ربه المحيى الشفع عرفوا لاسمهم الاسلام والالتقاء والذوق بالاعمال  
 عليه ولما انتقاد كنه ما الذي برهن من قوم اخطوا محبة سبهم وغيرهم وغفلوا ولما به العظيم من هو اعظم  
 العظيم فطر بل هو عليه رآه افضل الصلوات واكثر التسليمات ليدبر اخذ أبي هل عجله وبخاطب كذا محيى  
 (جرونت فوم عليه فاعني واخو اعلم ربه الغضاء) ولعمري لم يوزع به هاتوا الدوام حلول اليأس والافتقار  
 للاطلاع عليه واكمل صفة وسلام صفر عه الزلزال قبل للعدوات كريم مليم بالموحبه رؤف رحيم  
 عليه على خلقه الله موموعه دعا له آذره بقوله اللهم اخذ قوم فانهم من ماله فزجوه الله ليوذره الدوام  
 بكمه رافته رحمة عليه ربه اجمل الصلوة والسلام التوبة والرفاة على كلياته ولزمه الذوب مع به هو السبيل لول  
 شانه تقادهم به الشقاوة إلى السعادة ومه الجيم إلى الجنان واما انت ايها العالم الفاضل فلان على قوم انك



بالخطيئة واللوم فقد كذبهم بحسبهم مخبرا النضر والعيان . وشتا هذه الرجعة والانتباه . . . حينئذ أراد أن  
 عار يامة العيب والتعبد . والله للهبت واليه . فخصت على رعدة القدر في الدنيا . ونبذة الزهر في الدنيا  
 وعلى المنزلة والدرجة عند الولي . وكان ما فعلوه على نهرتك اقوى دليل . وكرامة لك قد يولدك . . . قيل يا اي  
 (واذا اراد الله نهره عبده بكافته له اعداؤه انهارا) وكيفلا (ومع نكره برسول الله صلى الله عليه وسلم  
 الدس في اجارها تخم) الا جوابه تكلمه مظهرا لمر قوله صلى الله عليه وسلم (روح القدس مع صبي  
 ما نافي عنه رسول الله) والله يؤميك الله تعالى بروح القدس ايضا ما نافي عنه . . . (والله لا  
 عه اوليا الله . ودرخت على الاضداد منصول . وبعبارة المنية منقورا . وسبق الفضة بك  
 مستحقة فاستردوا . رعلم الهداية على راسك منقورا بجاه صاحب الرسالة . وجرى زينة معه الولي  
 والله لوله . والفائز بها بالوصال ما عطي ان نظرها الشريف . وعلى في ريك جميعهم تليهم والطريف  
 والحنين بالترفيه لحنه هذا الختام الربيع العالي . واقول هذا بكيفك . . . (والله لا يملكه الا الله)  
 ما قال (معه رمة اجرت فوالد . به طبعه كل كمال . فيستغنى به عنه كل شيء . وهل به بعد برى نال)  
 هذا ولعلك تتصل ايها الفاضل به شيء . فبما يملك وانت برين منه . وهو القول بنسب  
 علم العالم مع علم الفلوسفة . فلهذا اثبت في الامم . البديهي بالعلوم ضرورة لكل انسان . ان  
 بالنسبة لبلادك فبلادك تدعك بالخطر . فبالنفس في الفاعل فكيف يأتي الله بصفاته  
 انه يكتب كتاب الدجيرة في جواب . او برهنه في طبعك . فما هذا منه عمت فيه الانا شاعره فساد نفسه  
 حبال . والله به قال (ان الباطل لبلادكم . ابرر نور الحق نورنا . جاء الله وزجعه الباطل به الباطل كانه زهوقا  
 ورمها اراد اهل الباطل اخفاء الحق . واصعاد فانه الحق عز وجل له نور . وانصر وهانفه غنم كل من يقول الحق  
 الحق نور ليس تحت ضوء عتم . وروى طوي هذه سائر تخفية او هام الامم . وصوت  
 (انها هم بننا الحقيقة ظاهر . نزارف الدنيا روية الحق وال . جبار نصره ونصر الناصر  
 ) ويقول (راعي حق الجبار لك . ابرار لا تتردد في طبعه . فلهذا اثبت في الفلوسفة الحق غلبت  
 ) (ويشفي الحق اربك قادر) والله رب العالمين . كنه على ردة الله تعالى بطيئة الطيعة الصالحة  
 مدة زيارة الجدة اعظم سببه لا نداء من جدهم  
 الفقير عبد الله محمد احمد بن محمد بن الحسين المحمدي  
 قال في غنم ورقه بقائه وحنه



## بسم الله الرحمن الرحيم

حمد لمن اظن شهوس العرفان في بجان راعل بلويان وجلي واسلم على سره الجامع  
ودوره اللامع وآله والوهاب الى يوم الزرع والآخرة ومعد من الله سبحانه ونقد  
عليه بالملامح على الرسالة الفريضة والحقه فليعيد المساعة بالدولة الخفية بالمادة الغيبية  
في الابرار على الوهابية والرفق العارفة في الظلم لما زين سعة غايه عليه الفلوة والسلام  
المعالم المأرسة والحق الفريضة معدن الفريضة والبراهمة اجلاء علماء اهل السنة والجماعة  
بسم الابناء والبنات مولودا وراثة انا بشيخ احمد ضاحا ادام الله الفزع به  
وملوه سدي الزيام بحركة طه عليه السلام والآدم فوجدنا شافية كافيه جامعة  
ويجب تدلي على خزانة علمه بالديار البرية وراية من اكار علماء السنة الاعلام  
بسم الله به وطلبه بولفاته وديارنا علينا وعلى المسلمين من دعائه وبركاته ما  
تروك قولنا لقال في الاصولنا الخصال عليه ربه وعلقت سورنا مطالعت ايها المؤلف الشريف  
دعنا الفخر المنيف

ما ذا اقول وابتيدي في وصفه الروحانيات يتبع فقلوبه به فلو  
يحتاج للذخيرة المطير اسرت به كل العلوم بقلوبنا اليوم الاسير  
تقنا له بين الكواكب روضة فواغديس هانذا المؤلف المنيف  
من كل مائدة عمير ولقد احلت فداح فكره في الطروس ليستنير  
ومجده الذي شين فهو مفقود النظيف يحكي عن كتب الخصال من قبل المؤلف  
للهد يولف وله التناجيم الفقيه سبقت الاول سبقت ورجا وما شق الله الكبير  
ولقد اباد جبرش تغليل بهان منير فقيرت البارح منه ومالهم نصير  
لديب في ان الارحام لفرقة الحق النعيم هذا العري منه من شدة الرسل البشير  
عليه وجدا والاول والحب القدير وانظر مطالعت له تاخيخا سن لا نظير  
كتبه للجامع من الديار الفريضة في يوم فريضة الفقيه على طهره  
خاتم من الله  
يوم الزرع





بسم الله الرحمن الرحيم

خبر الله يا الله يا من علم الانسنة ما لم يعلم تعلما ويا من خاطب حبيبه  
بقوله وعظمت ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك مغظيا اللهم صل وسلم  
على سيدنا محمد الذي جعلته سيد من الملقين على غيبك وامامهم وعلى آله  
وصحبه طاه اهل السنة والجماعة والتابعين لهم باحسان الى قيام الساعة  
امامهم فقه اطلعت على الرسالة الحسنة بالدولة الحكيمة للعالم المعظمة الشيخ ابو  
رضا عاتق علماء الله بار الهندية ووالدته بجوارق مدينته سيد البرية  
سنة ١٢٣١ من الهجرة النبوية على صاحبها افضل الصلاة واكبر التحية فاجتهدت  
تلك الرسالة اجابا ما عليه من مزيد فسيحان الله الذي يوفق الحكمة من يشاء  
ويريد ولا غرور فكم له من عباد يصنعون في الارض ويزيلون عنها الفساد  
فخط الله خطه في غير فتاد وجراء احسن الجزاء سيد افاد واجاد واتى بالمراد  
وفرح بذلك لاهل السنة الفؤاد وكدر بذلك قلوب اهل الظلالة الفساد  
وبالحمد اقرت قد لادلت عليه الثقة في الاخبار بمؤلفيات قد وضع كثيرا لبعض الاولياء  
والمطربين بما باللك بسيد الانبياء والمرسلين فقه الخبر بعض المضيفات بسيد  
الوالد السيد طبع الولي الشهير الذي كرامته تمل اقتال وبعد عندنا سكررة اغت شهرتها  
عن التعبير موقع الامر كما قال محمد بن معالي ومن جملة ذلك انه اخبر وصيه صحيح الله  
الله يوم من بعد ايام قليلة وان زوجته عمت بانث وقد كان له ظاهريه زفره ولم يلق  
له انثى قط فمات بغير ذلك الا خيار فضل ولادتها = عتب ان يظهر ذكر الله  
وكان الحمل ان ذلك نحو شهرين فبعد نحو سبعة اشهر من مدته وضعت انثى كما قال رحمه  
الله رحمة وسعة وقدر في الجاوة يزاري من سائر الاقطار وله الى اليوم كرامات  
ظاهرة فقل ذلك وضع كثيرا الاولياء فاعظمت بسيد الاوليين والاقرين فام طواه  
عليه وسلم لم ينقل من هذه المداير الا بعد ان اطلعه الله حق على الحق قال ابراهيم  
فيما جرد شجرة الجردة انه لم يخرج من الله عليه وسلم من الدنيا الا بعد انه اعلم  
الله تعالى بهذه الامور الخمسة  
قاله جلا وكتبه غلام خادم العلم الشريف  
بالرم الحكي المنيق السيد محمد ابن  
السيد دليم الحسيني الازدي  
تحريرا بالدينة المحمدية في شهر جمادى  
الثانية ١٢٣١ سنة

المراد



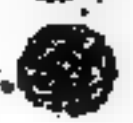
محمد

علي طاهر دفر



نخص بالعلم فلا يصح صرفه لغير ذاته فخصوا أهل السنة بحكمة عدد <sup>علمهم</sup>  
صحة العلم فنقوا هذا الخريف والارواح وانما هو ايضا برأيههم  
لهذه الاشكال ويبنوا ان استقامت المؤامرة صلى الله عليه وسلم  
محول على طلب شفاعته العظمى والتوسل بحبابه الا على الله والى الله صلى  
عليه وآله وفاته كذا في جهال حياته وهو صلى الله عليه وسلم لم ير  
ما ملاه الله تعالى من اوصاف وهبات اذ جده وجهه كونه  
مقبول الشفاعه بحاجته السوأل فالد المعطى وهو صلى الله عليه وسلم  
القاسم الذي يقسم ما بينكم تعالى لعباده من النوال ولما له من عظمة  
مودة عليهم في بصره الوحي المكنون صاحب هذه الرسالة التي تصف  
في الحجم وكبرت في العلم فخرى الله مؤلفنا خير اجتهاد <sup>هذا واسبق</sup>  
العلماء في دار اجزاء فانه احب اليه واحب اليه <sup>واي بابيه</sup> وشركه  
التقوى يا بيم علم المخلوق والخاله ومضى به سرهم فاصاب كماله  
فاكراته انكسر وتبعه مؤداه ونواله وباء الله  
لنا في امثال من العبد والفقير الذي يتخلوه هذا العلم فيقوله  
عنه تحريف الغالين والجاهل الجاهلين وتاويل اهل الجاهل  
وجهد تحت نظر محققين في المسئلة عليه وعلى آله وصحبه  
افضل صلواته رب العالمين آمين

الفقيه الا  
مجتهد  
الشيخ  
المرجع



من تفتحه ليعرف

(المسحاة الدولة المكية للبارد لعيسى)

هذا راجع من هذا المؤلف الفضل ان  
 رعايته فأننا مرجع القبول  
 من خلع المحبة هذا الرسول (صلى الله عليه وسلم)

وي  
 محبة الدولة  
 القضاء  
 المجاد والمجربة





يقول الفقير الى مولاه يعقوب بن حبيب الخدم العظم الشريفي بالمرح الشريفي النبوي  
 هذيان رؤية منامية رايها ليلة اطلاق على كتاب الدولة المكية والمادة الفية  
 هو ان بعد قرائتي لخطبة الكتاب المذكور عنت فرايت السراء قد انقضت ورأيت ونشأ  
 كتابة من نور وعروفي الكتابة وعناية العظم في كل انظر عظيم وكنت عيشة مع  
 مستوحض ان ذلك سرية هذا المعنى لهذا الكتاب بعد تمام الطالعة شرعت في كتابة  
 بعض كلمات من حال بعض ما يجب لمؤلف هذا الكتاب فرايت في تلك الليلة من احد  
 ابواب الحجرة المظهرة المسمى باب النبوة قد فتحة هذا الموضع فدخلت بعض الناس من  
 ودخلت معهم وانا قاصد لزيارة عم الحبيب بننا حجرة من الله ورسوله ثم اني  
 رأيت قصبة فوق الجدار فاستهنا ما فاستثقت للشرب من هذه ثم توقفت عندهم حتى  
 استاذن ثم تذكرت شرب النبي صلى الله عليه وسلم من القصبة الشراها على البير  
 حين رجوعه من المعراج بغير اذن فتناولتها فوجدتها مملوءة لبنا خالصا فشربت  
 حتى رويت والقيت بها ما فضل مني واذا في واقعة عند باب التوبين المتقدم  
 ذكره وكتاب الدولة المكية فوق صدرى ضام عليه يدوت ثم افقت من  
 النوم وهزمت بان هذا الكتاب له شأن عظيم ومحسوس بعند رسول الله  
 صلى الله تعالى عليه وسلم







بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله

الحمد لله الذي علم بيننا ما لم يعلم فصار من علومه علم اللوح

والقلم فصلى الله عليه وعلى اله وذوهم وبعد فقد طالعت

الرسالة الرائقة والجمالة الفائقة اغربها الدولة

المكية بالمادة الغيبية لوحيد دهره وفريد عصره

علامة الزمان مولانا الحاج احمد رضا خان ادام الله

فيوضه على الراغبين ونفع بعلومه الطالبين عند الفاضل

المحترم الماجد المكرم محسن في الله محمد كريم الله بلفه الله الى

غاية ما يتمناه فقد اتى فيها بما يشفى العليل ويروى الغليل

دقق فيها مسألة علم الغيب وحقق بالاشك فيه ولا ريب

واستبان منها ان ما نسب اليه من القول يتساوى علم سيد الخلق

صلوات الله عليه يعلم الخالق لعلم فهو كذب وبهتان

عظيم فاحسن الله سبحانه جزاءه في الدارين ورفع

مدارجه في الكونين <sup>كتبه محمد بن حسن</sup> <sup>أمره الدار السنية</sup> <sup>في المدينة المنورة</sup> <sup>على صاحبها ألف صلاة وسلم</sup> <sup>في ١٥ ربيع الأول ١٣٢٤</sup>

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل  
العلم منارة للهدى  
والدين لله وحده  
والصلاة والسلام  
على من لا نبي بعده  
وبعد



## بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين سيدي محمد باقر الجليلي والعاية المتقين  
 ولعمري إننا لا نعلم الظالمين وجه لا تشرفت بالرسالة المسماة بالجلالة الملكية في العلوم الخفية لمواهب العترة  
 العلوية الأكبر حمزة الخاتمة للأشهر من ذراع علم وفنل شاع وتشتت آثارها جوامع نظر ونشر ما لا يزال <sup>مستوعب</sup>  
 العارف بأمره الرال عليه في كل زمان ومكان الشيخ سميح أحمد خاتون محبت مسافر ودارت محفوظته باللفظ  
 والرقابة والحنانية معاليه وسرحت الطرف في جوامع الفاظ مبانيها واجلت الفكر في ازهار رايض معانيها من  
 الغيت درر فرايب حاريفة البيان قايقة الانقان وغرر نوادر حافي من الحق الاذعان ياتية الاصول والقرائن  
 متوجزة بالدلائل القرآنية المحرمة المأثورة والحدوث النبوية العجيبة الساطعة والبراهين العقلية الجلية البراهين  
 ماسورة لجل الخواصية الخامسة المبالغة دافعة لصفقتهم الباهرة الخامسة الخامسة المبالغة دافعة من  
 لاهوت علوم غير البرية بر فضل حصدة وازكي الحق متحرك بقية محل السنة السنية التي من اشك به  
 نقدا استحك بالعودة الوثوق والمساواة له برية وقار بالتمتع القويم الذي لا يورث غير واعتم يحمل الله القوى المتقين  
 الذي لا شبهة تنزيه ولا يحل على كل ذي معيرة حميدة السيرة من السيرة من عترة سادة بلاء اخذ وخل  
 جيبه العلم على سائر انبيائه ورسله ونحو ذلك وجميع خلق جود ونفسيه فارغ غير الكلمات العظمى التي لا غنى لها  
 طبع به الى انوار الخفيات والمشكلات العليا التي لا يمكن التعبير عنها لجلد يحمل الله نفس الكمال والجمال  
 وتوجه بتاج الحبيبة والحمد لله لا يصل عن مشاهد سناء المجرودات ومجانب الكمال المكنون وخلق عليه  
 خلق لا شمار ولا كبر ولا رقى وزادوا شرفا بغير افعال وسوف يملك بك فرحى وكشف وخطايا الرموز  
 وخطايا الكون من العلوم القرآنية والآخرة والآثار الغيبية والوحي والاسماء والاسماء والاسماء

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله العليم بما ظهر وما بطن علام الغيوب بالعلی صفت  
والمستكن والوطن المنزه عن البهية والسفلية تاصرت عليه توفيق وخاذل من مؤثر  
مستقيم ولا صاحب لم اد القدر من غدير والصلاة والسلام على سيدنا محمد منيع  
الخير والنعمة ومظهر الحقائق الانسانية والاسرار الربانية ومعدن العلوم الفسيحة  
وتقوى التجليات الشجانية سيد البشر من الانبياء والملائكة المقربين الذي  
خبر الله به النبيين والمؤمنين وارسله بالهدى ودين الحق اخافه الحق الى يوم الدين  
ولا ظلمه على معون الغيوب وحطرات التلوين وورثكم الارض من ربه مشارفها  
ومخاضها واربعه منقوش السهول والبراري وفضلهم على كل شيء من عروق اكل  
الجنة واهل النار حفر طين عليه ذنوب امتهم انما لها كسفا وسيفها حق العداة  
بينها الرجل من الامم كذا اختار يد الواسع الانوار فهو ما الله عليه وسلم اعلم  
والاولين والآخرين فاض من علومه ومعارفه على العالمين فقد ظلت على بيوت  
عقبت من شجرة من ثمرات الجنة فبقيا من ثمرتها وما تترك الا اولاد الانبياء  
وقال صلى الله عليه وسلم لا يورثون الا ما يورثون فقال انما يورثونه التلوين  
يا ثقاتنا راد اعلموا كليات الباب وقال بعض ائمة الهدى  
فقد زاد في بيت الله زاد علمه ويا من علمه من العلم  
تسابق على الامم فظهرت في كل زمان ومكان من مشي  
ما تترك من فضل كل كلمة على من علمه من العلم ويا من علمه من العلم  
وما اوتيتم من العلم الا قليلا فقل الله وسلم عليه وعلى آله واصولهم واصحابه  
تجوهر الهدى وعلى وارثه القامتين بقصود دينه وسريته المزيكية لشهد  
الفضل والهدى اما بعد فقد اطلعت على هذه الرسالة المسماة بالادلة الحكيمة  
بالادلة الفسيحة فوجدتها متينة ودولة لقلب لعل الحق والستة والجماعة حاسمة  
لآب قوت الشيطان الرجيم في القلوب والاعمال لا سيما في عالم من لفتا عن الاسلام  
عالم المسلمين احسن اليه من جنته في الارض من جنته في الآخرة لا سيما في عالم من لفتا عن الاسلام  
مميزة اطلعت على علمه وسلم على الغيوب التي قام بها الفتنة الكبرى في عالم من لفتا عن الاسلام  
البار من حاربت عاتقهم من ربيهم النصارى امام الامة الجدة لهدى الامم فقل الله  
دينه الموحى كسور قلوبها ونفيتها التي بعد من حاربت نسله الله في الارض  
القبول والرضوان وصاحبه في العلم والهدى هذا العلم  
بالتبني نبأه العليم الاعظم  
والتي انبأنا الكتاب الاحكام  
لانها طه الرسول اليه تخف  
ويجود التزيين فهو الامم  
حق القريب هو الامم الاقام  
وبدأ اقوده القريب لا علم  
وقد الك الروح النقي الا علم  
وله الاخاطة والكمال الاستم

بالواجبات وبالجمال ومهكت  
وعلمهم كل العالمين انما انفسهم  
وعلمهم من اجتناب شرايع  
بعثهم على القيب فخصهم بخصا  
وعلمهم جميع العالمين كنقطة  
فضل النبوة من فضل الانبياء  
فضل العلية من فضل المتقي  
ودنيت قوم ينالون المعزة  
اذ انعموا على القبول اجتناب  
ورد الكتاب به فامتن تسلم  
فراحت بذاتك الحديث كعلم  
منعوا التوسل بالمشيخ في الورد  
قد حقر وارثا الله بفضله  
قد علم السبلان اجهل ما وضع  
بالحفظ والايها فاحش يدع  
والصغير فافترت والاسى بجاني  
الى الله الذي يرد بردهم على  
بالمصلاة على الرسول المحمدي  
وبذلك انما بعد القرية عالمه  
كتبه بخطه موسى بن الشافعي  
الحديث حريه مرة في رايه  
منسوبة من المعزة بنبريه الشريف

منطق علم الاله الا عظم  
لا يستقر العلم القدير الا بحكم  
وماروق فيض الاله الارحم  
ملك السماء وكذا النبي الاعظم  
من بحر علم الله فهو الاعم  
بل ذاك فضل الله رب الاكرم  
صدق بذاته وهو الطريق الى السلام  
تبعوا الهوى به الظلال الا ظلم  
ولم ترضي خسران الجوارح  
فهو الصراط المستقيم الا فوم  
وكذا الشرايع الباطنية الا حرم  
ضل الجهول هو القوي الى حرم  
بظلمهم حق العذاب الى حرم  
قوت الرجيم هو اللعن الى حرم  
وسعادة الدارين انت الاكرم  
للمذنب السامع انت الارحم  
والمؤمنين فانت زه الاعم  
والانبياء السلام لا دوم  
واسوله والصوت غير الخفى  
بالاثر الذي الاحمدى الدردري  
منسوبة من المعزة بنبريه الشريف



Handwritten signature or calligraphic text, possibly a name or title, written in a stylized script.

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

احمده الله واسع العطاء مسبح النعماء عالم الغيب فلا يظهر على غيبه  
 احدا الا من ارتضى من رسول يرضى عن الله فقال وما كان الله  
 ليظلمكم على الغيب ولكن الله يجتبي من رسله من يشاء  
 احمده واشكوه على ان علم آدم الاسماء ونقص بذات العلوم  
 كلها امام الرسل والانبيا واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له  
 الخالق جسيم بقوله ذلكم الذين آمنوا الغيب نوحيه اليك فاجل الانبياء  
 واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله الذي جعل له علم  
 الغيب وفي الغيب فاطم على حقائق الاشياء واوتي علم الاولين  
 والآخرين والعابرين والغابرين وظهر له سوى سمع فيه صريف الاقدام  
 واحاط علما بما في اللوح البين ونزل عليه الكتاب تبيا ناكل شيئا  
 وهذا ورحمة وبشرى للمسلمين وعلم علم اليقين وعين اليقين  
 وحق اليقين جميع ما كان وما يكون الى يوم الدين فانبأ بما امر  
 بانبيائه من حضرة رب العالمين وشهد له بحجوده فيه قوله تعالى وما هو  
 على الغيب بضنين وقال سبحانه وتعالى شريف القدر علومه ونظما  
 وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما فعلم اللوح والقلم  
 من علومه ذرة كما ان علومه في جنب بحار علم الله تعالى كقطرة  
 صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى آله كنوز جواهر الحقائق والاسرار  
 وعلى اصحابه بحور لآلى العلوم والانوار واجتماع البرار والاولياء <sup>الاجبار</sup> امرة  
 لا يمتا وارث علوم النبيين ظاهرا وباطنا وواقف مقامات الرسلين  
 سزاو علنا غوث الثقلين وقطب الكونين كريم الطرفين شريف النسبين



القطب الرباني والفوت الصمداني والمحبوب السبعاني والهيكل النوراني  
 صاحب الاشارات والمعاني سيدنا وسندنا وهادينا ومرشدنا  
 السيد الشيخ محي الدين ابي محمد عبد القادر الجيلاني وعلى  
 ذريته الأطيبين والمريدين والمحبين ومن انتسب اليه  
 اجمعين الى يوم الدين اما بعد فلما من الكرم المتعال  
 ذو المن والافضل على هذا العبد ضعيف الحال وخفيف البال  
 بشكركم حاله في سادسة الى زيارة قبر جيبه الاعظم وصفيته  
 الاكرم والملاذلاتم لكل من في العالم وسيلة آتينا آدم واطم  
 فيضان العلوم والاسرار على اهلها ممن تاخر من زمانه فمن تقدم  
 سيدنا ومولانا محمد صلى الله تعالى عليه وعلى اله وصحبه بركاتهم  
 ونسرفتم بالحلول في المدينة المنورة والزيارة في المراجعة المعطرة  
 في تاسع محرر محرم من هذا العام لقيت بعد زيارة قبري للمريد  
 المصطفى قبل انصرافي من المسجد الشريف النبوي العالم القائل  
 جامع الفضائل والفواضل كريم الثمائل حميد الخصال مولانا  
 الولوي محمد كرم الله سلمه الله والبقاء ووفقه لما يحب ويرضاه  
 وادخله الى غاية ما يتمناه فسرته بليقاه وحبه من نعم الله  
 فحري ذكر الرسالة المرضية والجمالة البهية ذات التعقيقات الفاتحة  
 والتدقيقات الرائقة والمحاسن الجلية والمعارف العلية المسماة  
 بالدولة المكية بالمادة الغيبية لأعلم علماء الزمان وافقه  
 فقهاء الدوران عالم السنة وحاميه وقامع البدعة  
 ومبتدعها مجدد الملة الحاضرة ومؤيد الملة الزاهرة

محمود الفضائل ومحسود الأفاضل من بذكر نفسه في نصرة  
 الدين التين وحى حوزة شرعية سيد المرسلين ولم يخف  
 في القلوب لامة لائمه وارتقى في مدح الحبيب المصطفى كل صفة  
 بحبه وهائمه واخرج من بحار نعمته دررا لا يساوي قيمتها  
 الدنيا ولا الاخرى فكان بكل فضل جائز البق واولى وأخرى  
 مولانا عبد المصطفى الشيخ احمد رضا خان الحنفى القادري  
 الممنوح من الله بالعلم الباطني والظاهرى ادام الله تعالى  
 وجوده وأعم علينا وعلى سائر المستفيدين والمستفيذين  
 فيضه وجوده الى يوم الدين آمين بحاجه له الامسين  
 صلى الله وسلم عليه وعلى اله واصحابه اجمعين وكنت كثير الشوق  
 والغرام الى طاعة تلك الرسالة منذ شهور واعوام ففرت بكم  
 ذلك بواسطة المولى المذكور ضاعف الله لمؤلفها دله ولنا الاجر  
 وخطيت ببطاعتها حظا لا يقدر ان يعبر عنه بحصر بالبيان  
 لسان القلم او قلم اللسان والفيها زائدة المحاسن بتحقيق  
 وامعان فوق ما تشفت بسماعها الاذان فانشرح به الصدر  
 وتنور الجنان وحقت انه ليس ان خبر كالعيان وتيقنت  
 ان ما اشاعه بعض العصريين ان مؤلفها مقتد وقال بسلاوة  
 علم سيد المرسلين بعلم رب العالمين هو ناشئ من جسد هم  
 وعداوتهم بل مشعر بجلل المركب وغياثهم اما علموا  
 ان احسد اهلك للجسد واحسود لا يسود وشهد للقائل  
 واذا اراد الله نشر فضيلة طويت نواح لها لسان حسود

والى الله المشتكى من قبائح احوال قوم يفترون الكذب ويبتغون  
 غافلين عن قولهم تعالى انما يفترون الكذب الذين لا يؤمنون  
 ومن رزق اهل افعال رجال يتخذون اشاعة ما رزقوه من  
 الاقترابات ديناً ذاهلين عما قال الله سبحانه وتعالى ان الذين  
 يؤذون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبوا فقد احتملوا  
 بهتاناً ثامناً مبيناً ولولا على ابصارهم غشاة من الحسد  
 والبغضاء والعداوة لا يبروا ما ذكره المؤلف العلامة في غير موضع  
 من رسالة الشريعة ما يبطل دعوى علم الباطلة السخيفة ونصته  
 في النظر الاول العلم الذاتي مختص بالمولى سبحانه وتعالى  
 لا يمكن لغيره ومن اثبت شيئاً منه ولو ادنى من ادنى من  
 ادنى من ذرة لا احده من العالمين فقد كفر واشراك وفيه ايضا  
 اللاتماهي الكمي مخصوص بعلم الله تعالى وفيه ايضا احاطة احد  
 من المخلوق بمعلومات الله تعالى على جهة التفصيل التام محال  
 شرعاً وعقلاً بل لو جمع علوم جميع العالمين اربلا و آخر الماكات  
 له نسبة ما اصلاً الى علوم الله سبحانه وتعالى حتى كنيسة حقيقة  
 من الف الف حصص قطرة الى الف الف بحر ونصته في النظر الثاني  
 زهر وبحر مما تقر ان شبهة مساواة علم المخلوقين لطراجهين  
 بعلم ربنا الله العالمين ما كانت لتخطر ببال المسلمين وفيه ايضا  
 قد افقنا الدلائل القاهرة على ان احاطة علم المخلوقين بجميع  
 العلوم الالهية محال قطعاً عقلاً وسمعا ونصته في النظر الثالث  
 العلم الذاتي والمخلوق المحيط التفصيلي مختص بالله تعالى

وما للعباد الا مطلق العلم العطاى ونقصه في النظر الخامس  
 لا نقول بمساواة علم الله تعالى ولا بمصور له بالاستقلال  
 ولا نثبت بعطاء الله تعالى ايضاً الا البعض اه  
 فابن دعوى المساواة كما يقولون قاله الله اني لو فكون  
 وليتأمل السكرون علم ما كان وما يكون لنبى الله الامين المأمور  
 في تحقيق الشيخ الامام علامة الاعلام قدوة اهل التحقيق  
 وعمدة ذوى النظر والتدقيق الفقيه المحدث الصوفى مولانا الشريف  
 ابو عبد الله محمد بن جعفر الحسنى الادريسي الشهير بالكتاني الغريزي بلخية النورية  
 المالكي متقنا الله بطول حياته وافاض علينا وعلى العالمين من  
 فيوضاته في كتابه نظم المتناثر من احديث التواتر ما نقصه  
 احاديث الملاءة صلى الله عليه وسلم على الغيبات وابناؤه منها  
 ذكر تواترها ايضاً عياض في الشفاء وغيره ونصر عياض وكذلك  
 اخباره عن الغيوب وبنائه بما يكون وكان معلوم من آياته على الجملة  
 بالضرورة اه وقال بعد في فصل ما اطلاع عليه من الغيوب وما يكون ما نقصه  
 والاحاديث في هذا الباب بحر لا يدرك قعره ولا ينزف فخر وهذه العجزة  
 من معجزاته الملوثة على القطع الواصل اينما خبرها التواتر للثقة وادقها  
 واتفاق ما ينحصر على الاطلاع على الغيب اه وفي جواهر المعاني نقلاً عن  
 جواب كافي العباس التجاني رضي الله عنه في معنى قوله تعالى في حجة  
 صلى الله عليه وسلم ما كنت تدري ما الكتاب ولا الايمان ما نقصه  
 والاخبار والآثار وكتب الحديث كلها مشحونة باخباراته بالغيوب  
 التي تأت من بعده المتعارفة واتباعه حتى قال بعض الصالحين رضي الله

وشرح قوله تعالى ولا يعلم ما الساعة الا الله وحده  
 وقالوا لا يعلم ما الساعة الا الله وحده  
 وقالوا لا يعلم ما الساعة الا الله وحده  
 وقالوا لا يعلم ما الساعة الا الله وحده

ما تزلزل من ربه الله صلى الله عليه وسلم امرًا يكون في امته من بعده  
 الا ذكره الى قيام الساعة وقال صلى الله عليه وسلم ما من شيء  
 لم يكن امره الا راسه في مقام هذا حتى الجنة والنار والجنار  
 كثيرة متواترة حتى لا يكاد ان يربا فيها احد من المسلمين  
 والسلام انتهى نقلاً من نظم التناثر وشرا هذا المعنى كثيرة  
 في تصانيف اكابر الامة وعظماء الملة ولو جمعنا ما اوردته  
 العالم الكبير العارف الشهير جامع الصفات السنية والفضائل  
 البهية والخصائل الملكية والشمال المرضية من لانا الشيخ يوسف  
 بن اسمعيل النجاشي ابير رتي فسم الله في مقدمته  
 وبارك في عمره الشريف وضاعف فضله بتضعيف في تصديق  
 في تضعيف في غير واحد من تأليفاته في مواضع كثيرة بل انه مجلد  
 كبير ولتكتف هذا على ما نقله من جواهر السيد عبد الله  
 الميرغني المحقق الطائفي قدس سره في شرح العلوة المشيئة  
 في شرحه قول المصنف وتنزلت علوم آدم فاعجز الخلق ما لقيه  
 اي وفيه صلى الله عليه وسلم من لمت من عند الله تعالى علومنا آدم  
 يعني حقائق العلوم التي علم آدم اسماءها الثابتة بقوله تعالى  
 وعلم آدم الاسماء كلها وهذه العلوم هي علوم القرآن كما قال تعالى  
 ما نزلنا في الكتاب من شيء وقال تعالى نزلنا عليك الكتاب تبياناً  
 لكل شيء وذكر في ذلك كثير من الاحاديث والاشار ثم قال  
 وقد قال العلماء المحققون انه قال اعلم بنبية صلى الله عليه وسلم  
 الغيب كله حتى انخر المستشاة في آفرع من علمه عليه وسلم

لا في جواهر البحار  
 في فضل النبي وآله  
 م

لكن امر بكتهم البعض ورافشاء البعض دستان بين العلم بحقائق  
 الأشياء وبين العلم باسمائها وبين ادراك المقصود وادراك  
 وسائله ولكن لما كان صلة الله عليه وسلم هو المقصود من حقائق  
 الوجود ولما كان آدم عليه السلام هو الوسيلة او قف على الوسيلة  
 فسبحان من حكته تبهر العقول واسرار بحجابه تطول  
 ولله در الشرف ابو صيري حيث يقول  
 الكائنات العلوم من عالم الغيب ومنها لآدم الاسماء  
 ولهذا قال بعض المحققين انما سجدت الملائكة لآدم لاجل  
 نور محمد صلى الله عليه وسلم الذي في جبينه انتهى  
 والمسئول من الله فضله العظيم بجاه بتبى الكريم وآله  
 واصحابه واوليائه واجبايه لاستيادته وادائه حقا ومنه  
 ظاهرا وباطنا سر وعلنا حسبا ونسبا واصلا وسببا  
 الطوش الاكظم القطب الكرم السيد الشيخ محمد بن عبد الله  
 اجميلا في قدس سره النوراني في حق هذا المؤلف اجميلا  
 ومن اجتهده ونصره من اهل الايمان وان يجعله داتا  
 من المقربين لديه والوالدين عليه وان يرزقنا حسن انجام  
 في جوار خير الانام عليه وعلى آله وصحبه تابعيه حزية افضل صلوة ينزلها  
 فانه على ذلك قدره بالاجابة جدير كتبه على عجل بالف اجل  
 العبد المفتقر الى رحمة ربه المريد المبدى هداية الله بن  
 محمود بن محمد سعيد السدي البكري نيا واخلفى  
 منزهها والقادر على مشربها بالمهينة المنولة في رابع عشر

وبين العلم باسمائها



من شهر مولد مستبد البشر سنة ثلاثين بعد الثلاثمائة والالف  
 من هجرة من خلقه الله تعالى على اكمل خلق واجل وصف  
 صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى آله واصحابه واتباعه واجباة المحبين  
 واحمد الله رب العالمين



خط کوفی چهارمینی

سندیه



بسم الله الرحمن الرحيم

عزير يا من اقامت من اجتهيت المنع منك فنتين ووقفت من اصطفت لشعر شرعك الشيعين  
 وفضلك ونسبك على من اطلعته على مصون علم الغيب واربيت مكنون خزائنه بالارباب  
 وعلى اله وصحبه جمة احكام نورك وعلى التابعين وقابضهم الفاترين معرفة بطونك ظهورك  
 اما بعد فقد اطلعت عاجزا للسفر العظيم والبحر الخضم الجسيم المسير بلاد الملوك وقيادة  
 القهيبية فالقيته قاموا التحقيق سائل شريف وناوسلت قيف لاطائف منيفه  
 اظهر غيبه مؤلفه عفته اسقاليه شاقب فرم فرم لالعبارات وابدى غيبه بصائبه عند فرائد  
 ارباب الاشارات وادحض به حجج اهل القومية والفضلات وقام عليه وانجح الدلائل والبيانات  
 كيف لا وهو امام المحدثين وحسام في رقاب المحدثين وحيد الزمان وفريد الانواع مولانا الكمال  
 السيد احمد ضاغات لازل اذ لا في حل الاعرفان بياد منسج العقائفة وجميع الرقائفة  
 والوقائفة صلى الله عليه وسلم عليه وعلى آله وصحبه وسلم

كتبه الحقير  
 بشير احمد الحلي  
 في دار الفقه  
 في سنة ١٢٤٥  
 في شهر ربيع الثاني



بسم الله الرحمن الرحيم  
 الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على  
 سيدنا محمد وآله  
 وبعد فقد اطلعت  
 على هذا الكتاب  
 الذي كتبه  
 السيد احمد  
 ضاغات  
 في تاريخ  
 الفقه  
 في سنة ١٢٤٥  
 في شهر ربيع الثاني

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين وعلى رأسه على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين والناقصين لهم  
 إحسان إلى يوم الدين أما بعد فإني لما شرفت بإمجاد في أعقاب سعادته مني في  
 بلدته الطاهرة ومدينته نفوس في هذا العام ١٢٤٢ هجرية طلب مني  
 بعض العلماء الإفاضة من أحد أئمة السنة والعقيدة العادلة على المدينة المنورة  
 وهو السيد عبد الباقى بن العلامة السيد معين بن نونان غفر الله له بركاته  
 وبركاته أسكنه الفردوس الطاهر من أن أفرط هذا الكتاب السني الدواعي  
 بالمادة العجيبة تأليف الامام العلامة الشيخ أحمد رضا خان الهندى وكان قبل ذلك  
 كاتباً في بيروت في هذا المعنى الشيخ الفاضل العالم الكاظم العادل الشيخ كريم الله  
 الخنجر فلما أرسله إلى هذه المدة السيد عبد الباقى حفظه الله قرأته من أوله  
 إلى آخره فوجدته من أنفع الكتب الدينية وأصدقها لغة وأقربها حجة  
 ولا يصدر مثله إلا عن إمام كبير عظمة خيرة فريض الله عن مؤلفه وإرضاه  
 وإفضاء من كثر خير مناه ما يبتلى بالروح على الوهابية ومن يدعى الاجتهاد والخلق  
 في هذا الزمان فقد استوفيت في كتابي هذا الحق في الزمان تذاً من السعد  
 عليه السلام وأما ما ينطق في علم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الغيب  
 بتعليم الله تعالى فقد استوفيت الكلام عليه في كتابي المذكور وكتابي حجة الله على  
 في معجزات سيد المرسلين صلى الله عليه وآله وسلم وأختم كلامي بسؤال الحق تعالى  
 سبحانه هذا النبي الكريم عليه أفضل الصلوة والسلام ان يكتم من أمثال  
 مدقق هذا الكتاب الأئمة الاعلام حماة الاسلام المتصدقين للرد على الكفر  
 والمبتدعين فانهم من أفضل المجاهدين الذين عن حوزة الدين والحمد لله رب العالمين  
 وكتب ذلك بقلم الفقير الحقير يوسف بن اسحاق بن البهاني في المدينة المنورة في شهر ربيع  
 الثاني سنة ١٢٤٢ هجرية

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي تفرد بالوحدانية وعلم رسالته عالم يعلم ذنه بفضل  
 بيد الله بؤيته من تشاء والله ذو فضل عظيم والصلاة والسلام على سيدنا وشيخنا  
 الذي أرسله للعالمين محمد صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم أما بعد فإني لما تشرفت  
 بالزيارة في عتبات سيد المرسلين والوجهين في قبره يراد السلام على من يسلم عليه صلى الله عليه وسلم  
 في هذا العام من شهر ربيع الأول سنة ١٢٩٠ هـ والتوسل بجنابه على تكرم الله تعالى له صلى الله  
 عليه وسلم بعد وفاته كذا في ذلك حياته صلى الله عليه وسلم ولد في عام أبو صبري من الهجرة  
 رد ومن ثم جوده الله نصرته أن نفعه الله في أجا صوابه نعم لا ولن ترى من ولي  
 غير منتهى به ريد من عدد غير متعدي واما اطلعني بعض افاضل المهنة الطور  
 على هذه الرسالة المحمدية المسماة بالدولة التي بالمادة الغيبية تأليف اعيان العارفين محمد  
 صادق الزيندي فوجدت من حسن البيان وفي بابين برهان ففرق بين عالم الحقايق  
 والحال في وجه سيد سرمد فاسألكم الحقان وهذه كانت من اعمد ما علمت على اهل الجاهل  
 والقلوب التي تقوى رطقت لذلك قوله صلى الله عليه وسلم يقول الله تبارك وتعالى  
 ما تقرب اليّ المتقربون بمنزل ما اقترحت عليهم ويريدون بعد تقرب اليّ بالواني  
 احبه فاما الحسنة كنت سمعته في سمع به وبصره الذي يصر به ولما الذي يطق به وير  
 التي يطق بها ويطه التي يمشي بها فاما كان البعد هذه صفة تقرب عما يظهره هذا الله  
 مؤان في هذه الرسالة الحمد جزاء وبارك الله لنا في اتمانه بانه الله تعالى الله والحمد لله  
 اهل البصر والسمع ولعلنا من الذين يستمرون القوم من هؤلاء الحسنة بما وجدته في كتابه

فانتم خير مني في هذا  
 فادعوا الله ان يوفقكم  
 في كل عمل

مِنْكَ الْمَتَّعِلِينَ كَفَرْتُمْ  
 مِنْكَ الصَّالِحِينَ أَفَلَا تَعْلَمُونَ

## بسم الله الرحمن الرحيم نقل من

الحمد لله الذي أنار الوجود بسوس الطوار وجعلهم بدور النجاة ونجاة  
 الالهة فالتابع لهم بهم لا يضل ولا يفتن وألهمهم بقوم عظيمهم  
 لا شك مقصده بالعودة الوثقى وألهمهم الله لا اله الا الله الاول بال  
 بداية الآخر بلا نهاية المحصى كفى عدا العالم بما خلق من خلقه وعالمها  
 والله سيدنا محمداً عبده ورسوله المرسل معلماً ومرشداً حبيباً له عليه وعلى آله وأصحابه  
 وسلم بعد ما أحاط به علمه وحجبه العلم ورغب الله عنهم أئمة النجاح  
 القوم والعراة المستقيم ومن قبلهم وتاب عليهم يا حسانه الى يوم  
 الدين وغفر الله لنا ولجميع المسلمين آمين  
 وسيد ائني طابقت شرفاً بزيارة سيد المرجودات وأشرف مخلوقات الارض  
 والسموات في شهر ربيع الاول عام احدى وثمانين وألفاً وبمئة  
 ثمان مئة من الانس والجن والشرف وفي أثناء هذه المدة الزهيدة قد اظلمت  
 ديوقة الاربعة الفاضل العالم العاقل (الى قسط الحق) الإمام الحق المصطفى الشيخ  
 احمد فقه الخليل الطرايقي بلسان الحوائج على أشرف خدم في حرم الحبيب صلى  
 الله عليه وآله وسلم على الرسالة الخساسة بالدولة الخليفة باطشادة الخليفة  
 تاليف عفيف العلامه المدققة الدراكة المحض الطولى أنهم محمد رضا  
 خان احد مشايخ علماء الزمان الاعلام وقد اوضح في بعضه من اناسه الامام  
 ومصباح الطلاب المظلل بالتمام عليه افضل الصلوة وأزكى التحيات والثناء  
 من آتينا ولا عداوة فيما ذكر بها ولا اختلاف طابع الى غير ذلك من المسائل  
 التي كتبت اليها والجماعة كل طائفة واستغفروا الله عما في صدورهم من عثرات

تعالى عن الجبابرة الرقيق المصلحون حياءً وادام تقه برأ وجرأ وقع به حجة  
المطاييه وضلوة المضدييه الفنايه الطيمه به قدره عليه الصلاة والسلام  
فَتَكُنْ جَزَاءَهُمُ اللَّهُ الْخَلِيقُ الْعَلَامُ الْخَالِصُ عَلَى خَائِفَةِ الْأَعْيَةِ وَخَائِفَةِ الْقَدَرِ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَرْجِعُ الْأَمْرَ وَمَنْ يَدْعُو تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ لَا وَسَاءَ الْأَنْبِيَاءِ الْأَكْرَامِ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ فِي الْبَدَاءِ وَالْخَتَامِ حَرَرَنِي الرَّدْفَةُ الْمَطْمَئِدَةُ بِالْقُدْرَةِ الْغَوْرَةِ عَلَى سَيِّدِنَا  
أَفْضَلِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ فِي الْيَوْمِ الْخَالِدِ وَالْعَزِيدِ بِهِ تَهَارُجُ الْوُجُودِ

عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ



بِهِ تَقَرُّبًا بِهِ تَقَرُّبًا بِهِ تَقَرُّبًا بِهِ تَقَرُّبًا بِهِ تَقَرُّبًا بِهِ  
فِي يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ  
بِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ  
بِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ  
بِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ  
بِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ يَدِهِ

تقرية مولانا العلامة الشيخ بهاء الدين اليب مدرسي مدرسة سيدي  
الحديد في دمشق ومدرس قضاء قطار بما أوتى من الفاضل الشيخ محمد خنجر  
الحكيم أطال الله بقاءه أمين يحيى  
سنة ١٢٢٤

خدا لمن علم بالقلم علم الانسان ما لم يعلم وصلاة وسلاما على سيدنا ومولانا محمد  
النور الكريم الذي من علومه علم القبح والقلم وعلم آله وصحابه وشيعته التبين  
اثاره والذابين على مدينته وعلى التابيين لهم والالكين سبلهم اما بعد  
فقد جلت طرف الطرف فمدح فقه رسالة الانبياء وفتفت من باع خفايا  
واشتفت من ربح انوارها البقية والتفتت من باهر فؤادها ورمز فؤادها ما حلت  
به جود عرفاني وجبت به ميت جناني كيف لا وهي لجة الذمفة والذمة البقرة  
السامة والبهان القاطع والدليل القاطع على كل الزعم بانه الساطع والسيف السلول  
لمن عارضة الرسول تشهد لولاهما ببول لباع نسخة الاملايح وصوص القدمر  
في امور المعارف العقلية والعقلية مع غيرة دينيه وحية على الشريعة المحمدية  
ونكته نقاده والمعية وقاده كذا الله امثاله في الاسلام من الجهاد الاعلام  
اير غروب الفلانة ويفلر بسلام غرضه وحرفه جبروت والزع والجهالة ويبلغون  
سورس الحدي والرشاد فحياء لحد البلاد والعباد والرسالة والولف الاملايه  
احمد رضا خان عوبد وسيد بناتية من قائما على قدر الصدق يطل  
الاعل ويحق الحق بحرية نبي الكريم من الله نعا في عليه وسلم ما دامت  
الاولاد من جود محمد رضا الاملايح وفلاح في كرامة الله عوبد في تامة

فناء العلامة

بسم الله  
الحكيم  
في شهر ربيع الثاني

١٢٢٤

مقر بعل شريف المصطفى الكامل صاحب القضاة الفريدة  
مدرس جامع السجدة ادام الله نفعه امين (بحسب  
مدرسة دار الحق والارضية)

الحمد لله الذي جعل في شريعته دواءا وخافض شعور اهل الباطن وابتعدوا  
والصلاة والسلام على سيد محمد الذي جاء بالاحاديث والقرآن وبعد فقد تصفوا  
لقد املوا لطف جليل من الله تعالى بالهداية بالادلة القيسية في الرد على الفرق والجماعات  
ومن كانوا لهم من الخالفين للشرع الاسلامي فوجدتها مستقلة على فروع  
عقائدهم الايمان وبريئة ما راعاه اصل النبي والخبر ان لا انتصار كما ذهب  
العلماء السنة والرحمان شاهدة لمولانا العلامة النعمان والمرشد الفخام  
الفاضل الكامل الشيخ احمد رضا خان الهندى مستوفية في الرد على الاشياء  
كما استوفيت دليلا في كتاب انعقد الوجه شرح النظم الغريب في الرد على التوفيق  
في الرد على الوهابية في انكاره واسطحة والزبانية ومجراته الايمان وراعاته  
بعد الوفاة وكذا ذلك جملة انه به في الدنيا بارة سيد ائمة الحق والهداية  
لوانه المبعوث على يد علي اله الطاهر من واصحاب المعصية ان يكون بارة  
مكررا في اهل البيت كنه الضمير محمد ابي كسفر جليل في  
مكررا في اهل البيت كنه الضمير محمد ابي كسفر جليل في



الحمد لله  
الذي جعل في شريعته  
دواءا

مدرسة دار الحق والارضية



تقر بطلب العلم مدة التحقيق من بطلان مدقق صفت قضاء الطغرافية سابقا واحدا من سبعين ومائة  
 واربعة مائة سنة من لانا الاستاذ الفاضل الشيخ محمود اجندي العطاس

### بسمه الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي قد احاط بخلقنا على وشهدت للعالم بجلال قدرته فهو ربنا  
 سبحانه من الله تفر بالخلق والتقدير ونحن من شأوبها شاء فلامشارا لاله ولا نظير  
 والصلوة والهلام على اشرف المخلوقات بلا ريب سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم  
 الذي اعلا الله مقامه واطعمه على علم الغيب وخصه بجلال المحبة وجعله  
 بالمؤمنين رؤفا رحيم وانزل فينا يعلم ان عالم تكن تعلم وكان فضل  
 الله عليك عظيما وعلى اصحابه وآله والسالكين على منواله  
 اما بعد فاني قد اطلمت على هذه الرسالة الجليلة وسرحت نظري  
 في صرائرها برهة قليلة فالغيتها تشهد لمولانا بالتحقيق والتدقيق  
 وانه من عصابة اهل السنة المتسكين بالجبل الوثيق بين فيها ان علومه صلى  
 الله عليه وسلم الغيبية وان كان مخلوق لم يصل اليها من مواهب الربوبية  
 وليس بعد ان يطلع الله نبيه عليه الصلاة والسلام على كل علم غيب يمكن ان يصل اليه  
 مخلوق حيث انه صلى الله عليه وسلم في سائر الكليات الا ان فيه غير مسبوق  
 دعاء الى تاليفها بازمنة الفرقة الوهابية من الخط من مقامه صلى الله عليه وسلم عليه  
 اكثر الله من امثاله الائمة الاعلام هداة المخلق الى مذهب اهل السنة والجماعة العظام

كتبه خادم العلم والاهل  
 احمد تلازمة الشيخ محمد بن  
 محمود بن  
 العطاس  
 حرمه



تفريظ الدعوة القاضية بالماوى لغية الفضائل الوارث للعلوم طابوا من كابر  
مدرس جامع سيدنا محيى الدين ابن العربي رضي الله عنه <sup>بمؤلفه</sup> حقيقه مولانا الاستاذ  
الشيخ الحاج علي محمد اسيد محمد عارف المحمدي عمام مقصده اصيل يحيى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله ذات الشان عظيم البرهان شديداً المظان والعدة والعدم على سيدنا محمد  
الذي جاءنا بصريح القرآن فادح بالزك والبيان واظهر التوحيد والايان وعلمنا  
وصحبه واتابعين باحسان وبعد فانه وان كنت من اهل العقائد ولا منه رسالة  
هذا البيان ولكن بطريق التفضل على راي اهل هذا الشأن فصحت بحسب ما يلائم  
بعض عبارات هذه الرسالة المنسوبة للعدة الشهير والمجرب الخبير والفاضل ابي بكر الشيخ  
احمد رضا خان صاحب الفضل والدين في علمها كافي في هذا الباب محمد باقر عرابي  
باب ردة لأهل الزنح والبيان في بيان ما عليه اهل الحق من عقائد الايمان  
بإسم الله من سيدنا حسن الخزاء واوام له الارتفاع لندى الجهد والمطيا فكون  
احسن استقام الى ريل على كل لعل في باطنه عز وجل التفضل عليه بزيادة اسمها من جهات  
ونفسا بعلومه وانه خادع عينا من بركاته ومحمد همدنا على كمال يكون الشيا المال

تقديم اهل العلم  
والعبد الفقير اليه غفر له  
محمد عارف محمد  
ابن احمد الشيرازي  
على امره تعالى  
والمنشئ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي ارسل الانبياء رحمة المهداة لساائر المخلوقات وادخلهم في خلقه  
 بافضل الشان واعظم الجرات واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة تقبلها  
 في سلك اهل النيات واشهد ان سيدنا محمد عبده ورسوله المبعوث منه خواتم الانبياء صلوات  
 وسلم عليه وعلى آله وصحبه اجمعين حماة الدين القويم عن مزيج اهل الضلالت اما بعد فقد  
 عمل هذا الكتاب المسى بالدعوة الكلية بالامة العيسية فوجدته نالها بالصواب شتما على  
 الحركة والاقتوال الصحيحة فتدبر في قلبه العالم الحامل والفاضل لاجل الله  
 الشيخ احمد رضا خان لازل في نظر النفع العام بين الخاص والعام فانه قد ابدى افاد  
 جزاه الله خير اجراء ولقد تأوى آياه بعد كثير الانبياء وفتح له ادعسى فتنام <sup>بالنظر</sup> بجاه النظر  
 عليه من الله افضل الصلوة والسلام كما في الفقرة عام العلم الشريف بمشوار

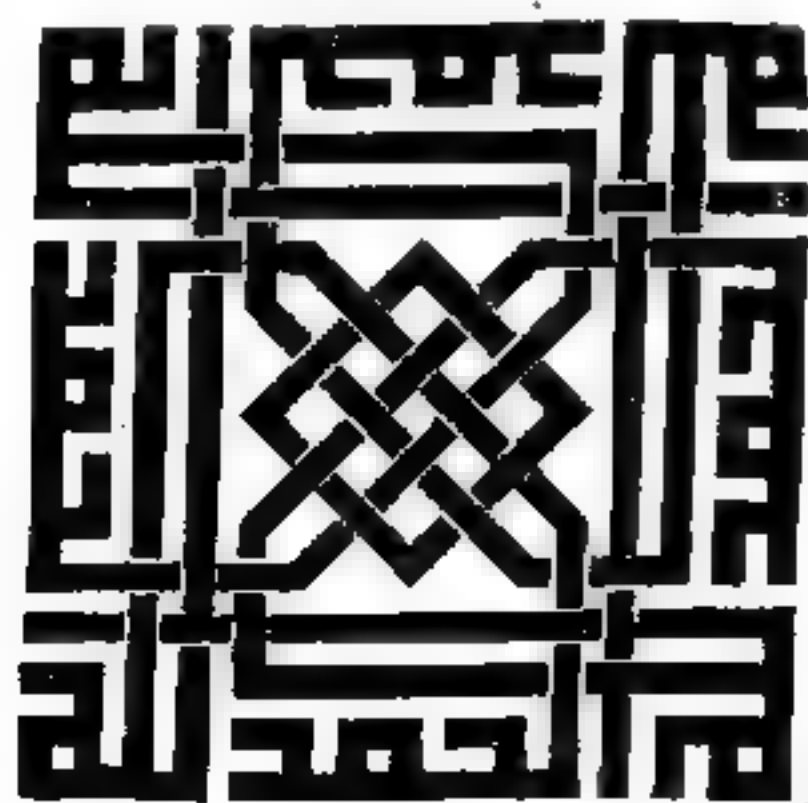
محمد طاهر الله القسم  
 المار ذاك المار بالعبية النبوية  
 في الجمع اول دل



مرسل العلامة المعاصر من مدرسته  
 مستقره في مدينة بغداد  
 واهله وشرافه منسوخ في كتابه بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

تفكرت يا من اقتت الكائنات دبلا على توحيدك ونشكرتك يا من اهملت لحلا  
 شريعتك جهازة قاروا بواجب توحيدك ونصلي وسلم على رسوك  
 المبعوث من اكرم جيل والمنفوت في التوراة والانجيل وعلى آله وصحابة الذين احقوا  
 الحق وابطلوا الاباطيل وبعد فقد اطلعت على ما جبره العلم العال والهام البهجة  
 الفاضل حفرة الشيخ محمد رضا خان من مؤلف المسمى بالهولاء عليه بالمادة القيمة وراية  
 كتابا في كتاب جامع في باب الحكم ونصلي الخطاب فيا من مؤلفه حال فكره في ميدان هذه  
 المباحث وعزق باجموعه من البامث كيف لا وجامع جامع للمكالات والفضائل من الخط  
 دون شرف كل متناول فانه بن الفضل رايه والذعن لفضله اعدواوه ومجوه مقداره في العلم  
 جليل وتوفي الانام تيسر مع الله المسلمين بحياة وافاض علينا وعليهم من بركاته آمين  
 بقلم المعاصر محمد القاسمي  
 الخديوي احمد مصطفى  
 عفي عنه





## بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين الذي احاط به علما بكل قديم وحديث  
وتقاصرت الوالالباب عن اوراق كبريائه فنهياً سجدت  
لجلال كبريائه غراحياء فبجاءته من اله انسلنا لنا الانبياء  
الكرام ليلوا المخلوقات عار وحدايته وخصم باوضح الايات  
واظهر على ابيهم ما حير به العقول من المعجزات والاحبار  
بالمفيمات احمده واشكره وهذا الكرم الفاتح على ان جعل  
نبينا محمدا صلا الله عليه وسلم افضلهم واعلاهم منزلة وهم به  
في القية يتوسلون وخصه بما لم يخص به من الايات والمعجزات  
باسم المرحوم وكلية سبحانه وتعالى وتعالى علم ما كان وما  
يكون واستغفره واتوب اليه توبة عب لا يشركها اله اسواه  
واشهره ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة مقرونة  
بالايمان والتوحيد واشهره ان سببه شرا عبده ورسوله المؤيد  
شرا رقى العادات شرا غتاره الله نورا وطهرا المحبوب صلي  
الله عليه وآله واصحابه والتابعين تبعهم وهذا هم بشبه  
الدين واخيه بنسبائه اغترت عليه من كل جود واحفاف  
صفحة وساد ما ان سفت طقال الحق اهل التوحيد فكنسبا



العسنا ت وسلم تسليمًا أما بعد فقد تشرّف بنظر هذه  
 الرسالة المسماة بالدولة الحكيمة لأمرها العلامة المحقق  
 ميرزا محمد حسين صاحب لسان لا اله الا الله فداي الله عنده رضا خان  
 صفه المولى الرحمن بواسطته للاستاذ المزمع ميرزا محمد صاحب  
 الشيخ محمد كريم الله المجاور في بلدة سيه الانام عليه الفاضل  
 وراثة السلام فرج جدها موافقة لما عليه السلف وتأسيهم من القائلين  
 المشايخ على الكتاب والسنة المطهرة ولم يخالف الأمانة  
 النقاية العقلية ذكر الشيخ تقى الدين بن تيمية وكذا به الجواب  
 الصحيح آيات نبينا عليه الصلاة والسلام كثيرة المتعلقة بالقدرة  
 والفعل والتأثير أنواع (منها) ما هو في العالم العلوي كالتشقق  
 القمر وحركة السماء بالترتيب الخمسة التامة وممرها إلى  
 السماء وفيه دليل واضح على ما أخرجه به الرسول صلى الله عليه وآله  
 (ومنها) تأييده على ثبوت السماء (ومنها) تصرفه في الحيوانات  
 الارض والجن والبرائم (ومنها) تصرفه في الاشجار والنبات  
 والوحجار (ومنها) اجابة دعائه صلى الله عليه وسلم (ومنها)  
 اعلامه بالمغيبات الماضية والمستقبلية (ومنها) تأثيره  
 في تكثير الماء والشراب والطعام والثمار وغير ذلك من دلائل  
 بزيده واعلام رسالته ومعجزاته الظاهرة واياته الباهرة انه  
 هذا كلام ابن تيمية وهو لا ينقل الا ما كان عليه السلف ووافق عليه

الخلف ولهذا لو ينكر احد بان الله تعالى لم يطلع احدا من انبيائه  
 واصفيائه على مغيبياته حيث ان القران الكريم مستحونا من  
 قصص الانبياء يا خبارهم بالمغيبيات منها قصه سيدنا موسي  
 مع الخضر عليها السلام والاحاديث النبوية والاشعار المنيفة  
 ته لا علم ذلث فلوارونا نكتب بعضا من اخبار نبينا عليه  
 الصلاة والسلام والصحابة والتابعين لخرجنا عن المقصود  
 هذا ابو بكر الصديق رضي الله عنه اخبر السيرة عاثثة عما تلمح  
 زوجه من بعده وعمر رضي الله عنه وهو على المنبر ثار ديه  
 يا سارية الجبل الجبل ولا يخلوا في كل زمان ممن يكون على قدم  
 الانبياء ويعمل بما علم بطلعه الله تعالى على مغيبياته ارشاهم  
 من الانبياء لاسيما ضيامة اخرجت للناس لم الارث منها  
 خير بي قال تعالى واتقوا الله ويعلمكم الله وقال تعالى الا  
 من ارتضى من رسول فاعلامه صلى الله عليه وسلم بالمغيبيات  
 من جملة الايات والمعجزات الدالة على رسالته كما ان الوحي اعلم  
 اذا ظهر منه شئ من الكرامة وحوارق العادات يكون  
 بالارث منه والله المحمدي فقد اجتمعت بكثير منهم من علماء وطلما  
 والعلم وضمهم من كان يخبر في بشئ كان او يكون ومن اجلهم شئني  
 وسيدى وسندى وقد وثق العام الرباني والفر والهداني مجدد

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل في هذه الدنيا  
 السعة واليسرة البديعة اعز به المنيح محمد بن عبد الله بن محمد بن  
 الشريف فانه كان يدرس يوم الجمعة من بعد الصلاة الى ان  
 العصر غيبها من سائر كتب الحديث مع الاساتيد ثم  
 كل ما حضراته ينتقل ويتكلم على ما في صدره هذا  
 الانسان مع كونه رجلا ما حضر درسه قبل هذه المرة  
 ونيرا ما يختلفون جماعة في مسألة ثم يحضرون درسه  
 فيحصل اشكالهم فورا الله تعالى قلوبنا وقلوب المسلمين  
 ووفقنا الله تعالى لما فيه رضا ورضا نبيه الكريم عاينه  
 اخضر الصلاة واتم النسيم قال تعالى وحن يطع الرسول فقد اطاع  
 الله والحمد لله اوله وآخره وسلام على المرسلين والحمد لله رب  
 العالمين حرره يوم الاحد الواقع ١٢٩٠ هـ

كتبه الفقير الى الله تعالى

محمد بن الحسين المكي

بسم الله الرحمن الرحيم

الشمس



## تقريرا على ما ذكره

بسم الله الرحمن الرحيم شاة ترغ فلو بنا بعد زهدنا وهبنا من لذنك حمدك لذنك الوفاء

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على صاحب السان سيدنا محمد وعلى آله وسلم وبعد فلهذه رسالة  
على يد المعداد فاني السار جري من طرفها عن الدين الحق والمشرع العليم خير تكرار واضح بر كل من انفاها  
القبول وجعل مؤسسا على الدوام سيدنا سلوا في يقاب بعد الدين

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلوة والسلام  
على سيدنا محمد  
والآله الطيبين  
الطاهرين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وسلم وبعد فلهذه رسالة  
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وسلم وبعد فلهذه رسالة  
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وسلم وبعد فلهذه رسالة  
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وسلم وبعد فلهذه رسالة  
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وسلم وبعد فلهذه رسالة  
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وسلم وبعد فلهذه رسالة  
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وسلم وبعد فلهذه رسالة  
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وسلم وبعد فلهذه رسالة

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين



بسم الله الرحمن الرحيم

قد تبين الرشيد من يضيء وحسن الحق وزال  
 الضلال والعي وظهور الحق بظهور الصباح ونادي  
 سادى الحق حي على العلاج وبكى وكلمه  
 العيق من العين وانصرفت رجا جده انك  
 وائين والعلوة والسلام على من قم بظهور حجة ظهوره  
 العائدين وعلى له واصحابه الذين نعيم ولانهم رجوم  
 للشياطين اما بعد فقد سرت طرف الطرف فيما  
 حوره العاقل الامام ونحر الامام والذاب  
 بصارم عزه عن الله الاحدي والعاض بالواجز  
 على تلك باسمه الكهيد نخبة اهل العلم والعرفان  
 مولانا المولى الشيخ احمد رضا خان لازل قائما  
 على نصره الدين وما حيا به لانه شيد الطاهر

فوجدته قد جمع من الله لأثر اقواله ومن ابراهيم  
اعلاما وان ما حوره عليه العرش والنسب وان  
ما ارفقاه من النصوص والاعمال والاولى وان  
ما نبه به كلامه على الامنان وان من حاله هذه  
الاقوال هو من اهل الكفر والظلمان ودينه علوم  
من الدين بالسرور غنى عن ابراهيم ولا اشد  
في كفره برفه كفر من لم يكفر به بسطوع ابراهيم  
وكهده وكفى وسلام على عباده  
الذين اصطفى

كتبه بغيره وقاله بغيره الرجعي عضو مولاه  
الحسين المدرس الاول في حجرة الامام الاعظم  
والجهد الاقدم محمد سعيد بن عبد القادر  
القادر النقشبدي

عفي عنها



کتابخانه مجلس شورای ملی  
تاریخ ثبت: ۱۳۰۲/۱۰/۱۵  
شماره ثبت: ۱۳۰۲/۱۰/۱۵



# تلخیص ترجمہ لغاریط

از

مولانا عبدالرحمن حقوی



۱

## احمد الجزائری بن السید احمد المدنی

(مفت مالکیہ، محکمہ معظّمہ)

علامہ زماں، یکتائے روزگار، منظورِ انظار، سیدِ عدنان،  
 منبعِ نرفان، حضرت مولانا شیخ احمد رضا خان کا رسالہ الدولۃ المالکیہ  
 بالمادۃ الغیبیہ کا مطالعہ کیا، یہ ایسی تالیف ہے جس سے ہر صاحبِ  
 توفیق سمجھدار انسان نفع حاصل کرے گا، مصنف پر یہ الزام کہ علمِ الہی اور  
 علمِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں مساوات کے قائل ہیں، اس رسالے  
 کے مطالعے سے غلط ثابت ہوتا ہے، رسالے میں ایسی کوئی بات نہیں۔  
 اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو اپنے افضال سے نوازے اور  
 مسلمانوں میں ان جیسے بہت سے علماء پیدا کرے۔ آمین !

۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ / ۱۹۱۳ء

## شیخ اسماعیل بن حلیل

(حافظ کتب اکرم، مکتبہ)

حضرت جناب سیدی خاتمہ الغفار والمحدثین احوال اللہ بقا رحم  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :-

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
طفیل آپ کو کائنات سے محفوظ رکھے، آمین !

آپ سے جدا ہو گیا مگر دل نہ چاہتا تھا، کیا کریں دستور زمانہ یہی ہے  
کئی بار سوچا کہ پھر حاضر خدمت ہوں لیکن ماں اور بھائی ضعیف ہو گئے  
ہیں جن کی خدمت کے لئے مجبوراً جانا پڑا ہے ورنہ دل تو یہ چاہتا ہے  
کہ رتے دم تک آپ کی چوکھٹ پر پڑا رہوں اور آپ کے حضور حاضر ہوں۔  
میں جمعہ کے روز نماز کے وقت بمبئی پہنچا، حاجی محمد قاسم صاحب

میرے ٹیلی گرام کے مطابق اسٹیشن پر انتظار میں تھے، وہ اپنے گھر  
لے گئے، میں نے خیال کیا شاید ان کے بال بچے ہیں ہوں گے لیکن  
رات کو معلوم ہوا کہ میری وجہ سے پورا گھر خالی کر دیا ہے، اس پر مجھے  
خوشی تو ہوئی مگر ساتھ ہی اپنے نفس پر ملامت کرتے ہوئے میں نے کہا  
کہ تو لوگوں پر کیا بوجھ ہے، کیا ہر جگہ ایسا ہی کریگا ؟

حاجی صاحب اپنے لڑکوں کے ساتھ ہاؤس سے پاس رہتے ہیں

اور بے حد خدمت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں صلہ عطا فرمائے، آمین !  
 حضور ! حاجی صاحب نہایت ہی عبادت گزار ہیں رات کو  
 صرف دو گھنٹے سوتے ہیں، باقی رات نماز اور تلاوت قرآن میں گزار دیتے  
 ہیں، کاروباری انہماک کئے باوجود اتنی محنت و زیاہنت کرتے ہیں۔  
 میری طرف سے حضرت مولانا حامد رضا صاحب، حضرت  
 مولانا مصطفیٰ رضا صاحب اور حاجی کفایت اللہ صاحب کو تحفہ سلام  
 قبول ہو۔ ان حضرات نے میرے ساتھ جو احسان کیا ہے اس کا بدلہ  
 میں نہیں دے سکتا، اللہ تعالیٰ ہی اس کا صلہ عطا فرمائے۔ میری جہا  
 سے میری والدہ یعنی مولانا حامد رضا خاں اور مولانا مصطفیٰ رضا صاحب  
 کی والدہ سلام قبول فرمائیں۔ ان کا ذکر مناسب تو نہیں لیکن میں اپنے  
 آپ کو آپ کا تیسرا فرزند شمار کرتا ہوں۔ ان سے فرمائیں  
 کہ اس سعادت سے مجھے نوازیں، میں آپ کے احسانات کا شکریہ  
 ادا نہیں کر سکتا۔ دعا ہے کہ مولیٰ قلعے آپ کو خوب خوب نوازے  
 اور روزِ محشر میرا دستگیر بنائے۔ آمین !

آپ کا بیٹا

حافظ کتب

اسٹیل

۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۲ء

## حسین بن محمد

(مدرس عربی، مکہ معظمہ)

علم و عامل، سنی کامل شیخ احمد رضا خاں بریلوی کی تالیف  
الدولة المکیة بالمادة الغیبیة میں نے مطالعہ کی، اس میں ایسی قوی  
دلیلیں ہیں جو مخالفین کو خاموش کر دیتی ہیں، جو شخص بھی اس کتاب  
کے مقابلے پر کوئی نظریہ پیش کرے گا، مغلوب ہوگا۔

(صفر ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء)



# محمد حبی

(مدینہ منورہ)

حضرت اساتذہ مکرم شیخ محمد کریم اللہ صاحب کی طرف سے سلام  
پیش خدمت ہے۔

گزارش ہے کہ الدولۃ المکیہ سے متعلق پہلا اور دوسرا ٹیلیگرام  
موصول ہوا، اس سلسلے میں حضرت استاد شیخ عبدالحکیم آفندی عطا نے  
فرمایا ہے کہ میں نے مفتی آفندی صاحب کو تقریف کئے لئے مذکور کتاب  
ردائہ کردی ہے، انشاء اللہ تعالیٰ وہ تقریف جلد لکھ کر مجھے بھیج دیں گے  
پھر میں آپ کی خدمت میں روانہ کر دوں گا۔



## احمد بن محمد بن محمد خیر السناہی

(مدینہ منورہ)

حقیقت بھریہ کو پرکھنے سے ساری کائنات عاجز رہے، خود حضور اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”ابو بکر! اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا میری  
حقیقت کو میرے مالک کے سوا کوئی نہیں جانتا“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء و اولیاء، صلحاء اور علماء نے اپنے اپنے  
ادراک کے مطابق جاننا پہچانا ہے، مقام قرب میں تفاوت ہے اس لئے  
مددین کے مقامات بھی مختلف ہیں، سب ہی نے روح مبارک حضور علیہ  
الصلوة والسلام سے فیض پایا ہے، آپ ابوالارواح ہیں۔

مخالفین عاجل قوم ہیں جو حق سے اس قدر غافل ہو گئے جس کی  
مثال نہیں ملتی۔ حضرت علامہ استاد فاضل شیخ احمد رضا خاں کی تالیف  
الدولۃ المکیہ میں نے مطالعہ کی، اس میں مولف نے مسکین کا خوب  
رد کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین!



## سید عمر بن سید مصطفیٰ عیظہ

(مدینہ منورہ)

سعادت ابدیہ کا امیدوار سید عمر بن مصطفیٰ عیظہ، خادمِ حدیث  
 حرمِ نبوی عرس کرتا ہے کہ حضرت علامہ عارف ربانی، استادِ کبیر، عالم  
 بے نظیر حضرت شیخ احمد رضا خاں کی تالیف **الدولة المکیہ بالمادة الغیبیہ**  
 مسجدِ نبوی میں مجھے سنائی گئی، میں نے اس کو مختصر کر جامع و صحیح پایا،  
 یہ وہم کی تاریکی سے نکال کر فہم کی روشنی کی طرف لے جاتی ہے میں  
 اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تعالیٰ اس کو مفید بنائے،  
 آمین!

(۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء)



سوم

علی چاند مرزا



## عبدالکریم ابن التارمذی بن عزوز المتولسی

(مدرسہ حریم نبوی، مدینہ منورہ)

استاذِ کامل، فریدِ عصر، گمانہ دہر حضرت علامہ  
شیخ احمد رضا خاں کی تالیف، المدونۃ المکیہ دیکھنے  
کی سعادت حاصل ہوئی، اس کے مضامین قابلِ اتیان  
میں جو حقیقت میں الہاماتِ ربانیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ  
مولفہ علامہ کو جزائے غیرِ خطا فرمائے اور ان جیسے  
افراد بکثرت پیدا فرمائے آمین !



## عبداللہ احمد اسعد گیلانی الحسنى الحسینى الموحى

(مدینہ منورہ)

اس رسالہ معجزہ کو کسی تعریف و توصیف کی حاجت نہیں کہلے  
میں نے اس طرف سے پہلو تہی کیا، اس کے علاوہ بڑے بڑے علماء و  
فضلاء اس پر تقریظیں لکھ چکے ہیں، ہمیں صرف مؤلف سلمہ اللہ تعالیٰ  
کے بارے میں لکھا ہے۔

آپ کی ذات گری مشہور و معروف ہے، مدینہ پاک میں  
سید احمد علی اور شیخ کریم سر سے ملاقات ہوئی، دونوں نے آپ کی  
تعریف و توصیف کی جب ان حضرات سے معلوم ہوا کہ آپ کو حضور  
ﷺ سے کمال محبت ہے  
کے لیے مجھے ان سے محبت ہو گئی جس سے کہ محبوب کا دوست  
محبوب ہو کر اسے ————— ہر چیز پر اس سے پرکھا جاتا ہے  
ان حضرات کی گواہی کی تصدیق کرنے میں، کاش کہ آپ کے  
علائے انصاف سے کاہلے اور آپ کی محبت و دل کی قدر کرنے تو  
میرے لیے یہ رہتے۔

میرزا بااقتدار تو رہا دوست سے دشمن نہ ہوں، ان کا  
خفا و رواج اور ان کے حسن و قبح کو جاننے سے

پھر آپ کو بے دلع یا کرنا جو کس برے، آپ کو اجر عظیم ملا اور آپ کی رغبت اور قدر و منزلت میں اضافہ ہوا گو باکہ دشمنوں نے نبی کی عزت و حرمت بڑھانے میں سر فوٹا کوشش کی چنانچہ کہا جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرنا چاہتا ہے تو اس کے دشمنوں کو اس کے لئے مددگار بنا دیتا ہے، ایسا کیوں نہ ہو، — آپ اس قول کے مصداق ہیں کہ جبریل اس شخص کے ساتھ ہوتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کا اہم کرتا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعہ آپ کی مدد فرماتا ہے، آپ غالب ہیں اور علم کامل آپ کے سر پر طبع ہے — میں اس مقام رفیع پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔





## علی بن علی الرحمانی ،

(مدرس عزم نبوی، مدینہ منورہ)

یہ رسالہ عالم علامہ، بحر فہامہ، معدن فصاحت و براحات،  
 اہل علم و اہل السنۃ و الجماعہ، مولانا و استاذنا شیخ احمد رضا خاں کی تالیف  
 ہے، میں نے اس سلسلے کو ثنائی و کافی اور جامع و وافی پایا جو مؤلف  
 بزرگ کے کمال علم پر دلالت کرتا ہے، بیشک وہ اکابر علماء اہل سنت  
 میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی فات اور ان کی تصانیف سے  
 نفع پہنچائے اور ان کے برکات و نعمات ہم پر اور تمام مسلمانوں پر  
 لوٹتا رہے، آمین !

میں نے اس بزرگ اور بلند مرتبہ تالیف کے مطالعہ کی  
 تاریخ لکھی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا  
 وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا  
 هُدَاؤُهُ لَفَلَقْنَا رَبَّنَا  
 هَلْ نَبْغِيكَ بِمَا عَمِلْنَا  
 رَبَّنَا إِنَّا أَفْضَلُ مِنْ  
 ذَلِكَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ

حضرت اس بریلی کے منتظرانہ شرفیہ علیہ تعالیٰ رحمۃ اللہ انار و جویہ  
 ملت طائرہ جیہا و شرفیہ و ملا و ملا علیہ تعالیٰ رحمۃ اللہ انار و جویہ  
 متبع المسکین و طویل بکشتہ این

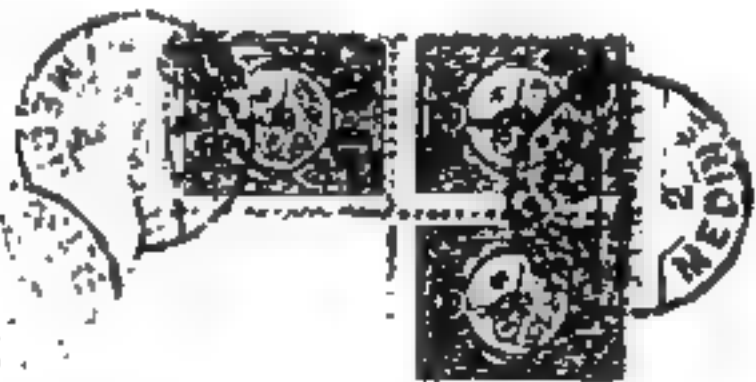
المسکین و طویل بکشتہ این  
 جویہ و جویہ و جویہ  
 جویہ و جویہ و جویہ

To Mr Ahmad Raja Khan

A

Bansheri

India



بکشتہ این و جویہ و جویہ و جویہ

۱۹۴۳ء میں جس لفافے میں مذکورہ سے بریلی شریف تقریباً ارسال کی گئی اس کا جواب

لفافے کا عکس جیل



## محمد بن سید الواسع حسینی لادریسی

(مدینہ منورہ)

سال ۱۳۱۰ھ میں جبکہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوں، فخر ہند علامہ شیخ احمد رضا خاں کی تصنیف الدولة المکیة بالمادة الغیبیة کی خبر ملی، مجھے یہ رسالہ بہت پسند آیا، اللہ تعالیٰ اس رسالہ مبارکہ کے مصنف کو جو صاحب نقد و نظر ہیں، بہترین جزا عطا فرمائے۔ اس مبارک تصنیف کے انہوں نے اہل سنت کے دلوں کو مسرور کیا۔

بعض غیب تو بعض اولیاءِ راست بھی جانتے ہیں چنانچہ میرے والد ماجد سید واسع بے زندگی میں اور انتقال کے بعد بھی ایسی کرامتیں ظہور میں آئیں جو علوم غیبیہ کی خبر دیتی ہیں تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم غیبیہ کی کیا بات جو اولین و آخرین کے سردار ہیں۔

(۱۳ جمادی الثانیہ ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء)

کوفی بنائی متوسط



دار الفکر بیروت  
بطور شاخ دست

## محکم دلائل و براہین سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(مدینہ منورہ)

رسالہ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ جو حجم میں چھوٹا ہے معلومات کے لحاظ سے بڑا ہے، فاضل مصنف سے میری التجار ہے کہ اپنی دعاؤں میں مجھے شامل رکھیں، ان کی دعائیں قبولیت کے شایان شان ہیں کہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخلصانہ محبت رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ مصنف کو بہترین عطا فرمائے اور آخرت میں اپنی کامل نعمتوں سے سرفراز فرمائے، آمین! بیشک مصنف پاکیزہ بیان والے ہیں، انہوں نے اپنے پاکیزہ دلائل بیان کر کے مخلوق و خالق کے علم میں فرق کر دیا ہے اور اپنے بے خطا تیرے حقیقت کے جگر گوشہ کا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان جیسی بستیاں زیادہ سے زیادہ پیدا فرمائے اور اپنے جود و سخا کی بارشیں کرے، آمین!



## يعقوب بن رجب

(مدرسہ عربی، مدینہ منورہ)

مدرسہ عربی یعقوب بن رجب ایک خواب عرض کرتا ہے  
 جو اس رات دیکھا جس رات کتاب الدولة المکیہ حاصل کی۔  
 ہو لیکن میں دولت مکیہ کا خطبہ پڑھ کر سو گیا، خواب میں دیکھا ہوں  
 کہ آسمان کھل گیا ہے جس پر لکھا ہوا ہے :-  
 ”کتاب نور سے ہے اور کتاب کے حروف انتہائی تعظیم  
 کے لائق ہیں۔“

اس سے مجھے انشراح صدر حاصل ہوا اور میں نے یقین کیا کہ یہ خواب  
 کتاب کے مطالعہ کی برکت سے نصیب ہوا، پھر جب اس کتاب کو  
 پورا پڑھ چکا تو حضرت مولف کی مدح میں چند کلمات لکھے اور سو گیا خواب  
 میں دیکھا کہ حجرہ مقدسہ کا دروازہ طوبہ کسی خادم نے کھولا اور کچھ لوگ  
 داخل ہوئے ہیں اور میں بھی حضرت حمزہ کی زیارت کے ارادہ سے  
 داخل ہوا ہوں۔ دیوار پر میں نے ایک پیارہ دیکھا، میں سمجھا کہ  
 اس میں پانی ہے، مجھے پینے کا اشتیاق ہوا لیکن اجازت لینے کے لئے  
 توقف کیا۔۔۔۔۔ پھر مجھے معراج سے واپسی پر حضور علیہ الصلوٰۃ و  
 السلام کا یہ قصہ یاد آ گیا کہ آپ جب معراج سے واپس تشریف لارہے تھے

کسی اونٹ پر آپ نے پانی کا پیالہ دیکھا اور بلا اذن نوش فرمایا تو میں نے  
 بھی اس پیالے کو اٹھایا، اس میں خالص دودھ تھا، اس کو میں نے  
 سیر ہو کر پیا، پھر بھی باقی بچ گیا، دیکھتا ہوں کہ میں باب طہرہ کے پاس  
 کھڑا ہوں اور کتاب (الدولة المکیہ) میرے سینے پر ہے جس کو ہاتھوں  
 سے سمیٹے ہوئے ہوں، پھر آنکھ کھل گئی۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کتاب  
 بڑی شان والی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں مرغوب و  
 محبوب ہے۔

(ذی القعدہ ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)

فَلَا تَحْزَنْ

## محمد یسین بن سعید

(مدلس حرم نبوی، مدینہ منورہ)

ادیب حبیب شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیہ  
بالمادۃ الغیبیہ مطالعہ کی اور اس کو قابل قبول پایا کیونکہ یہ ان باتوں  
سے پاک ہے جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں اور اس میں  
ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جلیل ہے اللہ تعالیٰ  
اس کے مصنف کو آپ کے طفیل مقبولیت و سعادت عطا فرمائے اور  
ان کی تمام امیدیں و آرزوئیں بر لائے۔ آمین۔

(رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)





## مستملک ابن التامزی بن عزوز التونسی

(مدرب علم نبوی، مدینہ منورہ)

میں نے رسالہ الدولۃ المکیہ کے مطالعہ کا شرف حاصل کیا  
 اس کے مولف رہبر درہما، علامہ اکبر اور عمدۃ الغمامہ ہیں، اپنے علم و کمال  
 کی وجہ سے مشہور ہیں، عاریت باللہ ہیں اور ہر حال و مقام میں اللہ ہی کی  
 طرف جاتے ہیں یعنی ہمارے سرکار احمد رضا خاں صاحب ان کی مساعی  
 قبول و مجود ہوں، ان کی عنایات بلند اور لطف و کرم ہمیشہ ہمیشہ جاری  
 رہیں۔۔۔۔۔ میں نے اس مسئلے کی اصولی باتوں کے لفظی جواب  
 کی طرف توجہ اور اس کے باغ معانی کے پھولوں میں فخر کو جولاں کیا  
 تو میں نے اس کے بے مثال ہوتیوں کو خوش بیان اور خوب مضبوط پایا  
 اس کے روشن فائدوں سے ذہنوں کے باغوں میں رشیاں پھل گئیں  
 اس کی شاخیں اور جڑیں فیصلہ کن اور واضح قرآنی آیتوں  
 صحیح و مشہور حدیثوں اور اعلیٰ قسم کے عقلی روشن دلیلوں سے لدی ہوئی ہیں۔  
 حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے  
 کمالات علیہ کی پاسبان ہے اور عقائد اہل سنت و جماعت کے عین مطابق  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کمال کی حقیقت کا علم اللہ ہی کو ہے جس نے  
 آپ کو یہ علوم عطا فرمائے، اس سے انکار ایک جاہل ہی کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مولف کو خوب خوب نوازے۔ وہ استادِ کامل اور جامعِ معقول و منقول ہیں، وہ ابرِ باران کی طرح فیضِ رساں ہیں، انہوں نے ہندوگانِ خدا کو فائدے سے پہنچاتے اور ان کو براہِ دکھلائی، انہوں نے شہروں کو روشن کیا، یہ ان کے شرف و بزرگی اور حسنِ سیرت کی دلیل ہے اور ان کے اخلاص، پاکیزگی، طبعی ذکاوت اور آگہی کا روشن ثبوت، وہ معقول و منقول اور اصول و فروع کے میدانوں میں گوئے سبقت لے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں ان جیسے اور بہت سے پیدا کرے، آمین!

(۱۰ شعبان ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء)





## موسیٰ علی المشاحی لاسرہری الاحمد علی الدبیری

(مدینہ منورہ)

میں نے رسالہ الدولۃ المکیہ کا مطالعہ کیا، اس کو شفا رہ پایا اور اہل حق یعنی اہل سنت، وجہ امت کے دلوں کی جوا۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس رسالے کے مصنف کو اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ میں دونوں جہاں میں اپنی عنایات نازل فرمائے، اس لئے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ علم غیب کی تائید کے لئے کھڑے ہو گئے جس سے کتاب اللہ اور حدیثیں بھری ہوئی ہیں، یہاں تک کہ یہ سجدہ آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہو گیا۔

مصنف کتاب اماموں کے امام، اس امت کے دین کے مجدد ہیں، یقین کے نور اور قلوب کے انوار کی تائید سے آراستہ ہیں۔۔۔۔۔ کون؟۔۔۔۔۔ شیخ احمد رضا خاں! اللہ تعالیٰ ان کو دونوں جہاں میں قبول و رضوان عطا فرمائے، آمین!

(یکم ربیع الاول ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء)

## ہدایۃ اللہ بن محمود بن محمد سعید السندی البکری

(دریسہ منورہ)

بندۂ ضعیف جب ۹ محرم ۱۳۳۲ھ کو چھٹی مرتبہ زیارتِ روضہ مبارکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے حاضر ہوا تو زیارت کے بعد مولیٰ شریف میں جامع الفضائل والخصائل مولانا محمد کریم اللہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجددانہ حاضرہ حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ شیخ احمد رضا خاں حقانی قادری کی تالیف جلیل الدولۃ المکیہ کا ذکر کیا، میں عرصہ دراز سے اس رسالے کا مشاق تھا، یہ میری دیرینہ آرزو مولانا سے مذکور کی وساطت سے پوری ہوئی، میں نے کتاب مطالعہ کی اور محفوظ ہوا، اس قدر مسرور ہوا کہ جس کے بیان سے زبان و قلم دونوں عاجز ہیں۔ میں نے تحقیق و تدقیق میں اس رسالے کو خوب سے خوب تر پایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ شنیدہ دید کی مانند نہیں۔

جو کچھ حضرت مولف علامہ کے مخالفین نے پروپیگنڈہ کیا تھا کہ مولف علامہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر سمجھتے ہیں، یہ الزام سراسر جھوٹ ہے جو مخالفین کے حسد و بغاوت کی پیداوار ہے بلکہ ان کے جہل مرکب اور کندہ بینی کی دلیل ہے، کاش ان کو معلوم ہوتا کہ حسد صرف جسم کو ہلاک کرتا ہے اور عاقل کبھی نہ ہر

نہیں بن سکتا، اللہ تعالیٰ کے حضور ایسی جھوٹی قسم سے شکایت ہے جو  
افتراء پر فخر کرتے ہوئے اس آیہ کریمہ سے روگرداں ہے :-

انما یفتی الکذب الذین لا یؤمنون

ان لوگوں کی گھٹیا درجہ کی حرکتوں میں یہ ہے کہ اپنی گھڑی ہوئی باتوں کو  
مشہور کرنے میں کوئی گستاخ نہیں اٹھا رکھتے، اس وقت اللہ تعالیٰ اس آیہ  
کریمہ کو بھول جاتے ہیں :-

ان الذین یؤذون المؤمنین والمؤمنین  
بغیر ما اکتسبوا فقد احمقوا جہتانا  
واشمامینا۔

کاش ان لوگوں کے آنکھوں پر حسد و بغض کے پردے نہ ہوتے تو  
مذکورہ رسالے کے کئی مقامات پر مؤلف علامہ کی تحریر کی روشنی اپنے  
باطل دعوؤں کو یاد رہا پاتے۔۔۔ مثلاً :-

نظرِ اول میں مؤلف فرماتے ہیں :

”علم ذاتی اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے جو بھی علم ذاتی میں سے  
ادنی سے ادنیٰ بھی کسی کے لئے ثابت کرے تو وہ کافر و مشرک ہے“  
اور فرماتے ہیں :-

”علم غیر متناہی کئی اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے“

اور فرماتے ہیں :-

”کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ کے علم کو تفصیلاً، شرعاً اور عقلاً احاطہ  
نہیں کر سکتا بلکہ تمامی حیوانوں کے علوم جمع کئے جائیں تو ان کی نسبت  
اللہ تعالیٰ کے علوم کے سامنے ایک قطرے کے ہزارویں حصے میں سے

کسی ایک حصہ کی ہزار ہا ہندسوں کی طرف نسبت کی مانند ہے۔“  
نظر ثانی میں فرماتے ہیں :-

” اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ کائنات کے علم کی مساوات کا خیال  
بھی کسی مسلمان کسول میں نہیں آسکتا۔“  
نظر ثانی میں فرماتے ہیں :-

” علم ذاتی مطلق محیط تفصیلی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے  
مخلوقات کو صرف علم عطائی حاصل ہے۔“  
نظر خاص میں فرماتے ہیں :-  
” ہم کسی مخلوق کا نام اللہ کے علم کے برابر اور مستقل نہیں مانتے  
بلکہ بعض عطائی مانتے ہیں۔“

پس مخالفین مساوات کا ڈھنڈورہ کیسے پیٹتے ہیں! —  
کیسے حق سے بڑے جلتے ہیں!

(۱۴) ربیع الاول ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء (۱۴)



## یسین احمد الخیار

(مدرس عربی، مدرستہ منورہ)

میں نے ایک موزن سمندر، ایک عظیم المرتبت کتاب مطالعہ کی  
 ————— (کونسی کتاب؟) ————— الدولۃ الکیم بالماوۃ الغیبیہ  
 ————— مسائل شریفہ کی تحقیق کے لئے یہ ایک قلمکوس ہے اور  
 بزرگ و بلند معارف کی توفیق کے لئے ایک حصار ہے —————  
 کیوں نہ ہو وہ محدثین کے امام ہیں، یگانہ روزگار اور یکتائے زمانہ ہیں  
 ————— کون؟ ————— مولانا اکمل السید احمد رضا خاں  
 اللہ تعالیٰ اعزہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ان کو لباس معرفت میں  
 جلوہ گرہ رکھے، آمین!

(۱۳۱۲ ذی القعدہ ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ





## احمد رضا خان

(شام)

۱۳۳۱ھ میں جب زیارت کے ارادے سے مدینہ منورہ حاضر ہوا تو بعض فضلاء نے حضرت علامہ امام احمد رضا خاں ہندی کی تالیف الدولۃ المکیہ سے آگاہ کیا، میں نے یہ کتاب مطالعہ کی اور اس کو حسن بیان اور سچائی پر ہمان میں آفتاب کی مانند چمکتا پایا، حقیقت صاحب بصیر اہل اللہ اہل تقویٰ پر پوشیدہ نہیں۔ علامہ موصوف نے خالق اور مخلوق کے علم کا عمدہ طریقے سے فرق بیان کر دیا ہے جو عین حق ہے۔ ————— اللہ تبارک و تعالیٰ مؤلف علامہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور علماء اہل سنت و جماعت کی تائید فرمائے اور ہم کو ان لوگوں میں کر دے جو سن کر بھی باتوں پر عمل کرتے ہیں، آمین!

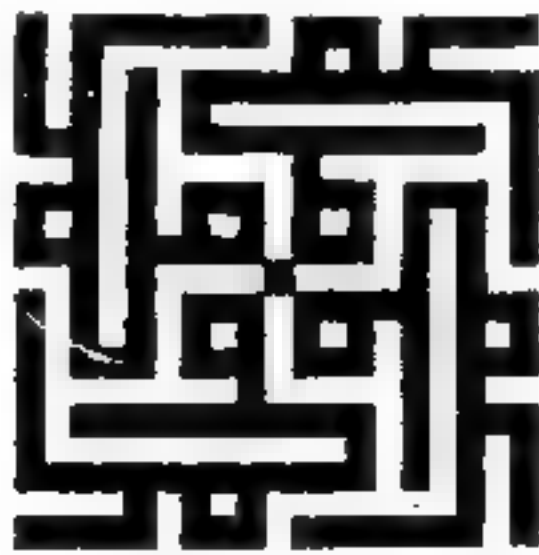




## عبدالحمد بکری لعطاس شافعی

(شام)

میں ماہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ میں سید الموجودات، اشرف المخلوقات  
 کے دربار میں بقصد زیارت حاضر ہوا تو مجھے حرم شریف کے خادست گار  
 حضرت علامہ احمد خطیب طرابلسی نے رسالہ (الدولة المکیہ) مطالعہ کرایا، اس  
 رسالے میں مشاہیر علمائے ہند میں سے ایک عالم حضرت علامہ سائق و محقق مولی  
 الہام احمد رضا خاں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض خصال و فضائل و افض  
 طور پر بیان فرمائے ہیں جن میں اہل سلت و جماعت کا کوئی اختلاف نہیں  
 اللہ تعالیٰ مصنف کو اس کا صلہ عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمائے۔  
 آمین!



## محمد آفندی الحکیم

(مثنیٰ)

بارغ و بار، یہ مثل کتاب الدود امیکہ سے مطالعہ سے محفوظ رہا،  
میری معرفت میں اضافہ اور میرے قلب میں بخشی پیدا ہوئی، یہ کتاب مؤلف  
علامہ کے معارف عقلیہ و عقلیہ اور شریعت محمدیہ کے لئے ان کی غیرت پر گواہ ہے،  
اللہ تعالیٰ اسلام میں ان جیسے علماء بکثرت پیدا کرے جو ہدایت و ارشاد کیلئے  
آفتاب بن کر چمکیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت علامہ احمد رضا خاں  
کو اپنی عنایت اور حضور عمید الصلوٰۃ والسلام کے طفیل رہتی دنیا تک سچائی پر  
قائم رکھے اور یہ باطل کو مٹاتے رہیں اور حق کو ثابت کرتے رہیں، آمین:

(۱۷ صفر ۱۳۴۲ھ / ۱۹۱۴ء)



## محمد امین سوید

(دش)

علامہ کبیر، فہامہ شہیر بخت و مدق کامل شیخ احمد رضا خاں کی  
تألیف **امدۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ** مطالعہ کی، میں نے اسے ایک  
ایضاً عظیم الشان سپہ دار و رخت پایا جو اپنے دامن میں مذہب اسلام کا  
جوہر سمیٹے ہوئے ہے اور ایک چین جو عقائد اہل ایمان کا پتھر ہے۔  
بیشک علم ذاتی محیط اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے لیکن  
اللہ تعالیٰ اپنے مخصوصین کو ایسے علم سے آگاہ کرتا جس سے وہ پہلے  
کا آشنا تھے، ایسی بات ہے جس کے جائز اندازہ واقع ہونے میں کوئی  
شک نہیں۔ یہ علم ذاتی نہیں بلکہ اللہ کی تعلیم پر موقوف ہے تو بلاشبہ  
اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے علوم سے مطلع کیا جو  
آپ کے لئے خاص ہیں اور آپ کے سوا تمام مخلوقات ان سے  
نا آشنا ہے۔

## محمد امین السفرجلانی

(دشن)

میں نے اہم کتاب (الدولۃ المکیہ) مطالعہ کی، یہ اہل ایمان  
 کے عقائد کا خلاصہ ہے اور اہل سنت و جماعت کے مذہب کی مؤید  
 رسالہ مذکورہ بہت علامہ، مرشد، فہامہ شیخ احمد رضا خاں  
 ہندی کی عظمتِ شان پر گواہی دے رہا ہے، واللہ تعالیٰ آخرت میں  
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جہنڈے سے تلے ان کو اور ہم کو جمع فرمائے،  
 آمین

(۲۲/سفر ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء)



## محمود بن سید العطار

(دشن)

میں نے اس اہم مسئلے کو مختصر وقت میں دیکھا، یہ کونسا علم  
کی تحقیق و تدقیق کی شہادت کے ساتھ ساتھ اس بات پر بھی گواہ ہے کہ  
اہل سنت و جماعت میں سے ہیں۔ آپ نے اپنے رسالے میں یہ ثابت  
کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو طویل غیبیہ عطا فیہ حال میں اس بات  
میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ علم غیب جس تک مخلوق کی رسائی ممکن نہیں اللہ تعالیٰ  
اپنے نبی کو اس پر مطلع فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اہل سنت و جماعت کے مذہب کی تائید  
کے لئے آپ جیسے حضرات بکثرت پیدا کرے، آمین!





## محمد تاج الدین بن محمد بدیع الدین

(دش)

۱۳۳۱ھ میں غیب و عشق سے درجہ نوبہ حاضر ہوا اور سید العالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چوکھٹ کی زیارت سے شرف یاب ہوا تو مجھے الدولۃ المکیہ کے مطالعہ کے لئے لکھا گیا چنانچہ میں نے اس کتاب کو اس طرح مضطربانہ دیکھا جس طرح دوست دوست کو جدا ہونے وقت دیکھتا ہے، میں نے اسے بے مثل پایا اس کی صداقت بیانی اور استقامت نشانی روشن ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ اس کتاب کے مؤلف بڑے صاحب فضل و بلا شیخ احمد رضا خاں ہیں جو اپنے ہم مشغول میں بہترین اور قدرو منزلت والے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا عطا فرمائے اور ہم سب لوقیامت کے دن حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع فرمائے، آمین!

میں نے چند جوہرات کی وجہ سے تقریظ میں اختصار کو پیش نظر رکھا، پہلی بات تو یہ کہ مؤلف کے اوصاف تفصیل و تطویل سے بے نیاز ہیں، دوسری بات یہ کہ میں دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہو رہا ہوں، آنکھیں اشکیار ہیں اور یہ تقریظ لکھ رہا ہوں۔

## محمد عارف بن محی الدین بن احمد الشہیر بالمصباحی

(دش)

علامہ شہیر شیخ احمد رضا خاں کی تابعیت کردہ کتاب الدولۃ المکیہ  
کی بعض عبارات کو دیکھا، یہاں اپنے موضوع پر کافی اور جامع ہے اس میں  
اہل حق کے مطابق عقائد کا بیان ہے، اللہ تعالیٰ مولف کو بہتر بدلہ  
عطا فرمائے، ان کا کلام ان کے کمالِ علم پر دلالت کرتا ہے اللہ تعالیٰ  
ان کے علوم سے ہم کو منتفع فرمائے، آمین!

(رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۰ء)





## محمد عطا اللہ القسم

(دش)

کتاب دولتِ محمّدیہ مطالعہ کی یہ سیڑی راہ دکھانے والی ہے  
اور قرآن و حدیث و اقوالِ صحیحہ پر مشتمل ہے، مولفِ علامہ حضرت شیخ  
احمد رضا خاں کو اللہ تعالیٰ خوب خوب نواۓے اور ان کا فیض عوام و  
خواص پر ہمیشہ ہمیش جاری رہے، انہوں نے اچھی تحقیق کر کے عوام کو  
فائدہ پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل  
ہماری اور ان کی مدد فرمائے اور حسن خاتمہ فرمائے، آمین!

(ربیع الاول ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۵ء)



## محمد القاسمی

(دشن)

علم و عامل، فاضل و کامل حضرت شیخ احمد رضا خاں کی تالیف۔  
الدولۃ المکیہ بالمذاقہ الغیبیہ مطالعہ کی، یہ اپنے موضوع پر فیصلہ کن بات  
ہے اور حکمت سے معمور ہے، مؤلف قابل مبارک باد ہیں کہ ان حقائق  
میں غور و فکر کے بعد گروہِ باطل کے جمع کردہ دلائل کو پارہ پارہ کر دیا، یہ  
عین حق ہے کیونکہ مؤلف کتاب فضائل و کمالات کے ایسے جامع  
ہیں جن کے سامنے بڑے سے بڑا پیچ ہے، وہ فضل کے باپ اور  
بیٹے ہیں، ان کی فضیلت کا یقین دشمن و دوست دونوں کو ہے ان کا  
علمی مقام بہت بلند ہے، ان کی مثال لوگوں میں بہت کم ہے اللہ تعالیٰ  
ان کی حیات سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے اور ہم کو اور ان کو ان کی  
برکات سے سرفراز فرمائے، آمین!

(۲ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)

محمد القاسمی

## محمد یحییٰ القلیٰ لنقشبندی

(دش)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام علوم عطا فرمائے اور تمام پوشیدہ رازوں سے آگاہ فرمایا، ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ساری مخلوقات تک اللہ تعالیٰ کا علم پہنچانے کے لئے آپ واسطہ عظمیٰ ہیں، اس بات کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کو معرفت حاصل ہو۔  
 نبی اکرم کو کیا پتا! ————— اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولف کو جزائے  
 خیر عطا فرمائے اور ہمیں ان کے ساتھ قیامت کے دن حضور علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام کے جنتائے سے ملنے جمع فرمائے، آمین!

(۲۱ صفر ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء)

سیدنا ابوالحسن علی بن ابی طالب

## ۳۷

## محکم دینی المکتبی الحسینی

## دش

مجاورہ مدینہ النبیؐ استاد محترم مولوی شیخ کریم اللہ کی وساطت سے علامہ  
 محقق شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیہ کے مطالعہ سے مشرف ہوا،  
 میں نے اس رسالے کو عقائدِ سلف کے مطابق پایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا غیب کے متعلق خبر دینا آپؐ کی دوسری تمام نشانیوں اور معجزات کی طرح ہے،  
 ابن تیمیہؒ نے بھی ابواب الصیحح میں مان کا ذکر کیا ہے، کوئی اس بات سے انکار  
 نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور ولیوں میں سے کسی کو غیب پر  
 مطلع نہیں کیا کیونکہ قرآن کریم ایسے واقعات سے بھرا ہوا ہے مثلاً حضرت  
 نوحؑ حضرت خضرؑ کا واقعہ، اور تو اور حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمرؓ کے  
 واقعات اور ہمارے زمانے میں ہمارے استاد شیخ محمد بدیع الدین محدث  
 سے بھی ایسے واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں جو بنیاد غیبیہ سے متعلق ہیں۔  
 اللہ تعالیٰ ہمارے اور مسلمانوں کے قلوب کو نور فرمائے اور ہم  
 نام یگوں کو ان باتوں کی توفیق عطا فرمائے جن میں اس کی اور اس کے  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا ہو آمین!



## مصطفیٰ بن محمد آفندی الشطی

(ادشق)

بعض ایسے احباب نے رسالہ الدولة المکیہ پر تقریظ لکھنے کی فرمائش کی جن کی فرمائش کو طحال نہیں جاسکتا، تعمیل ارشاد میں یہ چند کلمات لکھتے ہیں :-

حضرت مولف علامہ نے جو کچھ لکھا ہے، حق و صحیح ہے اس سے جناب موافق کی وسعت علمی اور فضل و کمال کا ثبوت ملتا ہے فجزاء اللہ تعالیٰ لیکھنے والا۔ اس امت میں علامہ جیسے فرد کا پایا جانا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جس پر ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں۔



## ابراہیم عبد المعطی

(قبو)

یہ رسالہ نہایت ہی منزلت والا ایک بلند مینار ہے،  
 اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو دین حق اور مشرب صحیح  
 کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے اور اس کے ہر پڑھنے والے  
 کو نفع بخشے۔ آمین!

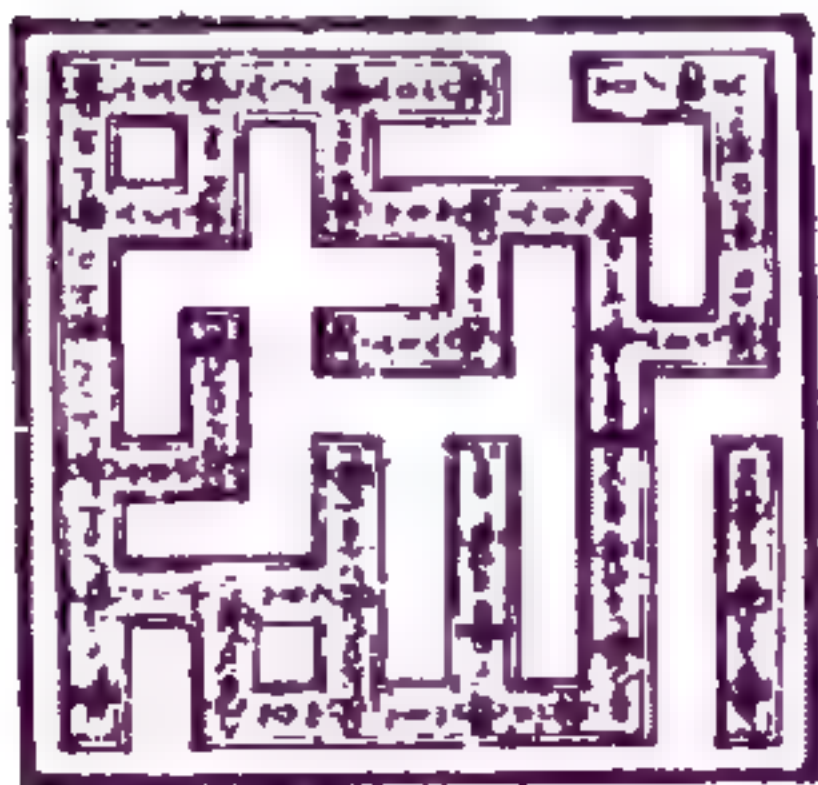




## عبدالرحمن المدحون المصری

(قبو)

ماہ رمضان المعظم ۱۳۲۹ھ میں اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور ہم زیارت  
 قبر شریف الوجود صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے، یہاں مدینہ منورہ  
 کے بعض افاضل نے رسالہ دوا الدواۃ المکیہ فی خبردی، میری زندگی کی  
 قسم! مصنف نے اس میں اختصار کے ساتھ کافی دوائی دلائل جمع کر دیے  
 ہیں، تطویل سے کوئی فائدہ نہیں، اللہ تعالیٰ علمائے اہل سنت و جماعت  
 کی مدد فرمائے اور ہم کو ان لوگوں میں کرے جو نیک بات سنتے بھی ہیں  
 اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں، واکھبر اللہ رب العالمین!



## محمد سعید بن عبدالقادر قادری النقشبندی

(ابتداء شریف)

میں نے اس رسالے پر پوری نگاہ ڈالی، جو کچھ فاضل امام، فخر نام  
مولانا مولوی احمد رضا خاں نے تحریر فرمایا ہے وہ مستحکم دلائل اور بلند براین  
پر مبنی ہے اور وہی اہل ایمان کا قول ہے، بلاشبہ جو ان کلمات و اقوال  
کی مخالفت کرے وہ اہل کفر و طغیان میں ہے اور یہ بات کسی دلیل کی  
محتاج نہیں، دین اسلام میں واضح ہے۔



# مطبوعات مرتب

(تفصیل)

نمبر شمار	عنوان کتاب	مقام طباعت	سن طباعت
۱۔	شاہ محمد غوث گوالیاری	میرپور خاص	۱۹۶۵ء
۲۔	تذکرہ مظہر سعود	کراچی	۱۹۶۹ء
۳۔	فاضل بریلوی اور تذکرہ حالات	لاہور	۱۹۷۰ء
۴۔	فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں	لاہور	۱۹۷۱ء
۵۔	حیات مظہری	کراچی	۱۹۷۲ء
۶۔	عاشق رسول	لاہور	۱۹۷۳ء
۷۔	سیرت محمدیہ والعنہ ثانی		۱۹۷۴ء
۸۔	سوانح گیار	کراچی	۱۹۷۵ء
۹۔	غلام الامام	(غیر مطبوعہ) مولفہ	۱۹۷۶ء
۱۰۔	خود کی حالت	(انگریزی) لاہور	۱۹۷۷ء
۱۱۔	عاشق رسول، سوانح محمدیہ بخیر بدایینی	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۲۔	حیات فاضل بریلوی	لاہور	۱۹۷۹ء
۱۳۔	تحریک زادن ہند اور سوانح الامام اعظم	لاہور	۱۹۸۰ء
۱۴۔	نسبت کی نشانی	کراچی	۱۹۸۱ء



- ۱۵۔ اکرام امام احمد رضا  
لاہور ۱۹۸۱ء
- ۱۶۔ حیاتِ امام احمد رضا  
لاہور ۱۹۸۱ء
- ۱۷۔ حضرت مجددِ ملت ثانی اور طاہرِ اشراف  
لاہور ۱۹۸۱ء

## تالیفات

- ۱۸۔ دائمی تقویم  
کوئٹہ ۱۹۶۷ء
- ۱۹۔ منظرِ الاخلاق  
کراچی ۱۹۶۷ء
- ۲۰۔ ارکانِ دین  
کراچی ۱۹۶۹ء
- ۲۱۔ مکاتیبِ مظہری  
کراچی ۱۹۶۹ء
- ۲۲۔ مواظظِ مظہری  
کراچی ۱۹۶۹ء
- ۲۳۔ فتاویٰ مظہری  
کراچی ۱۹۶۹ء
- ۲۴۔ منظرِ العقائد  
لاہور ۱۹۷۷ء
- ۲۵۔ شاعرِ محبت  
لاہور ۱۹۷۸ء
- ۲۶۔ فتاویٰ سعودی (ذریعہ طبع)  
لاہور ۱۹۸۱ء
- ۲۷۔ نگاہِ بے گناہی  
لاہور ۱۹۸۱ء

## تراجم

- ۲۸۔ حیدر آباد کی معاشی تاریخ  
حیدر آباد سندھ ۱۹۵۸ء
- ۲۹۔ تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات  
لاہور ۱۹۶۳ء

۱۹۴۲ء

۱۹۴۲ء

۱۹۴۳ء

۱۹۴۳ء

۳۰. دیرینا کئے دو شریعت زادے

۳۱. دائرہ معارف امام احمد رضا

۳۲. اچال

۳۳. ماہ و انجم

## مقالہ ڈاکٹریٹ

۳۴. اردو میں قرآنی تراجم و تفسیریت (غیر طبیعت)

۱۹۴۰ء

کُلُّ مَن عَلَّمَ بَوَانَ